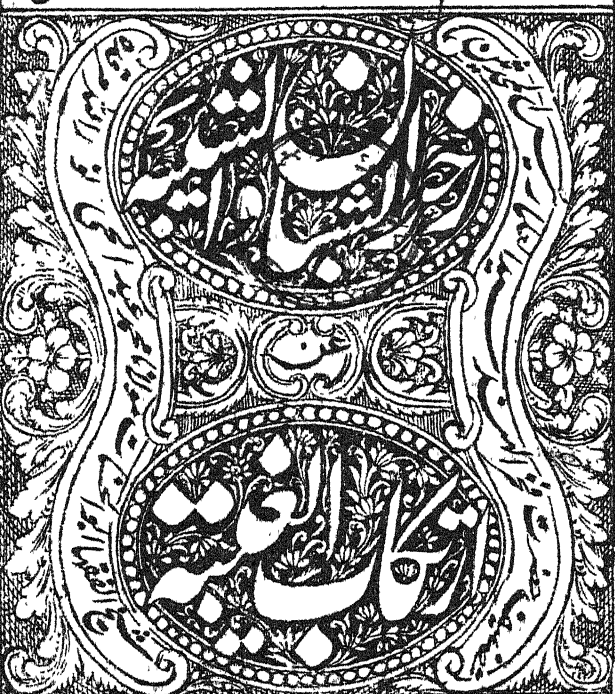


انما زجرة واحدة

په رساله احكام غيبت مع فوائد بسيار و مسائل بشمار مسمی به



بفراش جناب مولوی محمد غلام حسین صاحب مطبع انوار محمدی کهنوسین

منعہ دیکالی اہنما بیہا کیا

فہرست مضامین جبر الشبان و اشیتہ عن ترکاب لغتہ علاوہ حکایات عبرت خیر و لطائف دلاویز مسائل ضروری مناصح مفیدہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴	غیبت کسے کہتے ہیں۔	۶۰	فضیلت درود شریف۔
۸	غیبت کی کئی قسمیں ہیں۔	۶۲	بی بی کی اطاعت اور ماکہ
۱۲	غیبت کرنا کچھ چیزوں کو اعتبار سے ہوتی ہے		نافرمان برداری
۲۰	سوائے انبیاء کے کوئی معصوم نہیں	۶۴	عورتوں سے مشورہ لینے
۲۲	غیبت کس کس طرح سے ہوتی ہے		کی برائی
۲۵	غیبت کس کس چیز سے ہوتی ہے	۶۵	غیبت کی نہایت عمدہ تفصیل
۲۶	ہمزہ اور طرہ کی تفسیر اور اسکی مراد		غیبت کے متعلق احکام و
۲۸	زنا کے قصہ سے زینت کرنا عذاب	۶۶	احادیث و اخبار وغیرہ
۲۹	کچھ کن ضرورتوں سے غیبت جائز ہے		غیبت کرنے والا طرح طرح کے
	اور کسکی غیبت جائز ہے۔		بلاؤ نہیں مبتلا ہونا ہے
۳۳	والدین کی اطاعت۔	۶۸	مشاہدہ اس امر کا کہ غیبت
۳۵	سلام کا بیان۔		کرنے والا مردار گوشت کھاتا ہے
۳۶	میت پر نوہ کرنے کی ممانعت		اور وجہ تشبیہ
۳۷	پہلے سلام کر نیکی فضیلت۔	۷۰	آداب مسجد
۳۸	ایام کو مقتدی کی رعایت کرنا	۷۲	حدود شرعی کفارہ گناہ
۵۹	معاہدین پر یہی معاذیکہ سلطنت کو ترک کرنا		ہیں یا نہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۲	ممانعت غیبت اور محشر کے حالات	۱۲۸	جنگی غیبت کی ہی وہ قیامتیں
۷۹	مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ		فریاد خواہ ہوں گی
۸۱	اور زبان سے مسلمان کو ایذا ملی	۱۲۸	غیبت کرنے سے کیا نقصان ہی
۸۳	قیمت میں غیبت کرنیوالہ کی رسوائی	۱۲۰	فاسق بی نادر جو ترکو طلاق دینا بہتر ہے
	غیبت کرنے والے کے	۱۲۹	حضرت عیسیٰ کا شیطان کو دیکھنا
	کتوں پر تشبیہ		اور اوسکا عجیب قصہ
۹۱	زیادہ قسم کھانے کی برائی	۱۵۰	حضرت حاتم اصم کی چہ نصیحتیں
۹۳	غضب اور حلم اور	۱۵۸	وہ روزہ جسمین نواب نکلے
	پردہ پوشی کا بیان	۱۶۳	غیبت چھوڑنے کے فائدے
۹۸	پانچ نصیحتیں حضرت فضیل	۱۶۲	غیبت کی سباب و راہیں بچہ کو علاج
	ابن عیاض کی	۱۶۶	حکایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا حکم خدا ترسی
	بحث تقدیر	۱۸۴	کتے کی پیدائش کا بیان -
۱۰۳	حکایات و لطائف کہ غیبت سے	۱۹۶	عمل خلاف علم کرنے کی برائیاں
	بلا نازل ہوتی ہے	۲۰۹	غیبت کا کفارہ اور اوسین علماء کا
۱۱۶	غیبت سے بچنا ناز سے بہتر ہے		اختلاف مع حکایات و لطائف
۱۲۱	زنا کی برائی -	۲۱۷	غیبت معاف کرانیکا بیان -
۱۲۲	دنیا کے ذکر اور غیبت کی برائی	۲۱۹	غیبت سننے کی برائیاں -
۱۲۵	منہسی اور قہقہہ کا بیان -	۲۲۱	جسکی غیبت کج جاتی ہو اوسکی بدکردانہ غیبت کرنا
۱۲۶	آپ بے یمن بکنی اور دنیا کی طرح غیبت کرنیکی ممانعت	۲۲۲	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فضائل

۴
ب. و سکون با ای کاش که شایسته پیروزان ۱۲ ساله پنج نین بکس بقیه کتاب

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

حامد آو مصلياً مسلماً کتا ہی امیدوار رحمت پروردگار غنی محمد عبدالحی کنوی مولانا
الحاج الحافظ محمد عبدالحکیم رحمہ اللہ تلامذہ العیم کہ اس زمانے میں جب میں دیکھا کہ سب گناہوں سے
ندامت غیبت میں لوگ مبتلا رہتے ہیں اور عوام و خواص سب اسکو خفیہ امر سمجھتے ہیں اور
از تکاب غیبت کا منہ پر کیا روضہ صفا کی طرف ہوتا ہی دنیا و آخرت میں اس سے
نقصان پہنچتا ہی مہذب اکوئی رسالہ اسباب میں ایسا نظر سے نہیں گذر کہ باعث
ہدایت و رہنمائی ہو وے اسوجہ سے میرا قصد ہوا کہ اس بحث میں ایک ایسا رسالہ
لکھوں کہ نافع عوام و خواص و دفع و سواس ہو وے بنی آدم کے محفوظ رہنے کا
و سواس خناس سے ذریعہ ہو وے بنی آدم علیہ اس سارے کو میں نے تالیف کیا اور نام اسکا
زجر الشبان و الشیبہ عن ارتکاب الغیبت رکھا اور اسکو دو اصل پر مرتب کیا
ایک میں غیبت کر نیکا ذکر ہی اور دوسری میں غیبت سننے کا اور مجلس غیبت میں
شریک ہونیکا اصل و الامین و فروع ہیں فروع اول غیبت کی تعریف میں اور
ابطال توہمات عوام میں مخفی نہ رہی کہ شرعاً غیبت بکسر فین مجہ عبارت ہو کسی کے
وصف بد ذکر کر نیکا و اسلئے غیبت میں اسطوریہ پر کہ اگر وہ سننے تو اسکو ملال ہو وے

بشرطیکہ وہ صفت اوسمین موجود ہو وے خواہ زبان سے ذکر ہو یا بذریعہ قلم یا اعضا
کے یا کسی اور طرح پر اور عام ازینکہ وہ شخص کا فرہو یا مسلم اور اگر ایسا وصف بیان
کیا جو اوسمین نہیں ہو تو یہ تہمت و بہتان ہی نہ غیبت آس باب میں چند احادیث
و آثار ذکر کیے جاتے ہیں جسے صاف یہ امر ثابت ہوتا ہو حکایت ایک عورت
پستہ قد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی خدمت میں آئیں جب وہ
چلی گئیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اونکا عیب پستہ قد ہونیکا بیان کیا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ تہنے اوس عورت کی
غیبت کی عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یا رسول اللہ میں نے
اون کا کوئی عیب خلاف واقع بیان نہیں کیا البتہ میں نے اونکا پستہ قد ہونا عیان کیا
اور یہ عیب اونمین ہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ اگرچہ
تہنے سچ بات کہی لیکن جب تمنا ووسکا عیب بدیعنی اوسکا پستہ قد ہونا بیان کیا غیبت
ہو گئی نقل کیا ہوا سکوفقیہ ابواللیث نے باب الغیبت میں ارشاد ابراہیم تابعی
فرماتے ہیں اذا قلت فی الرجل ما فیہ فقد اغتبتہ وان قلت ما لیس فیہ فقد جتہ
یعنی جب تو نے کسیکا عیب جو اوسمین ہو بیان کیا یہ غیبت ہوئی اور اگر کسی کا عیب
جو اوسمین نہیں ہو بیان کیا پس چہ تہمت ہوئی نقل کیا ہوا سکوامام محمد نے
کتاب الآثار میں حکایت ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم
نے صحابہ سے پوچھا آیا تم لوگ غیبت کو جانتے ہو صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ اللہ جاننا ہے اور آپ تہلوگوںکو معلوم نہیں ہے پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے ذکرکے احاکم یا کفر یعنی غیبت نام ہی
اپنی بہائی کی غیبت ذکر کرنے کا کہ اگر وہ سنے تو رنجیدہ ہو وے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ اگر وہ عیب اوس بہائی میں موجود ہو وے

کیا یہ بھی غیبت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اگر تم کسی کا عیب
 بیچ بیان کرو یہی غیبت ہو ورنہ اگر تم نے وہ عیب بیان کیا جو اوسین نہیں ہو پس
 پھر بہتان ہو روایت کیا اسکو بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر معالم التنزیل میں
 لطیفہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بہائی کے لفظ سوا سطر
 اشارہ فرمایا ہو کہ جسکی تم لوگ غیبت کرو گے اگرچہ وہ شخص تم سے قرابت نہ رکھتا ہو
 لیکن فی الحقیقت وہ تمہارا بہائی ہو تین سبب سے ایک یہ کہ تمہاری اور اسکے
 جد اعلیٰ یعنی حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہیں دوسرے یہ کہ
 تمہارے اور اسکی جدہ اعلیٰ یعنی حضرت حوا علی نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام ایک ہیں
 تیسرے یہ کہ تم اور وہ دونوں مسلمان ہو اور سب مسلمان باہم بہائی ہیں پس جس طرح
 آدمی اپنے حقیقی بہائی کی غیبت کرنے سے حتی الوسع بچتا ہو اسکو ذلیل نہیں کرتا ہو
 اسدیلح لازم ہو کہ کسی کا عیب بیان نہ کرے کیونکہ ہر مومن بہائی ہو حکایت
 ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا والغیبة ان تذکر
 المرأ بما فیہ یعنی غیبت یہ ہو کہ ذکر ہی آدمی کسی کے عیب کو جو اوسین ہو وے
 پس صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہم سمجھتے تھے کہ
 جو شخص خلاف واقع کسی کا عیب بیان کرے وہ غیبت ہوگی آپ نے فرمایا
 یہ تو بہتان ہو روایت کیا ہو اسکو عبید بن حمید نے نقل کیا ہے اسکو درثوین
 تنبیہ اس زمانے میں کیا عوام کیا خواص تعریف غیبت میں غلطان ہیں اور
 تفسیر غیبت میں تابع شیطان ہیں اور ہر شخص اپنے نفس کے موافق ایک تعریف
 بناتا ہو ہر شخص لوگوں کو ایک تفسیر کہہ سنا تا ہو مسلمانوں ذرا سوچو تو دل میں پھنسے ہو
 کس طرح تم آب و گل میں داخل فرماتی ہیں کہ غیبت کہتی ہیں کسی کو ایسے صاف بہ بیان
 کہہ دیکو کہ اسکو سامنے نہ کہہ سکیں پس اگر ایسی عیوب بیان کیو کہ اسکے سامنے کہہ سکتی ہوں غیبت نہ ہوگی

حکایت را قلم الحروف نے ایک شخص سے جو غیبت کر رہا تھا کہا یا حضرت کیون غیبت کرتے ہو اور لوگوں کا عیب بیان کرتے ہو اس شخص کا چونکہ اعتقاد فاسد تھا کہنے لگا ہم اس شخص سے اس عیب کے بیان کرنے میں پوشیدگی نہیں کرتا ہیں بلکہ اس کی سامنے ہی بیان کر سکتے ہیں پس یہ غیبت نہیں ہو تفہیم احادیث جو تعریف غیبت میں وارد ہوئے ہیں اور سابقاً منقول ہوئی او نہیں یہ قید نہیں ہے بلکہ عام ہے اس سے کہ وہ عیب اس کے سامنے بیان کر سکے یا نہ کر سکے جب کسی کا عیب غیبت میں بیان کیا غیبت میں مبتلا ہوا علاوہ یہ ہے کہ اگر بزرگ کسی خرد کی عیب بیان کرے اس فہم پر لازم آتا ہے کہ یہ غیبت نہ ہو کیونکہ بزرگ خرد سے نہیں ڈرتا ہے اور جو اس کے پیچھے کہتا ہے اس کے سامنے ہی کہہ سکتا ہے فہم بعض فرماتے ہیں کہ غیبت کہتے ہیں کسی کے اوصاف بد بیان کرنے کو وہ اوصاف جو اوسہیں ہندوین پس اگر کسی کی برائیاں سچ سچ بیان کیں یہ غیبت نہ ہوگی تفہیم ابھی احادیث سے دریافت ہوا کہ یہ صورت ہتان کی ہے نہ غیبت کی پس ان لوگوں کا یہ قول گویا ہتان ہے شارع پر فہم بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ غیبت کہتی ہیں کسی کے اوصاف بد ذکر کر نیکو جو کسی کو معلوم ہندوین پس اگر کسی کو وہ عیب بد بیان کیے جو مشہور ہیں غیبت نہ ہوگی ایسا واسطے جب اوسنے کہو کہ تم کس واسطے غیبت کرتے ہو جواب دیتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے کیونکہ جو عیب ہم بیان کرتے ہیں وہ پوشیدہ نہیں ہے سب لوگ اس سے واقف ہیں نہ یہ کہ ہمارے بیان سے جانیں گے تفہیم یہ محض اونکی غلط فہمی ہے کیونکہ جب کسی کا عیب بیان کیا خواہ وہ عیب مشہور ہو وے یا مخفی ہو وہی غیبت ہو جائیگی لیکن اگر وہ عیب مشہور نہیں ہے اور اس کو بیان کر لگا دو گنا ہونگے ایک غیبت کا دوسرے افشاء عیب کا اور اگر وہ عیب جو اس کی غیبت میں بیان کیا ہے مشہور ہے اس صورت میں نقطہ غیبت بھی

افشاء عیب ہونگا کیونکہ وہ عیب سبکو معلوم تھا دوسری فرع غیبت کی تقسیم تین
 پہلی تقسیم غیبت کی تین قسم ہیں ایک مسلمان کی غیبت حکم غیبت اہل اسلام
 کی حرام قطعی ہے چنانچہ قول خدا می تعالیٰ کا ولا یغتب بعضکم بعضا اسی باب
 میں نص صریح ہے کیونکہ ضمیر کم کی مسلمانوں کی طرف راجع ہو پس معنی اہمیت کے
 یہ ہیں کہ نہ غیبت کرے کوئی مسلمان کسی مسلمان کی دوسرے غیبت ذمی کے
 یعنی اون کا فردن کی جو دارالاسلام میں تابع ہو کے اقامت پذیر ہیں حکم یہ بھی
 غیبت حرام ہے کیونکہ جب کافر مسلمان کا تابع ہو گیا مال و عزت و جان میں مانند
 اہل ایمان ہو گیا پس جیس طرح عزت ریزی مسلمان کی حرام ہے اسی طرح تکلیف ذمی
 کی حرام ہوگی چنانچہ اس مسئلے کی تصریح در مختار وغیرہ میں موجود ہے تیسرے
 غیبت حربی کے یعنی اوس کافر کی جو تابع اہل اسلام نہیں ہے حکم ظاہر کتاب فقہ
 سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیبت درست ہے کیونکہ جب فاسق کی غیبت درست ہے چنانچہ
 اسکی تفصیل آدگی پس کافر حربی کی غیبت بطریق اولی جائز ہوگی و کیفیت
 صاحب تفسیر کبیر ولا یغتب بعضکم بعضا کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ غیبت کافر کی
 جائز ہے پس شاید مراد اونی حربی ہوگا واللہ اعلم دوسری تقسیم غیبت کے
 دو قسم ہیں ایک غیبت زندی کے وہ سر کے غیبت مردی کی جس طرح غیبت
 زندون کی حرام ہے اسی طرح مردون کو گالی دینا اور اونکو برا کہنا اور اونکے عیوب
 بیان کرنا اور اونکی غیبت کرنا اگرچہ وہ حالت زندگی میں گناہوں میں مبتلا رہیں
 اور اوقات اپنی بر باد کیے ہوں حرام ہے بلکہ اس باب میں جناب سوال اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے نہایت تاکید فرمائی ہے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذا مات احدکم فذعوہ ولا تقفوا فیہ یعنے جب کوئی
 شخص تم لوگوں سے مر جاوے پس چوڑ دو او سکوا اور اوسکی غیبت نہ کرو

روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے کتاب البر والصلة میں حدیث فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا تسبوا الاموات فانہم رافضوا الی صاقد صوابی
 جو لوگ مر گئے ہیں اونکو گالی نہ دو کیونکہ جو اعمال اونہوں نے کیے ہیں اوسکی سزا ایک
 پونچھے ہیں روایت کیا ہے اسکو ابن حبان نے نقل کیا ہے اسکو عبد العظیم سندری
 نے کتاب الترغیب والترہیب میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
 وسلم نے اذکر واشحاسن موتا کمر وکفواعن مسدا ویسہر یعنی بیان کرو تم مردوں
 کے اوصاف نیک کو اور اونکی بدیوں سے زبانوں کو روکو روایت کیا ہے اسکو
 ابو داؤد نے وقیقہ راقم الحروف کہتا ہے اگر قطع نظر کرو احادیث سے عقل ہی
 اس بات کو کہتی ہے کہ غیبت مردوں کے ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے چار وجہ سے
 ایک وجہ یہ کہ مردے کسی زندگی کے غیبت نہیں کر سکتے ہیں پس زندونکو بھی چاہی
 کہ مردوں کی غیبت نہ کریں اور اونکو تکلیف نہ دیں حکایت حضرت ابو الدرداء
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر قبروں کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور مقبروں میں کٹر جایا کرتے
 تھے لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اونہوں نے بیان کیا میں ایسے لوگوں کے پاس
 بیٹھتا ہوں کہ آخرت کو یاد دلاتے ہیں اور جب میں چلا جاؤں تو میری غیبت نہیں
 کرتی ہیں بخلاف زندوں کے یہ حکایت احیاء العلوم کی کتاب الاموات میں ہے
 دوسری وجہ یہ کہ بسبب مردوں کے زندے فائدہ مند ہوتے ہیں مردوں کے
 دیکھنے اور انکے پاس بیٹھنے سے آخرت یاد آتی ہے اور دنیا فانی معلوم ہوتی ہے
 پس زندونکو لائق ہے کہ مردوں کو فائدہ دیں اور اونکی نیکی کا بدلہ کریں یعنی صبر
 مردوں کی زبانوں کی ہونڈے بھی انہی زبانوں کو روک لیں نہ یہ کہ اونکو تکلیف دیں
 حکایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا آپ مقابر میں کسوا سطے
 اکثر جاتے ہیں جو اسدیا کہ اہل مقابر آخرت کو یاد دلاتے ہیں اور یہ منفعتمکرموتی ہیں

اور ہمارے شکایت نہیں کرتے ہیں اس واسطے میں اونسے صحبت زائد رکھتا ہوں اور
اکثر مقبروں میں جایا کرتا ہوں یہ حکایت بھی احیاء العلوم میں ہی پطیسرے
وجہ یہ کہ مردوں کی غیبت سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے اور مردے کے قریبوں کو
ریج و کلفت ہوتی ہے حکایت جناب والدہ مدظلہ ایک روز فرماتے تھے کہ ایک شخص
اکثر سورۃ تبت ید الی لب پڑھا کرتا تھا چونکہ ابولب اگرچہ کافر تھا لیکن جناب
شفیع العاصمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا چچا تھا اور اس سورۃ میں ابولب
پر خدا لعنت کرتا ہے اور اسکے واسطے جزا بدکا ذکر کرتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم کو اس شخص کا ہمیشہ اس سورۃ کو پڑھنا اور عیب ابولب کا اپنی
زبان پر لانا برا معلوم ہوا پس آپ نے فرمایا اسی شخص تکبیر سو اس سورۃ کو کیا دوسری
سورۃ یا دینیں ہی ہر ایست اسی واسطے مذہب یہ ہے کہ اگر وقت مرگ کسی کا سویم
ہو جاوے یا وقت مرگ زبان سے کلمہ نہ نکلے یا قبر میں کسی طرح کا عذاب کا سامان ہو
یا قبر میں کسی طرح کے حشرات الارض نمودار ہو دین پس لازم ہے اور لوگوں پر جو ان
امور سے مطلع ہو دین کہ یہ عیوب لوگوں کے سامنے مشہور نہ کریں اور اس مردے
کے گندگار ہونے کی خبر نہ پہنچا دیں تا نہ زندہ کو اذیت ہو و یا قارب کو کلفت ہو
حکایت میرے بزرگوں میں بعض اولیاء اللہ نے یعنی مولانا محمد انوار الحق لکھنوی
نے انتقال کیا اور وقت موت اونکی زبان سے کلمہ نہ نکلا لوگوں نے اونپر حیارہ
ڈال دی اور فکر تجمیر تکفین کے جب سب لوگ باہر نکلے بعضوں نے بطور طعن
سے کہا کہ ظاہر میں نہایت متقی تھے اور مرتے وقت کلمہ ہی زبان سے نہ نکلا
مضمون سے حصار کو فی الجملہ ریج ہوا تھا کہ مولانا مرحوم نے دونوں پاؤں کو سیٹھا
اور باواز بلند نام اللہ کا زبا پر جاری کیا جب یہ آواز لوگوں کے کان میں پڑی
طعن کرنے والوں کو سہوں نے مطعون کیا چوتھی وجہ یہ کہ جو شخص مر گیا ہے

اگر وہ جنمی ہو یہی امر اوسکو کافی ہو پس اوسکی غیبت بے فائدہ ہو اور اگر وہ جنمی ہے
 اوسکی غیبت ممنوع ہو ہر گاہ اوسکا جنمی ہونا محتمل ہو اشارع نے اوسکی غیبت کو حرام کیا
 حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لاندکروا موتاکم لا ینخر
 فانهم ان یکنوا من اهل البیۃ تاشوا وان یکنوا من اهل النار فحسبهم ما فیہ
 یعنی نہ یا کرو تم مردوں کو مگر نیکی کے ساتھ کیونکہ اگر وہ لوگ جنمی ہیں اوسکی غیبت سے
 تلوگ گنہگار ہوگی اور اگر وہ جنمی ہیں پس اوسکو اسقدر برائی کفایت کرتی ہے
 نقل کیا ہو اسکو احیاء العلوم میں ہدایت اسیمواسطے حجاج اور یزید کی برائیاں
 بیان کرنا بہتر نہیں ہو اگرچہ بعض لوگ حجاج اور یزید کے کفر کی قائل ہو گئی ہیں
 اور علامہ تقی زانی بی باک یزید اور اوسکی مددگاروں پر لعنت کرتے ہیں اور
 اسی مضمون کے نقل امام ابو حنیفہ سے مطالب المؤمنین میں بھی لکھی ہے لیکن
 مذہب معتبر یہ ہو کہ سکوت اولیٰ ہو قیسری تقسیم غیبت کی دو قسم ہیں ایک
 غیبت اوس شخص کی جو عاقل بالغ ہووے دوسرے غیبت اوس شخص کی
 جو لڑکا ہووے یا دیوانہ جانتا چاہیے کہ اکثر کتب فقہ لڑکے اور دیوانے کی
 غیبت کے حکم سے خالی ہیں اسیمواسطے طحاوی نے اس مسئلے میں تامل کیا اور
 صاف حکم غیبت کے جواز یا عدم جواز کا نہیں دیا اور بعض فقہاء نے مطلقاً حکم حرام
 کا دیا ہے چنانچہ ابن عابدین نے ابن حجر سے نقل کیا ہو کہ غیبت لڑکی اور دیوانے
 کی حرام ہو جیسے غیبت بالغ کی حرام ہو لیکن راقم اطروف کے نزدیک تفصیل بہتر
 ہو وہ یہ کہ ایسے لڑکے کے کہ فی الجملہ عقل رکھتا ہو اور اپنی تعریف سے خوش اور بدی
 سے ناخوش ہونا ہو درست نہیں ہو اسیمطرح غیبت اوس شخص کے جو دیوانہ ہو
 لیکن نیکی اور بدی سے خوش اور ناخوش ہوتا ہو مثلاً معتوہ ہو درست نہیں ہو
 اور غیبت اوس لڑکی اور دیوانے کی کہ اوسکا کوئی واسے وارث ہووے اگرچہ وہ خود

بیقتل ہو وی بھی درست نہیں ہو کیونکہ اگرچہ اسکی لڑکی کو عقل نہیں ہو لیکن لڑکی
 اور دیوانہ کے عیب بیان کرنے سے اس کے وارث کو رنج ہو گا ہاں اگر اس لڑکی کی
 عیب سے لوگوں کو ڈرانا منظور ہو دے اس کے عیب بیان کرنا خواہ اس کے سامنے ہو
 یا اس کے پیچھے درست ہو اور غیبت اس لڑکی اور دیوانے کی تعریف و غیبت سے
 خوش اور ناراض نہ ہوتا ہو اور کوئی والی بھی اس کا منہ درست ہو لیکن ہر عیب ہے کہ
 زبان کو حتی الوسع روکی اور کسی کے غیبت و شکایت نہ کرے واللہ اعلم وحکیم وعلیہ السلام
 چوتھی تقسیم غیبت کے چہ قسم ہیں اول غیبت کرنا کسیکی باعتبار بدن کے امثال
 بنیت ذلت کسی شخص کے کہنا کہ فلا آنا شخص بہت فریبہ ہو یا بہت پستہ قدر ہو یا ناک وکی
 بہت لہنی ہو یا آنکہ اسکی بہت چوٹی ہو یا وہ شخص نہایت سیاہ رو ہو یا وہ شخص نہایت
 پیرا ہو کیسے بات کو نہیں سنا ہو یا وہ شخص اندھا ہو کسی چیز کو نہیں دیکھتا ہو یا ناک وکی
 کبھی ہو یا اس کا قذو لیل ہو یا اس کے اعضا بڑے ہیں یا صورت اسکی بد ہو اور سیطرہ
 بدن کے عیوب بیان کرنا اس شخص کی تحقیر کی نیت سے اور ان اوصاف پر ہنسنا
 اثر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حرام اللہ ان یقتاب المؤمن
 بفتنہ کما حرام البیتہ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردار کے گوشت کو حرام کیا ہے
 اسی طرح کسی مسلمان کے غیبت کرنا کسی وصف میں ہو منع کیا ہو کہ روایت کیا ہے
 اسکو ابن جریر نے نقل کیا ہو اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمثور میں حکایت
 ایک روز ابن سیرین علیہ الرحمۃ نے کسی شخص کا ذکر کر کے ایک عیب و سکا بیان کیا
 اور کہا کہ وہ بہت کالا ہو پیر فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اسکی غیبت کی جبکہ میں نے
 اسکی سیاہی ذکر کی تو یہ کرتا ہوں میں اس گناہ سے اور مغفرت چاہتا ہوں
 جناب باری سے نقل کیا ہو اسکو ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح عین العلم میں
 حکایت ایک عورت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں

آلی سبب وہ چلی گئی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا یہ عورت اگر پستہ قد ہوئی
 نہایت عمدہ تھی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اعتدھا ہاتھ لے
 عائشہ تمہارا نکلی غیبت کی حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اولنگا سچ سچ عیب بیان کیا
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جب تم نے عیب واقعی بیان کیا
 یہ غیبت ہوئی ورنہ اگر تم عیب جوڑ بیان کرتیں او سپرستان کرتیں روایت کیا
 ہو اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہو اسکو تفسیر درمنثور میں سیوطی نے حکایت
 ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو پستہ قد
 صفیہ کا کافی ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرمایا اے عائشہ تم نے
 ایسا کلمہ کہا کہ اگر اسکو دریا میں ملا دو بیشک دریائے پانی پر یہ کلمہ غالب ہو جائیگا
 روایت کیا ہو اسکو ابو داؤد نے باب الغیبتہ میں حکایت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ازواج طاہرات نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ہنسنا
 شروع کیا پستہ قد ہوئی کی سبب سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین امنوا
 لا یختر قوم من قوم عمن ان یكونوا خیلا متهم ولا نساء من نساء حسن بن
 خیرا متھن یعنی نہ استہزا کرے کوئی مرد کسی مرد سے شاید کہ وہ شخص عاقبت میں اس سے
 بہتر ہو اور نہ استہزا کرے کوئی عورت کسی عورت سے کیونکہ عاقبت کا حال معلوم
 نہیں ہو نقل کیا ہو اسکو سلیمان جل نے عائشہ حبیبہ میں ارشاد و مساویہ
 ابن خرقہ کہتے ہیں لو صرنا باک اقطع فقلت هذا اقطع کان ذالک غیبتہ نے لے کر
 تیرے پاس سے ایک دست پا بریدہ کا گذر ہووے اور تو اس کے عیب کا حال
 بیان کرے یہ بھی غیبت ہو جائیگی روایت کیا ہو اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہے
 اسکو سیوطی نے درمنثور میں حکایت ایک روز ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالیٰ
 کسی شخص کے مکان میں بطریق دعوت گئے جب دسترخوان پر بیٹھے لوگوں نے

ایک شخص کا نام لیکے کہا فلان شخص نہیں آئے ایک شخص نے کہا وہ شخص مجاری ہی
 اس سبب سے اس کے آنے میں دیر ہوئی جب ابراہیم نے غیبت سنی اوٹھ کر چلے گئے
 اور اپنے نفس سے کہنے لگے سبب تیرے مجھ کو غیبت سننی پڑی کیونکہ اگر تجھے بھوک
 نہ ہوتی میرے جانیکی دعوت میں اور غیبت سننے کی نوبت نہ آتی پھر تیری ہنگام
 کہانا نہیں کہا یا اور نفس کو خوب ستایا نقل کیا ہوا اسکو ابو الیث و تبتیہ الغافلین
 کے باب الغیبت میں و قیقہ حضرت ابراہیم کے دسترخوان و دعوت و چلو جانیکی
 وجہ یہ ہے کہ جس مجلس میں غیبت ہوتی ہو اور جس دسترخوان پر شکایت ہوتی ہو
 وہاں کہانا کہانا ممنوع ہی جیسا کہ جس مقام میں ناچ ہوتا ہو وہاں جانا حرام ہے
 چنانچہ یہ مسئلہ تا مارغانیہ میں مصرح ہے اور رد المحتار کے باب لاکل و الشرین
 بھی اس سے نقل کیا ہے راقم الحروف کہتا ہے اگر کسی مقام دعوت
 میں قبل جانیکی معلوم ہووے کہ ضرور وہاں غیبت ہوگی لوگوں کی شکایت
 ہوگی ایسے مقام میں جانا درست نہیں ہو مگر ہاں اگر معلوم ہو کہ ہمارے جانیسے
 لوگ غیبت کو چھوڑ دینگے ایسی صورت میں جانا ضرور ہے اور اگر پہلے سے معلوم
 نہ ہو اور بعد جانے کے غیبت شروع ہو پس اگر ہو سکے تو لوگوں کو منع کرے اور غیبت
 سے لوگوں کو روکے مگر اگر کچھ فتنہ ہووے تو اس دسترخوان سے چلا جاوے
 اگر یہ بھی نہ ہو سکے خود شریک ہووے واللہ اعلم و قیقہ ان حکایات سے معلوم ہوا
 کہ بدن کا کوئی عیب بیان کرنا اور کوئی وصف بدعیان کرنا غیبت ہے اور حرام ہے
 اور عقل کہتی ہے کہ کیسی صورت کے برائی بیان کرنا اور سبب صورت ہونے کی سبب
 اسکو حقیر سمجھنا خلاف عقل ہے مولانا جلال الدین رومی مثنوی میں لکھتے ہیں

جملہ یک رنگ انداز گور خوش

ہندے و فحقان دروے و حبش

جملہ رویہ شست و مکر و ستار

تا بدستے کان ہمد رنگ و نگار

ہر صورت کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کیا کسکو نیک کسکو بد کیا ہر شخص میں ایک ایک عیب رکھا اگر غیبت کرنے والا خیال کرے گا اپنی صورت میں ہزاروں عیب پائے گا بان اگر کوئی شخص تمامی عیوب سے مبرا ہوتا البتہ اسکو غیبت کرنے کا رتبہ تہا سعدی ہے مکن عیب خلق اسے خردمند فاش * عیب خود از خلق مشغول باش علاوہ یہ ہو کہ جانوروں کے بد صورتی پر ہنسنا اچھا نہیں ہی پس آدمی تو جانور سے بہت اچھا ہے

حکایت ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے انصار کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ راہ میں لوگوں نے ایک کتا بدبودار مردوار دیکھا اور اسکی بدبو سے تعجب کیا حضرت عیسیٰ نے کہا اس کتے کی دانتوں کی سفیدی کیا اچھی معلوم ہوتی ہے جیسے اندھیری میں صبح نمودار ہوتی ہو اس کلام سے آپ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ تعجب ہو تم لوگوں سے کہ کتے کے عیب کو دیکھتے ہو اور اسکی عمدگی سے کنارہ کشی کرتے ہو نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے کتاب الغیبت میں

حکایت حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کتے کو دیکھا اسکو چار آنکھ والا پایا اسکی چار آنکھ ہوئیں حضرت نوح نے اسکو بد صورت سمجھا اور اسکو نہ نظر حقارت دیکھا پس وہ کتا بحکم خدا بولا اے نوح کیا تم مجھکو ذلیل سمجھتے ہو مجھکو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنا دیا ہو ورنہ اگر میرے اختیار میں اپنا بنا ہوتا کتا میں چون ہوتا اس کلام کو سنے حضرت نوح کو خوف آیا اور نہایت نوحہ کیا اسوقت سے نام اولکا نوح ہو گیا یہ حکایت صفوی نے عقائد سے تہذیبہ المجالس منتخب النفاش کے باب الادب میں نقل کی ہو دوسری غیبت کرنا کیسی لباس میں کہ فلا نا شخص نہایت بخیل ہو لباس غلیو لگا پنتا ہو فلا نا شخص حرام لباس استعمال کرتا ہو مثلاً ریشمی کپڑے کا پانچا مہ پنتا ہو یا انکر کھا بوضع بد معاش پنتا ہو یا پانچا مہ بہت لہنا پنتا ہو کہ اسکا پانچا مہ مخنون سے لٹکتا ہو یا فلا نی عورت عجب طرح سے

ڈوپٹہ اور ہتی ہی کہ ستر اپنا کولہ تھی ہی یا کرتی ایسی پہنتی ہو کہ پیٹ کھلا رہتا ہے
 یا فلائی عورت اسطرح سے چلتی ہو کہ لوگوں کو اپنا ستر دکھاتی ہو حکایت
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز فرمایا کہ فلائی عورت کا دامن بہت لمبا ہو
 پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا عائشہ تم نے اس عورت کی
 غیبت کی لازم ہے تم کو کہ تو کو حضرت عائشہ کہتی ہیں جب بیٹے ہوگا ایک ٹکڑا گوشت
 کا میرے منہ سے نکلا یہ حکایت مندری نے کتاب التریخ التریب میں نقل کی ہے
 ارشاد بعض متقدمین کہ تو ہین لو قلت این فلا نا ثوبہ قصیرا و ثوبہ طویلہ کی غیبت
 یعنی اگر تو بنیت تحقیر کے کہ فلا نے شخص کا کپڑا بہت چھوٹا ہی یا بہت لمبا ہی یہ بھی
 غیبت ہو نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابواللیث نے کتاب النسب میں تفسیر غیبت کرنا
 کسی کی نسب میں مثلاً بنیت تحقیر کے کہ نسب فلا نے شخص کا یا فلا نے قبیلہ کے
 لوگوں کا یا فلا نے شہر کے لوگوں کا اچھا نہیں ہے کیونکہ اس شخص کے آباؤ اجداد ذیل
 تھے یا اس کے نسب کا سلسلہ معلوم نہیں ہے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایس کا احد فضل علی احد الا بالذین او علی صالحہ تھے
 کسی شخص کو کسی پر بزرگی نہیں ہے مگر باعتبار دین اور اعمال نیک کے اور نسب وغیرہ
 کی عمدگی کا اعتبار نہیں ہے پس فخر کرنا اپنے نسب پر اور عیب رکھنا دوسروں کے
 نسب پر سچا ہی نقل کیا ہے اس حدیث کو عبد الوہاب شعرائی نے کشف الغمہ
 عن احوال الامم میں باب تحريم احتقار الناس میں آورنا شاء اللہ تعالیٰ (نسب میں
 غیبت کرنا بیان) اسباب غیبت کے بیان میں مفصلاً لکھا جاویگا چوتھے
 غیبت کرنا کسی کے عادات میں مثلاً کہنا کہ فلاں شخص نامرد ہے نہایت ضعیف ہے
 بہت سونے والا ہے یا بہت کماتا ہے کوئی کام نہیں کر سکتا ہے یا بیٹھنے میں چھینٹ
 کرتا ہے انہام کو نہیں سوچتا ہے سخت بیوقوف ہے یا عورتوں سے مشورہ لیتا ہے

۱۰
 پیشہ بی بی کے تابعداری کرتا ہوا لوگوں کو تکلیف دیا کرتا ہو حکایت عربین
 دستور تھا کہ ایک عرب دوسری کے خدمت کیا کرتا تھا ایک سفر میں حضرت ابو بکر
 و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک شخص مسکین غلام تھا ہمیشہ اوکلی خدمت کرتا تھا
 ایک منزل میں دونوں سو گئے بعد ان کے سوئے کی وہ شخص ہی سو گیا اور کچھ کہتا
 شیخین کے واسطے تیار نہیں کیا جب شیخین بیدار ہوئے کہنے لگے یہ شخص بہت
 سوتا ہی پھر شیخین نے اس شخص کو جنگا کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ
 وسلم کی خدمت میں بھیجا اس شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم
 سے عرض کیا یا رسول اللہ! بیکر اور عمر سلام کہتے ہیں اور کچھ کہتا مانگتے ہیں
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کہا کچھ اور میرے چکر
 جب یہ خبر شیخین کو پہنچی عرض کیا یا رسول اللہ! منہ آج کیا کہا یا جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا تنہ آج اس خادم کا گوشت کھایا اور میں
 تمہارے دانتوں میں گوشت کی سرخی دیکھتا ہوں جب شیخین نے یہ امر سنا
 عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہماری نقصہ کو معاف کیجئے اور جناب باری سے مغفرت
 طلب کیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے صرف اللہ تعالیٰ کے
 مغفرت مفید نہیں ہو چاہیے کہ تم دونوں اس خادم کو خوش کرو اور اس سے
 کہو کہ وہ تمہارے قصور کے عفو کی دعا جناب باری سے مانگی نقل کیا ہے اسکو
 درمشور میں منیا مقدسی سے حکایت بعض صحابہ نے ایک شخص کو کہا کہ وہ
 بہت ضعیف ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے تم نے اس شخص
 کی غیبت کی اور اسکا گوشت کھایا یہ حکایت تفصیل غیبت کی سزا کے بیان میں
 انشاء اللہ تعالیٰ مرقوم ہوگی حکایت ایک مرتبہ بعض صحابہ نے ایک شخص کا
 ذکر کیا اور کہا وہ شخص عجب انسان ہو کہ اگر کوئی اسکو کھانا دیتا ہے کھالیتا ہے

اور اگر کوئی سوار کر دیتا ہے سوار ہو لیتا ہے لیکن خود کوئی کسب نہیں کر سکتا ہے
 پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تنے اپنی بہائی کی غیبت کی
 صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ سچ عیب عیان کرنا کیا غیبت ہے آپنی جواب دیا
 غیبت میں اسقدر کافی ہو کہ کسی شخص کا عیب واقعی بیان کرے نقل کیا ہے کہ
 عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں حکایت ایک سفر میں
 حضرت عمرؓ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
 وسلم سے گوشت طلب کیا آپ نے کہا ابھیج کہ تنے مسلمان بہائی کا گوشت سیر ہو کہ
 نہیں کہا یا شخیں نے کہا یا رسول اللہ آج ہمارے گوشت میسر نہیں ہوا آپ نے فرمایا
 تنے فلان شخص کی غیبت کی اور غیبت کسی کوشل دوسکے گوشت کھانے کے ہوشخیں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس شخص کو کچھ نہیں کہا البتہ اسقدر کہا کہ وہ شخص ضعیف
 ہے ہماری خدمت نہیں کر سکتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
 یہ بھی نہ کہو اور کسی کا ادنیٰ وصف بد بھی بیان نہ کرو روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے
 نوادر الاصول میں اور نقل کیا ہے اسکو سیوطی نے درمنثور میں حکایت
 ایک درویش مالی صفت نے ایک لڑکی سے مزاح کیا لوگوں کو جب اسکی خبر پونچی
 اوس درویش پر طعن کرنے لگے جب اوس درویش کو لوگوں کے طعن کے خبر پونچی
 اوسنے کہا تعجب ہو کہ لوگوں کے نزدیک مزاح کرنا حرام ہے اور غیبت حلال ہے
 یہ حکایت فرع ثالث میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگی حکایت ایک درمغان فارسی
 نے کھانا کھایا اور بعد فراغت کے سوگئے پس دو شخصوں نے انکی غیبت کی اور
 اونکے کھانے اور سونیکہ حال بیان کیا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا یغتب بعضکم
 بعضا اور اس آیت سے حرمت غیبت کی ثابت ہوئی یہ حکایت درمنثور میں
 ابن جریر سے منقول ہے پانچویں غیبت عبادات کے نقصان اور کمی میں مثلاً

کہنا کہ فلاں شخص نماز خوب ادا نہیں کرتا ہو یا تہجد نہیں پڑھتا ہو یا نوافل ادا نہیں کرتا ہو یا رمضان مبارک کے روزوں میں نقصان کرتا ہو یا نمازوں کو وقت گراہت میں ادا کرتا ہو حکایت سعدی نے ایک روز تہجد کو وقت چند لوگوں کی جو سو رہے تھے غیبت کو اور کہا کیا اچھا ہوتا اگر یہ لوگ بھی نماز پڑھتے پس سعدی کے والد نے کہا کیا اچھا ہوتا اگر تو بھی سو رہتا غیبت اوں لوگوں کے پچھتا یہ حکایت تفصیل فرغ ثالث میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگی حکایت ایک شخص نے کسی شخص کی غیبت کی اور کہا کہ میں اوس شخص سے خدا کے واسطے بغض رکھتا ہوں جب اوس شخص کو اسکی غیبت کی خبر پہنچی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ فلاں شخص نے میری غیبت کی اور مجھے بغض رکھنے کی خبر دی آپ اوسکو بلوائیے اور میرا انصاف کیجیے پس حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنے والی کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تو کیوں اس شخص سے بغض رکھتا ہو اس نے بیان کرنا شروع کیا کہ میں اس شخص کا ہمسایہ ہوں وہ شخص سولہ سو پنج وقتہ نماز کی نماز نہیں پڑھتا ہے اور سولے رمضان کے کبھی نفل روزہ نہیں رکھتا ہو اور سوائے زکوٰۃ فرض کے کبھی صدقہ نہیں دیتا ہے اس سبب سے میں اوس شخص سے بغض رکھتا ہوں جب اوس شخص نے یہ کلام سنا کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس شخص سے پوچھیے کہ آیا میں نور مغرورہ میں کچھ نقصان کرتا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غیبت کرنے والے سے پوچھا اس نے کہا یا رسول اللہ وہ شخص فرائض میں کچھ نقصان نہیں کرتا ہو اور فرائض کو حسبِ حکم ادا کرتا ہو لیکن چونکہ عبادات نوافل نہیں کرتا ہو اس سبب سے میرا دل اوس سے خفا ہوتا ہو جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنا غیبت کرنے والے

اور بغض رکھنے والے سے کہا چلا جا تو شاید کہ وہ شخص تجھے عاقبت میں بہتر ہو
 میں اسکی غیبت کرنا اور اس سے بغض رکھنا تجھ کو بچا دے یہ نقل کیا ہے اسکو امام
 غزالی نے بابا سب اب الغیبتہ میں چھٹے غیبت کسی کے گناہوں میں کرنا کہ فلاں
 شخص نے زنا کیا یا اس نے غیبت کے یا اس کے دل میں نہایت حسد ہی یا نہایت
 بغض ہی یا اسکی عادت جوٹ بولنے کی بہت ہی یا فلاں شخص والدین کو نہایت
 تکلیف دیتا ہے اپنے اقارب سے قطع رحم کرتا ہے یا فلاں شخص زبان کا بد ہی فحش
 اسکی زبان میں از حد ہی یا فلاں شخص ہمیشہ شراب پیتا ہے اکثر چوری کرتا ہے
 حکایت سعدی نے ایک مرتبہ اپنی استاذ سے کہا فلاں معاشرے سے حسد
 رکھتا ہے استاذ نے کہا اے سعدی تیرے نزدیک حسد حرام ہے اور کیا غیبت حلال
 ہے کہ تو اس شخص کے میرے سامنے غیبت کرتا ہے اور اسکی حسد کی شکایت کرتا
 ہے یہ حکایت انشاء اللہ تعالیٰ فرج ثالث میں لکھی جاوے گی و قیقت سوا
 انبیاء کے اہل سنت کے نزدیک کوئی شخص معصوم نہیں ہے ہر شخص ایک ایک عیب
 سے معیوب ہے اگر ایک میں حسد ہے تو دوسرے میں بغض ہے کوئی اگر غیبت کرتا ہے
 تو دوسرا غیبت کو سنتا ہے کوئی اگر چغلی چوری کرتا ہے تو دوسرا جوٹ بولتا ہے
 کوئی اگر چوری کرتا ہے تو دوسرا سنا دیتا ہے کسی میں زنا کی عادت ہے کسی کی
 طبیعت میں شرارت ہے اسطرح کوئی شخص جمیع عیوب سے صاف نہیں ہے پس
 غیبت کرنا کسی کے کسی عیب میں ہو بیجا ہے کیونکہ غیبت کرنا بالاجملہ عیوب سے
 کب برابر ہی چاہیے کہ جب کسی شخص کو کسی گناہ میں مبتلا دیکھے خدا سے اسکی
 ہدایت کے دعا مانگو اور اپنی توفیق کو چاہیے نہ یہ کہ اس شخص کو سبب اس
 گناہ کے ذلیل کرے کہ اور اس پر بسبب اس فعل کے ہنسنے کیونکہ شاید وہ شخص
 تائب ہو گیا ہو یا توبہ کا ارادہ رکھتا ہو بلکہ اپنے بچنے پر اس گناہ سے شکر کری

لکھو
 نسخہ
 مکتوبہ
 قریب
 الیہ
 ۱۱

کہ خدا تعالیٰ نے مجھ و صل پہ ہلو اس لہا سے بچایا اور سیٹا مو ہیرا سب
 نہ کیا اور جب کسی کے عیب کا خیال آوے فی الفور اپنے گناہوں کا خیال کر لے
 تاکہ اسکی بری سے بچے اشر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کفی من الغیبالعن
 ثلاث یحیب علی الناس با یا قی بہ ویبصر من عیوب الناس بما لا یبصر
 من نفسه ویوذی جلیسہ فی ما لا یعنیہ یعنی کافی ہو مسلمان کو گمراہی کی تین
 صفیتیں ایک یہ کہ جو فعل خود کرتا ہو اوسی فعل سے لوگوں کو معیوب کرتا ہو دوسرے
 یہ کہ لوگوں کو عیبوں کو دیکھتا ہو اور اپنے عیوب سے اندھا ہوتا ہو تیسرے یہ کہ
 اپنے ہم نشین کو ہمارا مذہب دیتا ہو نقل کیا ہے اسکو ابو اللیث زیاب المظالم میں
 ص ۱۱۱ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں لا تظنوا
 الکلام بغیرا ذکر اللہ لتقسوا قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ لیکن
 لا تعلمون لا تظنوا فی ذنوب الناس کانکم اسراباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم
 عبید فانما الناس مبتلی ومعا فی فاسحوا اهل البلاء واجدوا اللہ علی انفسہ
 یعنی اے لوگو سوچو ذکر اللہ تعالیٰ کے زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ جو بہت کلام کرتا ہو
 اور غیر ذکر خدا میں اوقات اپنی صرف کرتا ہو دل وسکا سخت ہو جاتا ہو افریقین
 قبول کرتا ہو اور قسی القلب اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہو اور اے لوگو نہ دیکھو تم
 لوگوں کے گناہوں کو جیسا کہ مالک اپنی علاموں کی طرف دیکھتے ہیں بلکہ سمجھو کہ تم
 سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہو اور آدمی دو قسم کے ہیں بعضوں کو اللہ تعالیٰ نے
 گناہوں میں مبتلا کیا اور بعضوں کو سلامت رکھا پس تم لوگ جب کسی کو گناہ میں
 مبتلا دیکھو اوپر رحم کرو اور اس کے واسطے دعا و خیر کرو اور اپنی سلامتی پر شکر کرو
 نہ یہ کہ اوس گناہ کرنے والے کو دلیل کرو روایت کیا ہے اسکو مالک نے موطا میں
 باب ما کرہ من الکلام میں اور دلیل کرنا کسی شخص کو اوس کے گناہوں پر اور اسکو

جہنمی سمجھا خلاصہ مرضی اللہ تعالیٰ کے ہے بلکہ جو شخص کسی شخص کو عار دلاتا ہے
 خدا تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور معاملہ بالعکس کر دیتا ہے کہ اس گنہگار کو بخش دیتا ہے
 اور اس شخص کو ذلیل کرتا ہے حکایت بنی اسرائیل میں دو شخص تھے ایک ہمیشہ
 عبادت کیا کرتا تھا دوسرا ہمیشہ گناہوں میں مبتلا رہتا تھا اور عابد ہمیشہ فاسق کو ذلیل
 کیا کرتا تھا ایک روز عابد نے خفا ہو کے کہا قسم ہو خدا کی تو جہنم میں جا بیگا یہ کلمہ
 اللہ تعالیٰ کو بُرا معلوم ہوا عابد کو جہنمی اور فاسق کو جنتی کر دیا نقل کیا ہے اسکے
 ابو داؤد نے کتاب البر والصلہ میں حکایت جب حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے جنت میں خطا کی یعنی جس رحمت کو پہل سے اللہ نے منع کیا تھا وہ
 کہا لیا بسبب عصیت کے بدن سیاہ ہو گیا اور زمین پر پھینکے گئے اللہ تعالیٰ نے
 حکم کیا کہ تم بیت اللہ کو بناؤ اور اس کا طواف کرو تا تمہاری مغفرت کروں اور تو بہ
 تمہاری قبول کروں جب حضرت آدم نے کہنے کو بنایا جبریل علیہ السلام نے جنت
 سے حجر اسود کو حاضر کیا اور اس وقت اس پتھر کا رنگ نہایت سفید تھا اور اس کا وز
 و در تک پوچھا تھا جب حضرت آدم کی نظر اس پتھر پر پڑی جنت کی راحت
 یاد آئی اور طبیعت کو بیقرار سی ہوئی آنکھوں سے ندی ہی جگر ابیض نے کھائے
 آدم تہین وہ شخص ہو کہ خدا کی تنہ مخالفت کی اپنے نفس کی خیرائی کی یہ قول
 سنکے حضرت آدم کو رنج ہوا جناب باری میں عرض کیا یا رب مجھ کو ہر چیز سے
 بسبب گناہ کے برا کہا یہاں تک کہ حجر ہشتی نے جو چاہا سو کہا اللہ تعالیٰ کو
 حضرت آدم پر رحم آیا اور اس پتھر کے قول پر جوش آیا پس سیاہی آدم کی
 جگر میں دی وہ حجر اسود ہو گیا اور سفیدی پتھر کے حضرت آدم کو عنایت کی
 اول کا جسم منور ہو گیا یہ حکایت صفوری نے نزہۃ المجالس منتخب النفاہ کے
 باب ایام البیض میں نقل کی ہے پانچویں تقسیم غیبت کے چار قسم ہیں

ایک غیبت مراۃ اس طرح سے کہ کسی شخص کا نام لیکے اسکے اوصاف بد بیان کرنا اور اسکی شکایت کرنا و **وس** کر غیبت کرنا حکایت یعنی اس طرح سے کہ کسی کے افعال بد کو نقل کرنا مثلاً اگر کوئی شخص لنگڑا ہو اسکی نقل چلنے میں کرنا اور اگر کوئی شخص اندھا ہو اس کے پیچھے آنکھ بند کر کے چلنا اور اگر کوئی شخص گونگا ہو یا بونہیں لکنت کرتا ہو اسکی غیبت میں بونہیں نقل کرنا اور کوئی شخص اگر متکبر ہو چلنے میں سینہ اوٹھاتا ہو اسکی غیبت میں سینہ اوٹھانے کے اسیکی چال سے چلنا اور اگر کوئی شخص بات کر نیکی کے وقت گردن اور ہاتھ وغیرہ ہلانے کی عادت رکھتا ہو خود بھی کلام کرنے کے وقت اسی طرح سے کرنا حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ما احل فی حکایت احدا وان لی کذا وکذا یعنی نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ کسی کی نقل کروں اگرچہ مجکو بہت کچھ ملے روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے اور نقل کیا ہے اسکو مشکوٰۃ المصابیح میں حکایت ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی عورت کی نقل کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ما یسر فی حکایت ولی کذا وکذا یعنی کسی کی نقل کرنا مجکو اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے یہ حکایت احیاء العلوم کو بابان الغیبت لا تقصر علی اللسان میں ہے تیسرے غیبت کرنا اشارۃ اس طرح سے کہ ظاہر میں کسی شخص کی غیبت نہ کرے اور کسی کا نام نہ لے لیکن چند قرائن ہوں کہ اسکی سبب سے لوگ سمجھ جاتے ہوں کہ یہ فلاں شخص کے عیوب بیان کر رہا ہے اور اس لفظ سی مراد فلاں شخص ہی مثلاً کہنا کہ بعض لوگ جو ہمارے پاس آج آئی تو وہ ایسے ہیں اور لوگ سمجھ جاتے ہوں کہ آج انکے پاس فلاں لوگ آئے تھے پس انہیں کی غیبت ہی یا کہنا کہ بعض اشخاص ایسے ہیں کہ فی الواقع جاہل ہیں لیکن مشہور و محمد جاہل ہیں اور حاضرین اس شخص کو جانتے ہوں پس سمجھ جاتے ہوں کہ یہ شخص فلاں شخص کو برا

کہتا ہے یا کہنا کہ بعض لوگ مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں پہر اعتکاف کو توڑ ڈالتے ہیں
 اور حقیقت میں ایسے شخص کا نام سننے والے جانتے ہوں یا کہنا کہ ایک شخص
 ایسا ہی کہ کرتا نہایت خوب پہنتا ہو عمامہ خوب باندھتا ہو لیکن پوشیدہ پوشیدہ
 زنا کرتا ہو اور لوگ جانتے ہوں کہ کرتا پہننے والا اور عمامہ باندھنے والا فلاں شخص
 ہو یا کہنا کہ بعض اشخاص بی بی کی بہت تعبداری کرتے ہیں اپنی والدین کی
 کی مخالفت کر رہے ہیں اور لوگ جانتے ہوں کہ اس سے مراد فلاں شخص ہو جب کوئی
 شخص سیاہ آوے بعد اس کے جانے کے کہنا کہ بعض لوگ ایسے سیاہ رو ہوتے ہیں
 جیسے دیو اور مراد اس سے وہی شخص ہو وی یا کسی شخص بیمار کی عیادت کو
 جانا وہاں سے آنکی بعد کہنا بعض لوگوں کے بدن سے کیا بد بو آتی ہو اور لوگ
 سمجھ جاتے ہوں کہ مراد اس سے وہی مریض ہو یا کہنا بعض لوگوں کے پسینے میں
 کیا بد بو آتی ہو اور حاضرین سمجھتے ہوں کہ یہ عیب فلاں کا بیان کرتا ہو یا جب محفل
 جمع ہو وی بعد برخواست کے کہنا بعض محفل ایسی ہوتی ہو کہ سب لوگ اس محفل کے
 فاسق و فاجر ہوتے ہیں یا جب کسی شخص کا تذکرہ آوے اس وقت کہنا بعض لوگ
 بہت شریر یا بخیل ہوتے ہیں تالوگ سمجھ جاوین کہ وہ شخص شریر یا بخیل ہے
 الحاصل غیبت کرنا بطور مجہول کے لیکن لوگ قرینوں سے سمجھ جاتے ہوں کہ یہ کر
 فلاں شخص کا ہی چوتھی غیبت کرنا تعریضاً یعنی ظاہر میں حال کی سیدھا اور لوگ
 سمجھتے ہوں کہ یہ بیان ہے فلاں کے حال بد کا مثلاً جب کسی شخص کا ذکر آوے
 اس وقت کہنا الحمد للہ الذی عصم من الذنوب یعنی شکر ہو اس خدا کا جس نے ہم کو
 گناہوں سے بچایا اور مطلب یہ ہو کہ لوگ معلوم کریں کہ فلاں شخص گنہگار ہو
 یا کہنا انا للست بزان یعنی میں زانی نہیں ہوں اس غرض سے کہ لوگ اس کو
 زانی سمجھیں یا کہنا تکبر بہت بد ہی چنانچہ سعدؓ فرماتے ہیں

تکبر عنرازیل را خواہ کرد * پزندان لعنت گرفتار کرد
 اس مطلب سے کہ لوگ سمجھیں کہ وہ شخص تکبر ہو یا کہنا کہ ڈاڑھی کترانا منع ہے
 اس مطلب سے کہ وہ شخص ڈاڑھی کترانا ہو یا کہنا کہ صبح کی نماز جماعت سے
 ادا نہ کرنا گناہ ہو اور غرض اس کلام سے یہ ہووے کہ وہ شخص مسجد میں نہیں
 آتا ہو صبح کی جماعت کو اور اٹا ہوا چھٹی تقسیم غیبت کے پانچ قسم ہیں ایک
 غیبت زبان سے حکایت چند شخصوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا خلال کرو اور گوشت کو اپنے دانتوں سے نکالو
 اون لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہم نے کہا نا نہیں کہا یا کیون خلال
 کریں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے میں سرخی گوشت کی
 تمہارے دانتوں میں دیکھتا ہوں تم نے کسی کی غیبت کی ہو اور فی الواقع اون
 لوگوں نے زبان سے ایک شخص کی شکایت کی تھی روایت کیا ہو اسکو عبد بن
 حمید نے اور نقل کیا ہو اسکو سیوطی نے تفسیر درمنثور میں حکایت ایک
 شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت سے گئی اور
 دوسرے شخص نے اسکی غیبت کی اور زبان سے اسکی شکایت کی پس فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس شخص تو خلال کرو سنے کہا یا رسول اللہ
 آج میں نے گوشت نہیں کھایا آپ نے فرمایا تو نے ابھی ایک مسلم کا گوشت کھایا
 روایت کیا ہو اسکو طبرانی نے نقل کیا ہو اسکو عبد العظیم منذری نے کتابا لغیب
 والترہیب میں حکایت ایک روز ابن سیرین نے ابراہیم غنی کا ذکر کیا
 حاضرین نے اونکو نہ پہچانا ابن سیرین نے لوگوں کے معلوم کرانے کے واسطے
 ایک ہاتھ اپنی آنکھ پر رکھا تا لوگ سمجھ جاویں کہ یہ ذکر اون ابراہیم کا ہو جو کانے
 میں لیکن زبان سے اونکو کانائیں کہا نقل کیا ہو اسکو حیا والعلوم کتاب التبیان

دوسرے غیبت کا ن سے اس طرح سے کہ کسی کی غیبت کو سننا اور غیبت کو دفع نہ کرنا کیونکہ سننا اور اوپر چپ رہنا گویا غیبت کرنا ہی سعدی فرمازا ہیں ۵
 ترا آنکہ چشم و دہن وادگوش | اگر عاقلے در خلا فاش مگوش

فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حدیث اذا وقع فی الرجل و انت فی ملاء فکن للرجل ناصرا و للقوم ساجدا اللہ فہم عنہ کہ جب کسی شخص کی غیبت کے جاوے اور تو مجلس میں بیٹھا ہو وے پس ہو تو اس شخص کا مددگار اس طرح سے کہ اس کی تعریف کرنا شروع کرنا لوگ اس کی غیبت سے باز رہیں اور غیبت کر نیوالوں کو غیبت سے منع کر اور اس محفل سے چلا جا کیونکہ اگر تو چپ بیٹھا رہیگا غیبت کر نیوالوں میں تیرا شمار ہوگا روایت کیا ہے اسکو ابن ابی الدنیاء نے اور اسنے نقل کیا سیوطی نے درمنثور میں حکایت میمون بن سیادہ اپنا حال نقل کرتے ہیں کہ ایک روز میں سوتا تھا خواب میں میرے سامنے ایک مردہ زنجی کا لایا گیا اور کسی نے مجھے کہا امی میمون تم اس دنجی میت کو کہاؤ بیٹھے کہا کس واسطے میں کہاؤن اس شخص نے کہا اس سبب ہے کہ تو نے فلانی کی غلام کی غیبت کی میں نے کہا واللہ میں نے اس کی غیبت نہیں کی اور کوئی صفت اس کی میں نے ذکر نہیں کی اس شخص نے کہا اگرچہ تو نے غیبت نہیں کی لیکن غیبت اس کی تو نے سنی پس سننا مانند غیبت کرنے کے ہوا نقل کیا ہے اسکو بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں انشاء اللہ تعالیٰ غیبت کے سننے کا بیان بالتفصیل اصل ثانی میں آویگا تیسرے کی غیبت کرنا دل سے اس طرح سے کہ کسی کے ساتھ بدگمانی رکھنا اور کسی مسلم صالح کے حق میں بدون علامات و اسباب کے گمان بد کرنا انشاء اللہ تعالیٰ بیان بدگمانی رکھنے کا عنقریب آویگا چوتھی غیبت اعضا سے یعنی لوگوں کو کسی کا عیب ہاتھ یا آنکھ وغیرہ کے

حرکت اور اشارے سے سمجھا دینا مثلاً جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ جاوے
 اوسکی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دینا یا آنکھ سے کنایہ کر دینا یا ہونٹ پر ہلا دینا
 تا لوگوں کو اوس شخص کا معیوب ہونا دریافت ہو جاوے یا جب کسی کی تعریف
 درمیان میں آوے اوسوقت گردن ہلا دینا یا کسی طرح حرکت کر دینا حکایت
 ایک عورت خدمت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم میں آئی اور وہ
 پستہ قد تھی بعد اوسکے جانیکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بنیت اوسکے
 ذلت کے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا کہ یہ عورت بہت پستہ قد ہے پس فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اے عائشہ تھنے اوس عورت کی غیبت
 کی یہ حکایت سیوطی نے درمنثور میں ابھیقی نے نقل کی ہے حدیث
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لایمحل لمسلم ان یشیر الی
 اخیہ بنظرہ توذیہ یعنی نہیں حلال ہو مسلمان کو کسی مؤمن بہائی کی طرف
 آنکھ سے اشارہ کرے کہ اوسکو یہ اشارہ اذیت دیو نقل کیا ہو اسکو امام غزالی نے
 باب حقوق المسلم علی المسلم میں آیت فرماتا ہو اللہ تعالیٰ ویل لکل ہمزہ لمرآۃ
 یعنی لعنت ہو لمرآہ اور ہمزہ پر وقیفت ہمزہ اور لمرآہ کے معنی میں مفسرین
 نے اختلاف کیا ہے ابھیقی نے ابن جریر سے روایت کی ہو کہ ہمزہ سے مراد
 وہ شخص ہے جو آنکھ سے اور ہاتھ سے لوگوں کو تکلیف دی اور لمرآہ وہ شخص ہے
 جو زبان سے لوگوں کی شکایت کرے چنانچہ درمنثور میں سیوطی نے
 اسی روایت کو نقل کیا ہے اور جو اہل التفسیر میں یہی لمازکی معنی سورہ نون
 کی تفسیر میں مذکور ہیں اور بغوی نے سفیان ثوری سے نقل کیا ہو کہ مراد ہمزہ
 سے وہ شخص ہے جو زبان سے لوگوں پر طعن کرے اور لمرآہ وہ ہے جو آنکھ سے اشارہ
 کر کے اذیت دے اور سلیمان جبل نے حاشیہ جلالین میں نقل کیا ہے

ابن لیسان سے کہ ہمزہ وہ شخص ہے جو اپنے ہم نسین کو زبان سے ادیب دے اور
 ہمزہ وہ شخص ہے جو کسی پر بھون سے اشارہ کرے یا آنکھ او سکی طرف پھراوے
 انشاء اللہ تعالیٰ زائد تحقیق اس کی فرع ثالث میں آویگی حکایت
 جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم معراج کو تشریف لیکے
 عجائب معاملات دیکھے منجملہ اوسکے دیکھا چند لوگوں کو کہ او ان کے منہ مقرر اثنین
 سے کترے جاتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں
 میں پوچھا یا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں
 زنا کیواسطے زمین کرتے تھے پہرہ دیکھا میں نے کہ ایک جماعت سے رونے کی
 آوازیں آرہی ہیں اور ہوا رہا بودار وہاں سے نکل رہی ہے میں نے پوچھا
 یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا یہ وہ عورتیں ہیں کہ دنیا میں زنا کے واسطے
 زمین کرتی تھیں پہرہ گزر ہوا ایک جماعت پر دیکھا کہ چند عورتیں اور مرد
 لٹکی ہوئی ہیں جب میں نے اونکے حال سے پوچھا جبرئیل نے کہا ہولاء اللہ انرا
 اللہ انرا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کو آنکھ سے اور ہاتھ سے
 اشارہ کرتے تھے اور لوگوں کو اس طرح تکلیف دیتے تھے تو نقل کیا ہوا اسکو منذری
 نے کتاب الترغیب والترہیب میں پانچویں قسم غیبت کرنا بطور کتابت
 کے مثلاً کسی کو عیوب کو کسی کے پاس خط میں لکھ بیٹھا یا اخبار میں چھاپنا
 اور چھپوانا یا تصانیف میں اپنے پر غرضن تحقیر کے معاصرین کے عیوب کو ظاہر
 کرنا تنبیہ امام غزالی نے احیاء العلوم میں اور صفوری نے فزوتہ المجالس میں
 اور فقیہ ابواللیث نے تنبیہ القائلین میں اور افندی نے سیرت احمدیہ میں
 غیبت کی تقسیموں میں نہایت اختصار اور اقتصار کیا ہو چند اقسام چوڑ دیے
 اور جو اقسام ذکر کیے اونکو بھی تفصیل نہیں لکھا راقم الحرف نے اس محبت کو

خوب تفصیل سے لکھا اور اس مقام میں صاف صاف بیان کیا تا لوگ نالغ ہو
 ہو دین اور راہ ضلالت سے طریق ہدایت میں آویں کیونکہ بہت لوگ بسبب
 جہل کے اقسام غیبت میں مبتلا رہتے ہیں اور صورت جائز کو غیر جائز سے
 امتیاز نہیں کرتے ہیں اور چونکہ بعض علما اس زمانے کو بھی غیبت کے ہمارے
 سے پیار ہیں اور جاہلون کو نصیحت نہیں کرتے ہیں بلکہ خود بھی امتیاز نہیں کرتے
 ہیں اسی سبب سے جب کسی غیبت کرنے والے سے کوئی کہتا ہو کہ غیبت نہ کر
 کہتا ہو یہ کلام ہموکنا درست ہو کیونکہ یہ غیبت نہیں ہو حالانکہ اگر کوئی شخص باوجود
 علم کی غیبت کے درستی کا قائل ہو و وہ کافر ہو اور اگر بغیر علم کے کہد وہ شخص
 قابل تغیر اور توبیخ ہو لیکن اس زمانے میں خود تو بیخ کرنے والے قابل
 توبیخ ہو رہے ہیں اور اپنی عمر کو مفت کھو رہے ہیں اب لازم ہو کہ اس مقام سے
 فراغت حاصل کر کے فرع ثالث کی طرف التفات ہو کیونکہ جس قدر تفصیل ہو
 ہو مراد ہوشیار کو یہی کفایت کرتی ہے ۷ خواہ ہم درین نوع گفتن پہ
 کہ حرفے بس از کار بند و کسے پتیسری فرع جو صورتیں غیبت کو
 درست ہیں بلکہ بعضوں میں ثواب ہے اور جن صورتوں پر
 اہل شیعہ کا حکم جواز کا ہو اور نکاح بیان ہو تنبیہ امام نووی شرح صحیح مسلم
 میں و زانام غزالی احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت میں اور صفوی زبیر المجلد
 میں اور فقیہ مطالب المؤمنین میں اور ملخصی عین العلم میں غیبت کی چھ صورتیں
 جائز کہتے ہیں و ابن عابدین شامی رد المحتار حاشیہ در مختار میں چار اصناف
 کر کے دس صورتیں تحریر کرتے ہیں اور راقم الحروف تین صورتیں زیادہ لکھا
 تیرہ صورتیں لکھتا ہو اور ہر صورت کے جواز کی وجہ بھی تحریر کرتا ہو پہلی صورت
 اگر قاضی نے یا مفتی نے یا دیوان نے یا کسی امیر نے کسی رئیس کو یا کسی

حاکم بالا کے سامنے اپنے حق پانے کے واسطے درست ہو کیونکہ اگر غیبت ظالم کی
 حاکم بالا کو سامنے نہ کر لیا حق اوسکا برباد ہو گا علما وہ یہ ہو کہ شاید بسبب بیان کرنے
 ظلم کسی حاکم کی حاکم بالا اوسکو معزول کر دے تا ہر شخص اس ظلم سے بچے پس بسبب
 ان فوائد کے یہ صورت درست ہو ارشاد و شعبہ کتبہ میں الشکایۃ والتقدیر
 لیسا من الغیبة یعنی شکایت کرنا ظالم کی اور غیبت کرنا کسی فاسق کی لوگوں کو
 بچانے کے غیبت ہو درست ہو بلکہ عیب بیان کرنا ظالم کا یا کسی کا عیب کرنا نا لوگ
 اوسکی صحبت سے پرہیز کریں غیبت نہیں ہو نقل کیا ہو اسکو سیو طلی نے درمنثور
 میں بیہقی سے یہ صورت اولیٰ چہ صورتوں میں سے ہو جبر غزالی اور صفیری
 اور بلخی اور صاحب مطالبہ مؤمنین کا اتفاق ہو آیت فرماتا ہے خداوند عالم
 لا یحب اللہ السجھر بالسوء من القول لا من ظلم یؤیئ اللہ تعالیٰ نہیں دوست
 رکھتا ہو کسی کے بدی کے اظہار کرنے کو مگر جو شخص ظلم کیا جاوے اوسکا اظہار کرنا
 مضائقہ نہیں رکھتا ہو وقیفہ اللہ تعالیٰ کا مطلب لا یحب سے یہ ہو کہ جو شخص
 کسی کی بدی کو آشکارا کر لیا اللہ تعالیٰ اوسپر عذاب کر لیا اور مراد جبر بالسوء ہو
 یا دعا ہو جیسا کہ امام رازی نے تفسیر کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
 نقل کیا ہو پس مطلب آیت کا یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ دعا کرے کہ کسی کو حق میں دوست
 نہیں رکھتا ہو مگر بان جو شخص مظلوم ہو اوسکو بدعا کرنا ظالم کے حق میں درست
 ہو اور یا عیوب بیان کرنا ہو جیسا کہ بغوی نے مجاہد سے نقل کیا ہو اور یا دلوں
 مراد ہیں جیسا کہ تفسیر جلالین میں پسند کیا ہو پس معنی آیت کے یہ ہو کہ جو شخص
 کسیکے عیوب کو آشکارا کر لیا یا کسیکے حق میں دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو
 عذاب کر لیا مگر جو شخص مظلوم ہو اوسکو بدعا کرنا واسطے ظالم کے اور غیبت کرنا
 اوسکی درست ہو مثلاً کہنا کہ فلان شخص نے ہمارے مال میں چوری کی ہے

سینہ زوری کی یا ہمارا مال چھین لیا یا ہمارے امانت میں خیانت کی اسے صلح
 ہر طرح کا ظلم بیان کرنا حاکم بالا کے سامنے اپنے حق کے لینے کے واسطے درست ہے
 شکایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک
 شخص نے بعض لوگوں سے ہمانی طلب کی اور ان لوگوں نے کچھ اوسکی ہمانی
 نہ کی پس اس شخص نے ان لوگوں کی شکایت شروع کی اور آشکارا ان
 لوگوں کی بدی بیان کی پس صحابہ اوسپر خفا ہوئے اور اس شکایت سے
 ناراض ہوئے فی الفور یہ آیت نازل ہوئی اور خدا نے مظلوم کو غیبت کرنیکی
 اجازت دی تو ایت کیا ہو اسکو عبد الرزاق نے مجاہد سے اور نقل کیا ہے اسکو
 قاضی ثنار اللہ پانی پتی نے تفسیر منظر میں حاکمیت ایک شخص قبیلہ کنذہ
 کا اور ایک شخص شہر حضرت موت کا دونوں میں باہم گفتگو ہوئی جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت نے کندی کے باپ کی شکایت کی
 اور کہا یا رسول اللہ اس شخص کے باپ نے فلان زمین میری چھین لی ہو آپ
 مجھ کو لا دیجئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب شرع
 اس مقدمہ کا فیصلہ کر دیا روایت کیا ہو اسکو ابو داؤد نے کتابا لہ عادی میں
 دوسری صورت اگر کوئی شخص کسی عیب میں یا گناہ میں مبتلا ہو اوسکی
 خبر ایسے شخص کے پاس پہنچا نا کہ وہ اس عیب سے اوسکو روکیگا اور اوسکو نصیحت
 کرے گا درست ہو کیونکہ بسبب اس غیبت کے ایک فائدہ ہوتا ہے وہ یہ کہ وہ شخص
 اوس کام سے بچتا ہو مثلاً اگر کسی شخص میں کچھ عیب ہو اس کے باپ کو اس سے
 خبردار کرنا یا کسی امام کو اس سے آگاہ کر دینا یا اگر قاضی وغیرہ رشوت لیتا ہو
 اسکی خبر سلطان کو دینا درست ہوتا یا امام وغیرہ اوس شخص کو فعل سے
 باز رکھے اور سلطان قاضی کو تنبیہ کرے یا معزول کرے تا جمیع خلاف کو نفع ہو

یہ صورت مطالب المؤمنین اور عین العلم اور سیرۃ احمدیہ اور رد المختار اور تنویر الابصار
اور احیاء العلوم اور مزہبہ المجاہدین و منتخب النفاہات اور شرح صحیح مسلم امام نووی میں ہی
حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت سعد عامل کو فی رفقہ رتھو
لوگوں نے انکی شکایت حضرت عمر کی سامنے بہت امور میں کی منجملہ اوستے ایک
یہ شکایت کی کہ سعد نماز خوب نہیں پڑھتا ہی میں اور قراءت حالت نماز میں خوب نہیں
کرتے میں حضرت عمر نے بجز اس شکایت سننے کی سعد کو معزول کیا اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو منصوب کیا اور ان لوگوں کو کچھ منع نہیں کیا پھر سعد کو بلوایا
اور حضرت عمر نے اوستے شکایتوں کا حال پوچھا اور کہا ای سعد یہ لوگ کتنی ہیں
کہ تم نماز خوب نہیں پڑھتے ہو سعد نے کہا یا عمر میں جب چار رکعت ظہر کی یا عشا
یا عصر کی پڑھتا ہوں پہلی دو رکعت کو طویل کرتا ہوں اور اخیر میں قراءت
کم کرتا ہوں اور جسطرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نماز پڑھتے تھے
میں ہی اوسیطرح پڑھتا ہوں پس عمر نے فرمایا یا سعد یہ کون سے ایسی ہی اسید ہے
کہ مثل نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے پڑھو گے روایت کیا ہوا اسکو
بخاری نے باب قراءۃ الامام و الماموم میں اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شکایت
کرنا لوگوں کے عیب چھڑانے کے واسطہ درست ہی کیونکہ اگر درست نہوتی اہل کوفہ
غیبت سعد کے کیوں کرتے اور اگر انہوں نے شکایت کی تھی حضرت عمر اس
غیبت کو کیوں سنتی کیونکہ غیبت سفا مثل گناہ غیبت کی ہے حدیث المستقیم شراب
المقالبین یعنی غیبت سننے والا گناہ میں غریب ہی غیبت کرنے والوں کا نقل کیا ہے
اسکو خزائنہ الروایات میں حکایت ابو اللحم نے اپنے غلام عمر سے حکم کیا
کہ گوشت بہو تو جب وہ چلے گئے ایک مسکین آیا اور عمر نے وہ گوشت بلا اجازت
مولی کے اوس فقیہ کو دی دیا جب ابو اللحم کو یہ خبر پہنچی اپنے غلام کو مارا

اوس غلام نے یہ حال خدمت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم میں
 عرض کیا اور اپنے مولیٰ کی شکایت کی اس نیت سے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مولیٰ کو نصیحت فرما دیں گے حضرت صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے اوس شخص کو بلوایا اور اوس سے فرمایا تے عمیر کو کہین
 مارا ابو الہم نے کہا اس سبب سو کہ اس نے بنیر مرضی میرے گوشت فقیر کو دے دیا
 پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ابو الہم یہ غلام جو صدقہ کریگا
 آ رہا تو اب اوسکا تکو بھی ہوگا پس سکے مارنے میں بے باکی نہ کیا کرو اور صدقہ
 کے باب میں غلام کو نہ مارا کرو روایت کیا ہوا اسکو مسلم نے کتاب الصدقہ میں
 حکایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک زوجہ تھیں اور وہ انکو
 نہایت مرغوب تھیں لیکن حضرت عمر اونسے خفا ہوتے تھے اور ہمیشہ انچو فرزند سے
 کہا کرتے تھے کہ اس زوجہ کو طلاق دیدو اور اسکو چوڑ دو ہر چند حضرت عمر کہتے تھے
 لیکن ابن عمر اپنے والد کا کہنا نہیں مانتے تھے ایک روز حضرت عمر نے شکایت
 عبد اللہ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں کی اور
 اپنے فرزند کی غیبت کی کہ میرا کہنا نہیں مانتا ہو اور خلافت مرضی میری کرتا ہو
 اس نیت سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ابن عمر کو نصیحت
 فرما دیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی
 حضرت ابن عمر کو بلوایا اور اوپر حکم فرمایا کہ اپنے باپ کی تابعداری کرو
 اور اوس زوجہ کو طلاق دیدو روایت کیا ہوا اسکو ابو داؤد نے باب بر الوالدین
 میں ہدایت اس حدیث سے کس طرح کی تاکید باپ کو اطاعت کی کہل گئی
 اسی واسطے جا بجا قرآن میں والدین کی اطاعت کی تاکید اکیہ وار دہوئی ہے
 اور جو شخص والدین کی مخالفت کرے اوسکے باب میں بہت تشدید وارد ہوئی ہے

پس لازم ہو ہر انسان کو کہ والدین کی خدمت میں قصور نہ کرے اور ان کی طبیعت
 میں فتور نہ کرے حکایت حسن بصری کے عہد میں ایک شخص تھا کہ ہمیشہ
 گناہوں میں مبتلا رہتا تھا اور مان اوسکی نہایت منع کرتی تھی لیکن وہ شخص
 ماکا گناہنیں مانتا تھا اور مان اوسکی حسن کی خدمت میں آتی تھی اور اپنے
 فرزند کی شکایت کرتی تھی تا حسن بصری اوس فرزند کو کچھ نصیحت کریں اور
 راہ راست کی طرف ہدایت کریں حسن بھی شکایتوں کو سن سن کے چپ رہتا
 تھے یہاں تک کہ جب اوس شخص کی موت آئی وحشت اوسکے دل میں سمائی
 اپنی مان سے کہنا کہ حسن کو یہاں بلا تا وہ مجھ کو توبہ سکھا دیں اور خدا سے میری
 مغفرت کراویں اوس شخص کی مان حسن کی خدمت میں آئی اور عرض اپنے
 فرزند کی بیان کی حسن چونکہ اوس شخص سے بہت خفا تھا اوسکے پاس نہ گئے
 جب وہ شخص حسن کے آئیے یا اوس ہوا اپنی مان سے کہنے لگا جب میری وح
 قفس سے نکل جاوے تم میرے گلے میں ایک رستی ڈالنا اور کہینچ کے مجھ پرانا
 اور میری قبر گہر میں کرنا کیونکہ میں نہایت بد ہون زندگی میں لوگوں کو تکلیف
 دیا کیا اگر مقبرے میں دفن ہو نگاہل مقابلہ میرے صیب سے اذیت
 پائینگے میری نزدیکی سے گہرا شنگی آخر روح سے پرواز کیا مان نے وصیت کے
 بحال لایکا قصد کیا کہ غیب سے آواز آئی اسے عورت یہ شخص ولی اللہ تہا حق اسکی
 افعال سے آگاہ تھا ایسی سختی اسکے ساتھ نہ کر جب اوسکی مان نے یہ آواز
 سنی رسی کو نگلے نکال کے گہر میں حسب وصیت کے اوسکو دفن کرو یا جب
 تجیزہ تکفین سے فراغت ہوئی حسن بصری فی الفور آئے اور کہنے لگے اے عورت
 بیٹو ابھی جناب باری کو خواب میں دیکھا خدا نے مجھے فرمایا اے حسن تو اپنی اوس
 شخص کو میری رحمت سے نا امید کیا اور اوسکے پاس تو نہ گیا اور بیٹو اوس شخص

بخش دیا اور جنت میں اس کو لیکھا یہ حکایت صفوری نے تریبہ المجالس کے
 باب التوبہ میں لکھی ہے ہدایت اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب دریا سے
 رحمت اللہ تعالیٰ کا جوش کرتا ہے ہر گناہ جو ہوتا ہے اگرچہ وہ شخص نہایت مجرم تھا
 پر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور سبب اس کا یہ تھا کہ اس شخص کو وقت موت کے
 خوف ہوا بدن اس کا دہشت سے لرزا پس خدا تعالیٰ ہی اس کے گناہوں کو
 درگزر اسی واسطے چاہیے انسان کو کہ فقط اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد نہ کرے
 اس کی مغفرت پر تکیہ نہ کرے بلکہ اس کی قہاریت کو بھی دیکھے اور دل میں نہایت
 خوف کرے حکایت ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور بنوں نے جواب نہ دیا پس حضرت عمر نے یہ خبر حضرت
 ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کی اور شکایت عثمان کی سبب اس کو جو اپنے پیو
 کے ابو بکر سے کی تا ابو بکر عثمان کو نصیحت کر دین جواب سلام کی طرف اس کو
 ہدایت کر دین جب حضرت ابو بکر نے یہ شکایت سنی حضرت عثمان کو نصیحت
 کی یہ حکایت ملا علی قاری نے عین العلم کی شرح میں نقل کی ہے ہدایت
 اس سے معلوم ہوا کہ جواب دینا سلام کا ضرور ہو ورنہ حضرت عمر شکایت حضرت
 عثمان کی نہ کرتے اور ان کے جواب نہ دینے کو برا نہ جانتے اسی واسطے مسئلہ یہاں
 کہ سلام کرنا سنت مکرہ ہے لیکن جواب دینا سلام کا فرض کفایہ ہے یہاں تک
 کہ اگر محفل میں ایک شخص نے جواب دید یا سب کا ذمہ پاک ہو گیا نصیحت
 اس زمانے میں سلام کرنا بالکل متروک ہو گیا ہے طریقہ ہاتھ اٹھانے کا جائز
 ہو گیا ہے خصوصاً امیرون میں اور عورتوں میں کہ یہ امر سلام کا نہایت معیوب
 ہو گیا ہے اگر امیر کو کوئی شخص سلام کرے وہ امیر نہایت خفا ہوتا ہے بلکہ
 سلام کرنے والے کے سزا کا قصد رکھتا ہے اگر کوئی عورت کسی کو سلام علیک

عورتیں اور سپرہنستی ہیں بسبب سلام علیک کہنے کے اوس سے خفا ہوتے ہیں
 اور نہیں سمجھتے ہیں کہ امر دینے پر استہزاء کرنا اور اوسکو ناجیز سمجھنا کفر سے
 حکایت ملک شام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عامل نے لکھ بھیجا کہ
 ابو جندل یہاں ایک شخص دائم الخمر ہے اس نیت سے کہ حضرت عمر اوسکو نصیحت
 کر دیں جب عمر نے یہ شکایت سنی ابو جندل کو خط میں نہایت تنبیہ کی اور آیت لکھی
 بسم الله الرحمن الرحيم حرمتنزل الكتاب من الله العزيز العليم غافر
 الذنب وقابل التوب شديد العقاب ذي الطول جب ابو جندل نے یہ
 آیت پڑھی اپنے فعل پر نادم ہوا اور خمر کے استعمال سے توبہ کیا یہ حکایت
 غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاذکار المخصوصة للغيبة میں لکھی ہے حکایت
 جسوقت خبر مقتول ہوئے حضرت زید بن حارثہ اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ
 کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو پوچھی آپ کو نہایت غم ہوا
 اور اصحاب اجلہ کی شہادت سے نہایت الم ہوا آپ مسجد میں غلین بیٹھ گئے
 کہ ایک شخص نے آئے حضرت جعفر کی عورتوں کا عیب بیان کیا اور یہ مضمون
 بیان کیا کہ وہ سب واویلا کر رہی ہیں اس نیت سے کہ حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منع فرما دیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی
 آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی اوسی شخص سے آپ نے فرمایا جعفر کی عورتوں کو
 نوحے کے رو کو پہرہ و شخص آ یا اور کہنے لگا کہ میرا کہنا عورتیں نہیں باتی ہیں پہرہ
 حکم فرمایا کہ انکو پہرہ منع کر دے میری مرتبہ وہ شخص آ یا اور وہی مضمون ادا کیا پس
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ عورتیں کہنے سے
 نہیں رکتی ہیں انکے مومنوں میں مٹی ڈال دو روایت کیا ہے اسکو بخاری نے
 بیان کیا ہے ابنمازین پدایت اس سے معلوم ہوا کہ میت پر نوحہ کرنا بہت منع ہے

کیونکہ جسوقت انسان مر گیا ہلاکت میں پڑ گیا نہایت ندامت اور سکو حاصل ہوئے
 عمر کی ضائع کرنے پر اور سکو حسرت ہوئی پس اسوقت ایسے کام کرنا چاہیے کہ
 اس میت کو نفع ہو دے اور رونے سے اسوقت کچھ فائدہ نہیں کیونکہ مردہ
 زندہ ہوتا نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ لوگوں کے رونے سے
 مردے کو عذاب ہوتا ہے اور نوحہ کرنے میں بی صبری ظاہر ہوتی ہے انسان کے
 بی عقلی سمجھی جاتی ہے آسیوا سطرے جب کوئی شخص مر جاتا ہے اور لوگ رونا شروع
 کرتے ہیں حضرت عزرائیل اگر کے دروازے پر کھڑے ہو کے کہتے ہیں آے لوگو
 تم کیون رو تے ہو مرنے اسپر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا بلکہ جب اسکا وقت معین آیا
 مرنے اسکی روح کو قبض کیا نصیحت اہل زمانہ رونے میں پاک نہیں کرتے ہیں
 بعد مرنے کسی شخص کے خوب چیختے ہیں خصوصاً عورتیں کہ بیان انکا بیان سے
 باہر ہے اور تعجب ہے مردوں سے کہ عورتوں کے نوحے کو منع نہیں کرتے ہیں بلکہ خود بھی
 شریک نوحہ ہوتے ہیں مثل عورتوں کے بیتاب ہوتے ہیں مانند بچوں کے ماہی
 بے آب ہوتے ہیں میت کے پلنگ کے پاس بیٹھ کے ایسا روتے ہیں کہ گویا عورتوں
 کے کان کاٹے ہیں اور اگر کوئی اونسے کہتا ہے کہ اسقدر نوحہ کیسا ہو خفا ہوتی ہیں
 اور کہتے ہیں کہ تمپر کوئی مصیبت نہیں پڑی ہے مشہور ہے قدر مصیبت آن کس
 واند کہ بمصیبت گرفتار آید اور نہیں سمجھتے ہیں کہ رونا آواز سے آیا شرع میں
 درست ہے یا نہیں لازم ہے لوگوں کو کہ جب کوئی شخص مرے آنکہ سے رو یا گون
 نوحہ نہ کیا کریں بلکہ عورتوں کو نوحے سے منع کیا کریں میت کو اسوقت کچھ
 ثواب بخشتا کریں اپنی اوقات کو صفت صنایع نہ کریں حکایت حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب حضرت ابوبکر سے ملاقات کرتے پہلے خود
 السلام علیکم کہتے ایک روز حضرت علی نے خلاف دستور کیا یعنی پہلو سلام نہیں کیا

بلکہ جب حضرت ابو بکر نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا یہ کیفیت کسی نے حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ہمیشہ علی ابو بکر پر سلام
 کرتے تھے آج جب ابو بکر سے ملاقات ہوئی علی نے سلام نہ کیا بلکہ جب ابو بکر نے
 سلام کیا انہوں نے جواب دیا یہ شکایت سنئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے حضرت علی کو بلایا اور سبب نہ سلام کرنے کا پوچھا حضرت علی نے
 بیان کیا کہ ہمیشہ میں سلام ابو بکر پر کرتا تھا رات کو خواب میں ایک باغ میں دیکھا
 لوگوں سے مینے پوچھا یہ باغ کسکے واسطے ہو کسی نے کہا یہ باغ اور سکولیکا جو
 مسلمان پر پہلے سلام کریگا پس اس واسطے مینے آج سلام حضرت ابو بکر پر نہ کیا تا خود
 وہ سلام کریں اور اس بلغ کی مستحی ہو وین یہ حکایت صفوری فی نزہۃ المجالس
 منتخب النفاہات کے باب السلام میں شرح صحیح بخاری ابن ابی جبرہ سے نقل کی ہے
 حکایت حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب نماز پڑھتے
 تھے بڑی سورت تلاوت کرتے تھے ایک روز ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت معاذ کی کی اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ
 حضرت معاذ نے ایک روز نماز میں سورہ بقرہ پڑھے مقتدیوں کو اس سے نہایت
 تکلیف ہوئی کیونکہ ہم لوگ کارباری ہیں اپنے ہاتھ سے کسب معیشت کرتے ہیں
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شکایت سنی حضرت معاذ کو نصیحت
 کی اور فرمایا ای معاذ تم فتن ہو لوگوں کو فتنے میں ڈالتے ہو جب نماز پڑھا کرو
 سورہ واللیل اور سج اسم ربک الاعلیٰ پر کفایت کیا کرو بہت طویل قرأت نہ کیا کرو
 روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے ابواب الامامۃ میں ہرایت اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ امام کو نماز میں قرأت طویل کرنا چاہیے کیونکہ بعض مقتدی بیمار ہوتے
 ہیں بعض ضعیف ہوتے ہیں قرأت کی تطویل سے انکو تکلیف ہوتی ہے اور

نماز میں کراہت ہو جاتی ہو لیکن جب قدر قرأت مسنون ہو اس سے کسی حتی الوسع بچاؤ
 پڑا اگر ضرورت ہو چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
 ایسا کیا ہو نصیحت اس زمانے کے لوگوں کی یہ عادت ہو کہ جب اکیلے نماز
 پڑھتے ہیں چنان اہتمام رکوع اور سجدہ اور قرآن کا نہیں کرتے ہیں صبح
 اور ظہر کی نماز میں والسماء ذات البروج والسماء والطارق وغیرہ پر اکتفا
 کرتے ہیں حالانکہ سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک صبح اور ظہر کی
 نماز میں مسنون ہو اور جب امام ہوتے ہیں قرأت کو بہت طویل دیتے ہیں
 یہاں تک کہ امر مسنون سے بھی استیجا و ذکر جاتے ہیں اور مقتدیوں کو تکلیف
 دیتی ہیں اگر مقتدی وہو پامین کھڑے ہوں اونکی طرف التفات نہیں کرتی
 ہیں قرأت طویل سے سروکار رکھتے ہیں لازم ہے ان لوگوں کو کہ اپنی افعال
 سے باز آئیں اور نماز میں قرأت مسنون کیا کریں یعنی صبح اور ظہر کی نماز میں
 سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک اور عصر اور عشا کی نماز میں والسماء
 سے اذا زلزلت تک اور مغرب کی نماز میں اذا زلزلت سے آخر تک جیسا کہ
 مسنون ہو پڑھا کریں لیکن اگر مقتدیوں کو اس سے تکلیف ہو اگر چہ وہ تین
 پڑھ لیا کریں حکایت اہل شام نے استعمال شراب کا شروع کیا بلکہ خمر کی
 حلت کا فتویٰ دیا اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو لیس علی الذین آمنوا و عملوا
 الصالحات جنات فی ما طعموا یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال نیک
 کرتے ہیں اونپر کچھ گناہ نہیں ہو کھائے ہیں جس چیز کو چاہیں استعمال کریں
 اور ادن دنون یزیدین ابی سفیان شام پر عامل تھے اور وہ ان کے حاکم تھے
 پس یزید نے اون لوگوں کی شکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھی یہی حضرت
 عمر نے اون لوگوں کو بلوایا اور اپنے اصحاب سے اونکی شان میں مشورہ لیا

اصحاب نے کہا یا عمران لوگوں پر توبہ کو پیش کیجیے اگر یہ لوگ تمہارے اسے کوڑی مارے اور حد شراب پینے کی جاری کیجیے اور اگر توبہ نہ کریں او کو قتل کیجیے چنانچہ حضرت عمرؓ نے اون لوگوں پر توبہ کو پیش کیا اور اون لوگوں نے اپنے اعتقاد سے توبہ کی نفل کیا تو اس حکایت کو ابو الیث سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے باب الحزمین حکایت حضرت عمرؓ کا ایک دوست تھا شام میں وہ مقیم تھا ایک شخص شام سے آئے حضرت عمرؓ نے اونسے اپنی دوست کا حال پوچھا وہ انہوں نے بیان کیا تمہارا دوست کبار میں مبتلا ہو یہاں تک کہ شراب میں مست رہتا ہی حضرت عمرؓ جب اپنی دوست کے حال سے مطلع ہوئے اوسکو ایک خط لکھا اور اوسمیں نہایت ڈرایا اور یہ آیت بھی اوسمیں درج کی جو تنزیل الکتاب آہ جب اوس شخص نے عمرؓ کے خط کو پڑھا بہت رویا اور کنا ہونے کی توبہ کی یہ حکایت احوال العلوم میں حقوق صحبت کی پانچویں حق کے بیان میں ہی درحقیقت کسی کا عیب بیان کرنا اور کسی کی غیبت کرنا اوس شخص کے سامنے جو منع کر نہیں سکتا اور اوس شخص کو اوس عیب سے روک نہیں سکتا درست نہیں ہے کیونکہ اس غیبت میں کچھ فائدہ نہیں ہے حکایت ایک شخص نے حجاج کو ابن سیرین کے روپر و ہڑا کہا ابن سیرین اوس شخص پر خفا ہوئے اور اوسکی غیبت سے ناراض ہوئے کیونکہ ابن سیرین اس بات پر قادر نہ تھے کہ حجاج کو نصیحت کرتے ہیں غیبت کرنا اوس شخص کا حجاج کے ہذا فائدہ ہوئی یہ حکایت انشاء اللہ تعالیٰ تیسری فرع میں مذکور ہوگی تیسری صورت راقم الحروف کہتا ہے اگر کوئی شخص کسی عیب میں مبتلا ہو اوسکا عیب بیان کرنا اور اوسکی غیبت کرنا کسی شخص کے سامنے اس نیت سے کہ جب وہ شخص سینگا کہ فلا نا شخص میرے عیب پر مطلع ہو گیا ہی خود بخود شرما کر اوس عیب کو چھوڑ دے درست ہے چنانچہ بعض حکایات سے بھی میضمون نکلتا ہے

حکایت ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے اپنے ہمسایہ کشکایت کی حضرت نے حکم صبر کا فرمایا پھر اس شخص نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہی مضمون ارشاد فرمایا جب قیسری مرتبہ اس شخص نے اپنے ہمسایہ کی غیبت کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا تو اپنا اسباب خانگی راہ میں ڈال دے جب اس حال کو تیرا ہمسایہ دیکھ گا خود بخود شرما کے تکلیف دینے سے رکے گا اس شخص نے اسباب اپنا راہ میں ڈال دیا راہ میں جو شخص چلتا تھا پوچھتا تھا اسباب تھے یہاں کیوں پہنیکا یہ شخص کہتا تھا مجھ کو میرے ہمسایہ نے تکلیف دی اس سبب سے میں نے اپنا اسباب گھر سے نکال دیا جب اس کی شکایت کی یہ خبر پونہچی حیا اس کو آئی خود اس شخص کے پاس آیا اور اپنا قصور معاف کرایا اور اس کے اسباب کو گھر میں لیگیا تکلیف نہ دینے کا وعدہ کیا نقل کیا ہی اس کو امام غزالی نے باب حقوق الجوار میں چوتھی صورت اگر کسی عالم یا مفتی کے سامنے مسئلہ پوچھنے کے واسطے اور مسئلے کی صورت بنانے کے واسطے کسی شخص کا عیب بیان کیا مضائقہ نہیں ہے مثلاً کسی عالم سے کہ فلاں شخص مجھ کو خرچ نہیں دیتا ہے یا میرا باپ مر گیا ہو اور فلاں شخص اس کا وصی ہے تمام مال و اسباب اپنے تصرف میں لاتا ہو مجھ کو ایک حصہ نہیں دیتا ہے یا فلاں مکان بکا ہو اور میں اس کا شفیع ہوں جو دوسری طلب کے فلاں شخص مجھ کو مکان نہیں دیتا ہے پس ایسی صورتوں میں کیا فتویٰ ہے یہ صورت احیاء العلوم اور نزہۃ المجالس منتخب التفاسل اور عین العلم اور سیرت احمدیہ اور مطالب المؤمنین اور شرح صحیح مسلم امام نووی اور رد المحتار شامیہ در مختار میں ہر حکایت حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی نے حضرت رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ابوسفیان کے غیبت کے او عرض کیا
 یا رسول اللہ ابوسفیان مرو بخیل ہو خراج دینے میں شگی کرتا ہو پس آپ اس
 باب میں کیا فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اگر
 تمکو ابوسفیان خراج نہیں دیتے ہیں تم بغیر انکی اطلاع کی ان کے مال سے
 بقدر حاجت خرچ لے لیا کرو روایت کیا ہوا اسکو بخاری نے کتاب النفقات میں
 حکایت الیہ عورت آئی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
 سے عرض کرنے لگی یا رسول اللہ مجھ کو میرے خاوند نے ایک طمانچہ مارا ہو پس اس
 صورت میں کیا مسئلہ ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا
 تو بھی اپنے خاوند کو ایک طمانچہ مارے اور بدلا اس سے لے لے لے الفود
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی الرجال قوامون علی النساء الخ یعنی مرد
 عورتوں سے فضیلت رکھتے ہیں خاوند عورت کو غیر حکومت رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ
 نے مردوں کو نہایت فضیلت عطا کی ہو اور خاوندوں نے اپنی جائیداد بھی
 حلال میں خرچ کی ہو پس عورت کو مرد سے بدلا لینا ناجائز روایت کیا ہوا اسکو
 ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہوا اسکو سیوطی نے درمنثور میں حکایت کو لوگ
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے
 کہ ہاؤ گج کی نیت سے اپنے گھر ولسی نکلی جہیزات الصفا میں پونچھے ہمارے
 ایک رفیق نے انتقال کیا بعد تجیز و تکفین کے جب ہم لوگوں نے ارادہ کیا
 کہ اسکو دفن کریں قبر میں دیکھا کہ ایک سانپ عظیم الشان بیٹھا ہوا ہے
 ہم لوگوں نے اس قبر کو چوڑے کے دوسرے مقام پر قبر کو دی اس قبر میں
 بھی وہی سانپ پڑا ہوا ہوا پھر ہلوگوں نے قیسری قبر کو دی اس میں بھی
 وہی سانپ عذاب کا ہوا یا حضرت پس ب کیا کریں اور اس شخص کو

کہاں دفن کریں حضرت ابن عباس نے خیال کیا یہ سانپ غضب آگئی ہے
بسیب اوسکے گناہوں کے اللہ تعالیٰ نے اوسپر مسلط کیا ہے اور فرمایا اون
لوگوں سے یہ سانپ جناب باری کی طرف سے اگر تم تمام زمین کو دوو گے ہر جگہ
اس سانپ کو پاؤ گے لازم ہے کہ کسی قبر میں اسکو دفن کر دو اور اوسکے واسطے
دعا و خیر کرو یہ حکایت تنبیہ الغافلین کے باب عزاب القبر میں ہو و قدیم ہے
اگرچہ معین کا نام لینا استغنے کی صورت میں درست ہو لیکن بہتر یہ ہو کہ نام کسی کا
نہ لیوے اور کسی شخص کو معین نہ کرے بلکہ سوال نامہ فرستے کہ
حکایت حضرت عویم رضی اللہ عنہ کو اپنی بی بی پر شہ زنا کا ہوا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں فتویٰ پوچھنے کا ارادہ
ہوا لیکن اپنی بی بی کی غیبت نہ کی بلکہ عرض کیا یا حضرت اگر کوئی شخص اپنی
بی بی کو کسی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھے اس صورت میں کیا کرے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ قصہ عویم کی بی بی کا
ہو پس آپ نے فرمایا اے عویم اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم کیا قرآن میں یہ
مضمون سورہ نور میں نازل کیا تم اپنی بی بی کو حاضر کرو اور لعان کر لو
حضرت عویم اور اون کی بی بی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حکم رسول اللہ و اون میں لعان ہوا یہ آلہ
تفصیل لعان کے کتب فقہ میں مذکور ہے روایت کیا ہو اس قصہ کو مالک و
سوطا کی کتاب اللعان میں پانچوں صورت راقم الحروف کتاب
لوگوں کے اوصاف قبیحہ کو بیان کرنا اور انکے اعمال شنیعہ کو بیان کرنا کسی
عالم یا زاہد یا نبی یا امام کے سامنے درست ہو اس عرض سے کہ یہ عالم یا نبی
اوس شخص کی شان میں کچھ ارشاد فرماوین جس طرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لوگوں کے یہ صفات کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور
 میں بیان کرتے تھے اور کبھی بُرائیاں بھی عیان کرتے تھے لیکن ان کو غرض
 اس بیان سے مسلمان کی ذلت نہیں ہوتی تھی کسی بہائی کی منقصدت منظور
 نہیں ہوتی تھی بلکہ صحابہ کا اس بیان سے مطلب یہ تھا کہ شاید حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس معصوم کو سنے اور اس شخص کا حال بیان کریں
 پہلوگوں کو بھی خبردار کریں حکایت ایک روز صحابہ نے ایک عورت کا
 ذکر کیا کہ وہ عورت بہت بخیل ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
 نے اگر اوس میں صفت بخل کی ہو وہ جہنمی ہے **۵** بخیل اور بوزا ہد بچر و برہ
 ہر شے نباشد بچم خبر نہ اس حکایت کو امام غزالی نے کتاب النیۃ میں
 نقل کیا ہے حکایت ایک جنازہ گذرا صحابہ نے اوسکی تعریف کی پس فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وجبت پسترد و سرا جنازہ گذرا
 صحابہ نے اوسکی بدی کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا
 وجبت پس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ نے دونوں مرتبہ کلمہ وجبت کا ارشاد فرمایا لیکن اوسکا مطلب نہ فرمایا پس
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تم لوگوں نے اول میت کی
 تعریف کی اوسپر جنبت واجب ہو گئی اور دوسرے میت کی بدی تنہ عیان کی
 اوسپر دوزخ واجب ہو گئی کیونکہ تم لوگ اللہ کی طرف سے گواہ ہو چکے تعریف
 کرو گے معلوم ہو گا کہ وہ جہنمی ہے اور جبکہ بدی کرو گے ظاہر ہو گا کہ وہ جہنمی ہے
 روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ قزوینی فی ابواب الجنائز میں و فیست اس
 مقام میں ایک شک ہوتا ہے وہ یہ کہ غیبت مردے کی حرام ہے چنانچہ اسکی تفصیل
 سابقہ گذر چکی کیونکہ بعد مردن کسیکو معلوم نہیں ہے کہ مرحوم ہے یا ملعون ہے

چنانچہ شتمہ اسکا ترقیم ہو چکا اور تفصیل اسکی آتی ہو پس صحابہ نے مروون کی غیبت کیسی کی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ غیبت سنکے خاموشی کیون کی اس شک کو جواب میں لوگ غلطان پہچان ہو گئے ہیں اور فکر کرتے کرتے پہچان گئے ہیں جامع صغیر نے حدیث البشیر المذیر کی شرح میں علامہ عزیزی لکھنے ہیں کہ صحیح جواب یہ ہو کہ جسکی بُرائی صحابہ نے بیان کی حالت زندگی میں وہ فاسقون سے ہو گا اسواسطے صحابہ نے بعد مرگ اوسکے غیبت کی کیونکہ غیبت فاسق کی درست ہو راقم الحروف کہتا ہوں اس جواب کی صحت میں کلام ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ اوس میت کا جسکی بُرائی صحابہ نے بیان کی تھی فاسق ہونا یہ تصریح ثابت نہیں ہو پس اس جواب میں مرتبہ یقین حاصل نہیں ہو دوسرے یہ کہ کل اموات کی غیبت حرام ہو خواہ زندگی کی حالت میں فاسق ہوں یا زائد ہوں فاسقون کی غیبت کرنا اور اونکے عیوب بیان کرنا اور اون کے انواع عذاب کو عیان کرنا بعد مرنے کے لوگوں کے ڈراتے سکے واسطے درست ہو چنانچہ اسکی تفصیل آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور صحابہ کو اوس میت کے بُرائی بیان کرنے سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور میں کسیکو ڈرانا منظور نہ تھا پس غیبت اوسکی کیونکہ درست ہو راقم الحروف کہتا ہوں صحیح جواب یہ ہو کہ یہ غیبت صحابہ کے بہ نیت ذلت اوس میت کے نہ تھی بلکہ عرض صحابہ کی اس غیبت سے یہ تھی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اسباب میں کچھ ارشاد فرماویں اسواسطے یہ غیبت درست ہوئی واللہ اعلم بالصواب فتحندہ ام الكتاب حکایت ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلان عورت نماز بہت پڑھتی ہو روزہ بہت رکعتی ہو مگر اپنے ہمسایوں کو تکلیف بہت دیتی ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہ عورت دو روزہ

پہر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ فلا فی عورت ہر طرح کی عبادت کرتی ہو اور
 ہمسایوں کو تکلیف بھی نہیں دیتی ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے وہ عورت جنتی ہو روایت کیا ہو اسکو احمد بن حنبل نے اور نقل کیا ہو اسکو
 مشکوٰۃ المصابیح کے باب الشفقة علی الخلق میں خطیب تبریزی نے ذمیت
 بعضوں کا مذہب ہے کہ غیبت کرنا کسی شخص کے امور دینیہ میں اور کسی کے عیوب
 بیان کرنا باب دین میں مضائقہ نہیں رکھتا ہو کیونکہ صحابہ نے ہی غیبت لوگوں
 کے اعمال میں کی ہو لوگوں کی صفت بد ظاہر کی ہو چنانچہ احادیث مذکور ہوئی
 ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ غیبت کرنا امور دینیہ میں اگر کسی فائدے سے ہو درست
 ہو جیسا کہ صحابہ نے غیبت کی ہو ورنہ درست نہیں ہو واللہ اعلم حیثی صورت
 جو شخص فاسق ملعون ہو یعنی آشکارا گناہ کرتا ہو مثلاً ناز نہ پڑھتا ہو یا لوگوں پر
 ظلم کرتا ہو یا زنا کرتا ہو یا عادت روزہ چھوڑنے کی رکھتا ہو اسکی غیبت بدعت
 اور کسے ذلت کو درست ہو اسی واسطے زہاد اور علما و سلاطین جو ظالم ہوتے تھے
 انکی غیبت کیا کرتے تھے چنانچہ حکایتوں سے معلوم ہو گا یہ صورت نثرۃ الجالس
 منتخب النفائس اور المختار اور شرح صحیح مسلم نووی اور سیرت احمد یہ اور
 تنبیہ الغافلین میں ہر ارشاد سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ثلاثۃ لیست
 لہم حنیۃ کلام النجاشی والفاسق المعلن بفسقہ والمتباعد الذی یدعی الناس
 الی بدعۃ یعنی تین شخصوں کی غیبت درست ہو ایک وہ شخص جو امام ظالم ہو دوسرا
 وہ شخص جو گناہوں میں آشکارا مبتلا رہتا ہو تیسرا وہ شخص جو بدعت میں مبتلا
 ہو اور لوگوں کو بدعت سکھاتا ہو نقل کیا ہو اسکو سیوطی نے در منثور میں بھی
 سے ارشاد حسن البصری فرماتے ہیں ثلاثۃ لا غیۃ لہم صاحب الہوی
 والفاسق المعلن بفسقہ والامام النجاشی یعنی تین شخصوں کی غیبت جائز ہے

ایک جو شخص اپنے نفس کا متبع ہو تب متبع ہو تو فاسق ملعون تیسرا سلطان علی لم نقل کیا ہوا سبکو
غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاغذار المرفوعة للغیبة میں ارشاد فرمایا **وَقِيلَ لَوِ الشَّاهِدُ**
فرماتے ہیں الغیبة علی اربعة اوجہ فی وجہ ہی کفر و هو ان یعتاب المسلم
فقیل لا لا تغیب فیقول لیس هذا الغیبة وانا صادق فی ذلك فقد استحل
ما حرم الله ومن استحل ما حرم الله فقد کفر **اما الوجه الاول** فہو ان یعتاب انسانا فلا
یسمیه عند من یعرف انه یرید بہ فلا فہو یعتابہ و یری من نفسہ انہ متوہم
واما الوجه الذی ہو عا ص فہو ان یعتاب انسانا و یمیہ یعلم انہا معصیۃ
فہو عا ص و علیہ التوبۃ **والرابع** ان یعتاب فاسقا معلنا بفسقہ **اوجہ**
بدعۃ فہو ما جوہر لا ینفک عنہ و ان منہ اذا عرفوا حالہ یعنی غیبت چار قسم
ہو پہلی قسم یہ کہ انسان غیبت کرے اور چہاوس سے کوئی شخص کہو کہ غیبت نہ کر
کہو کہ یہ غیبت انہیں میں اوس شخص کے عیوب سے بیان کرتا ہوں پس اس
صورت میں غیبت کرنیوالا کافر ہو جاتا ہو کیونکہ حرام کو حلال کہنا کفر ہے دوسرے قسم
یہ کہ انسان غیبت کرے ایک شخص کی اور اوسکا نام نہ لیوے لیکن سامعین
سمجھ جاتے ہوں کہ یہ فلان شخص کی غیبت کر رہا ہو پس اس صورت میں غیبت
کرنیوالا سنا فوق ہو کیونکہ ظاہر میں غیبت سے بچتا ہے اور اوس شخص کا نام
نہیں لیتا ہو لیکن حقیقت میں غیبت میں مبتلا ہو تیسرے قسم یہ کہ کسی کی غیبت
کرے اور نام کی بھی تعین کرے اور غیبت کے بدی سے بھی واقف ہے پس
اس صورت میں وہ شخص گنہگار ہو گا چوتھی قسم یہ کہ کسی فاسق کی غیبت کرے
پس اس صورت میں غیبت کرنیوالے کو ثواب ہو گا کیونکہ جب لوگ اس غیبت
کو سنیگے اوس فاسق سے پرہیز کریں گے **وقیستہ** راقم السطور غفرۃ الغفور لکتابہ
کہ غیبت فاسق ملعون کی درست ہونیکلی سمرقندی نے یہ وجہ لکھی ہے کہ

فاسق کی غیبت سے لوگ ڈریں گے اور اسکی محبت سے بچیں گے اسواسطے غیبت
 درست ہی لیکن یہ وجہ تام نہیں ہے کیونکہ جو فاسق معین کہ اس کے احوال سے
 سب واقف ہوں اور اس سے لوگ ڈرتے ہوں اسکی غیبت بھی درست ہی
 حالانکہ اس غیبت سے وہ فائدہ نہیں ہی بلکہ فاسق کی غیبت درست ہونیکے
 دو وجہ ہیں پہلی وجہ ایک یہ کہ شاید بسبب غیبت کے فاسق اپنی اعمال سے
 باز آئے اور جب سنے کہ ہکو لوگ مجلسوں میں پڑا کہا کرتے ہیں شاید اسکو حیا آئی
 اسیواسطے جو شخص فاسق ہو اس پر السلام علیکم کرنا مکروہ ہے چنانچہ یہ مسئلہ کتب
 فقہ میں موجود ہے تا اس فاسق کو تنبیہ ہو اپنے افعال سے نفرت ہو دوسری وجہ
 یہ کہ فاسق معین کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ عزت نہیں ہے اسیواسطے وارد ہوا ہے
 حدیث اذا ملح الفاسق غضب الرب تعالیٰ یعنی جب کوئی شخص فاسق کی
 تعریف کرے اللہ تعالیٰ اس تعریف سے بہت خفا ہوتا ہے اور دیر یا غیبت جوش
 کرتا ہے روایت کیا ہے اسکو بہت سے نقل کیا ہے اسکو مشکوٰۃ المصابیح کے باب
 حفظ اللسان میں پس بندوں کو یہی اسکی عزت نہ کرنا چاہیے لیکن نہ اسطرح ہی
 کہ شرع سے قدم بڑھ جاوے بلکہ اسطرح سے کہ شرع میں قدم ثابت رہے اسیواسطے
 صحابہ منافقین اور کافریں کے عیوب بیان کیا کرتی تھی اور علمای حق سلاطین کی
 کچھ عزت نہیں سمجھتے تھے واللہ اعلم بالصواب حکایت ہارون رشید علماء
 سے نہایت محبت رکھتے اور علمائے اسے بہت محبت رکھتے تھے جب ہارون خلیفہ
 ہوئے سب علماء مبارکباد دی کے واسطے آئی مگر سفیان بن سعید المنذر الثوری
 نہ آئے پس ہارون نے ایک خط ثوری کو لکھا اور اس میں یہ مضمون درج کیا کہ اے
 سفیان میں نے تم سے دوستی کی تھی اب تک بیخوفی کی رہی نہیں توڑی کر
 میں سلطان نہ ہوتا مہتا رہے پاس آتا اور جب میں سلطان ہوا سب لوگ میرے

پاس آئے مگر تم نہ آئے اسی سفیان بنی بیت المال کو کہولا اور سب کو مال یا اور
 بین تمہارا بہت مشتاق ہوں فی الفور تم قصداً اس طرف کا کرو اور میرے پاس
 آؤ فقط ہارون نے یہ خط لکھ کے عباد طالقانے کو دیا اور سفیان کی طرف
 بجانب کو فر روانہ کیا جب عباد کو نے بین پونچے اور سفیان کی مسجد کی کو فہم
 تھی سامنے آئی سفیان نماز پڑھنے لگے عباد نے ہارون کے خط کو سفیان کے
 سامنے دیکھ دیا جب سفیان نے سلام پیرا اوس خط کی کچھ عزت نہ کی ماروا
 سلطنت کی کچھ حقیقت نہ سمجھی لوگوں سے کہا یہ خط ہارون ظالم کا کیا ہو میں
 اسکو ہاتھ نہ لگاؤنگا اپنے ہاتھ کو اس خط کے چوڑے سے خراب نہ کروں گا
 تم لوگ اس خط کو کہو لو اور مطلب و سکا محکومناؤ لوگوں نے خط کہو لا اور سفیان
 کو مطلب پر مطلع کیا پس سفیان نے کہا اسکا جواب اسی خط کے پشت پر لکھ دو
 لوگوں نے کہا یا سفیان ہارون سلطان ہو اسکے واسطے علیہ خط لکھنا بہتر ہی
 سفیان نے کہا اوس ظالم کی خط کا جواب اوس کا غر پر لکھو پسچ مضمون اوس
 لکھو یا اسی ہارون مینے رشتہ الفت کو توڑا اور تیری محبت سے سو نہ موڑا تو نے
 بیت المال کا مال مصرف میں خرچ نہیں کیا مال کو ضائع کیا قیامت کے روز
 ہم اسکی گواہی جناب باری کے سامنے دینگے اور تیری حقیقت کہو دینگے اسی
 ہارون تو نے علما کی صحبت چھوڑی ایمان کی لذت غارت کی سلطنت کو تو نے
 اختیار کیا وبال عظیم کو اپنی گردن پر لیا آئے ہارون تو تخت پر بیٹھا ریشمی لباس کا
 استعمال شروع کیا ظالم ہونے سے راضی ہوا بلکہ ظالموں کا امام ہوا آئے ہارون
 کیا حال ہوگا تیرا جب حق والے قیامت میں تیرے دامن گیر ہوگی تیری نیکیاں
 لینگے اپنی بدیاں عجبکہ دینگے اسی ہارون یہ وصیت یاد رکھ خدا سے خوف رکھ
 اسی ہارون اب تو محکوم خط نہ لکھنا ہرگز سیری ملاقات کا خیال نہ کرنا خط سفیان

یہ مطلب ہارون کو حظ کی پشت پر لکھوا کے عباد کو دیدیا اور عباد کو اوس خط کو دے دیا کہ
 پوچھا یا ہارون کو اوس خط کو دیکھو سے نہایت خوف ہوا اور تادم و پسینہ خط اوس کے پاس
 رہا یہ حکایت غزالی نے باب امرا و المرار بالمعروف میں لکھی ہے حکایت
 ابو الدنیا نے طائوس سے روایت کی ہے کہ میں ایک روز حجاج کے پاس بیٹھا
 تھا کہ ایک شخص نے لپیک زور سے کہا حجاج نے کو گوئیہ حکم کیا اس شخص کو حاضر
 کرو جب وہ شخص آیا حجاج نے کہا امی شخص تیرا وطن کہاں ہے او سنے کہا میرا
 مسکن من معدن ایمان ہے حجاج نے پوچھا امی شخص میں کے حاکم محمد بن یوسف کو
 کہ میرا بہائی ہے تو نے کس حال پر چھوڑا او سنے کہا محمد بن یوسف مرد جسیم تھا
 ریشمی لباس کا استعمال کرتا تھا جب میں سو نکلتا تھا وہ اپنی عادت ریشمی کپڑوں
 کی رکھتا تھا حجاج نے کہا امی شخص میں محمد بن یوسف کے لباس و بدن اور
 صورت کا حال نہیں پوچھتا ہوں بلکہ اوس کے خصلتوں سے استفسار کرتا ہوں پس
 اوس شخص نے کچھ خوف نہ کیا اور ضمانت صاف کہنے لگا کہ امی حجاج محمد بن یوسف
 کی خصلت یہ تھی کہ مسلمانوں پر نہایت ظلم کرتا تھا اپنی مولیٰ کی مخالفت کرتا تھا ایشیوں
 کی اطاعت کرتا تھا یہ سنے حجاج خفا ہوا اور کہنے لگا امی شخص کیا تو نہیں جانتا ہے
 کہ میرے نزدیک مرتبہ محمد بن یوسف کا کیا ہے کہ وہ میرا بہائی ہے یعنی باوجودیکہ میں
 موجود ہوں میرے سامنے کیسے میرے بہائی کی عیوب تو بیان کرتا ہے پس اس
 شخص نے کہا امی حجاج میرا ربہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زائد ہے محمد بن یوسف کو
 مرتبے سے قریبے نزدیک کیونکہ میں حجاج سے ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و علی آلہ وسلم کا پیرو ہوں جب یہ کلام بی باکی کا حجاج نے سنا چپ ہو رہا تھا اس
 کہنے میں جب کہ وہ شخص حجاج کے گھر سے باہر نکلا میں ہی اوس کے ساتھ ہوا اور
 بیٹے اوس سے کہا امی شخص میں تجھے دوستی چاہتا ہوں اور مصاحبت کی آرزو

رکھتا ہوں اس شخص نے کہا ای طائوس تمہاری بزرگی میرے نزدیک کچھ نہیں ہے
 کیونکہ تم ابھی سلطان کی پہلو میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے بیٹے کہا ای شخص
 حجاج چونکہ سلطان زبردست تھا اور اس نے مجھ کو طلب کیا لاچار مجھ کو جانا ضرور
 ہوا اس شخص نے کہا ای طائوس کیون نہیں تھے نصیحت حجاج کو کی اور انکو
 تعلیم کیون نہیں کی کیا ضرورت تھی اسکی کہ تم ہی اس کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھے
 اور آرام لینے لگے یہ حکایت میری نے حیوۃ الحیوان میں طائوس کے ذکر میں
 بیان کی ہے **وقیقت غیبت فاسق** کی فقط امور دین میں درست ہے مثلاً
 اس امر کا تذکرہ کرنا کہ وہ شخص نماز کا تارک ہو یا روزہ نہیں رکھتا ہو یا لوگوں کی
 غیبتیں کیا کرتا ہو یا لوگوں کو قتل کرتا ہو یا زنا کرتا ہو وغیرہ لک اور عیوب فاسق
 کے بیان کرنا بدن کے یا لباس کے یا صورت کے درست نہیں ہے کیونکہ یہ صفات
 اسکو اختیار ہی نہیں ہیں پس اس میں غیبت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے چنانچہ تصریح
 اسکی **نثر بہ المجالس** اور **سیرۃ احمدیہ** وغیرہ میں بھی موجود ہے **ساتوین صورت**
 اگر کسی شخص کے سبب سے کسی کو ضرر پہنچا ہو اور وہ شخص اس ضرر سے واقف
 نہ ہو پس ایسی شخص کی غیبت کرنا درست ہے تا اس کے سبب سے لوگوں کو ضرر نہ ہو
 مسلمانوں کو مصرت نہ ہو یہ صورت احیاء العلوم اور **نثر بہ المجالس** اور **سیرۃ احمدیہ**
 اور **عین العلم** اور **تنبیہ الغافلین** اور **مطالب المؤمنین** اور **در مختار** اور **شرح صحیح مسلم**
 میں ہے **وقیقتہ** اس صورت میں کئی مثالیں ہیں پہلی مثال اگر کوئی شخص
 قاجر ہو پوشیدہ پوشیدہ عیوب میں مبتلا ہو اور اس سے کوئی عالم یا کوئی زاہد
 صحبت رکھتا ہو اور خوف اس امر کا ہو کہ اگر یہ عالم اس شخص کے عیوب سے مطلع
 ہوگا خود بھی خراب ہو جائیگا پس اس شخص کے عیوب پر لوگوں کو مطلع کرنا اس
 نیت سے کہ لوگ اس سے ڈریں اور اسکی صحبت سے بچیں درست ہے **اسی واسطے**

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھی لوگوں کی شکایت کی ہو
بہشت و نیر لعنت کی ہو تا لوگ اس کے عیبوں سے واقف ہو دین اور اوسکی صحبت
سے اجتناب کریں حدیث فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
اترعبون عن ذکر الفاجر بافیہ اھتکوا حتی یعرفہ الناس اذکر وہ بھافیہ
حتی یحذرہ الناس یعنی کیا تم لوگ بچتے ہو فاجر کے ذکر کرنے سے جو شق کرنا ہو
اوسکو لوگوں کے سامنے ذلیل کرو اور اوسکے عیوب بیان کرو تا لوگ اوس سے ڈریں
تقل کیا ہو اسکو غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاذکار المخصوصۃ للفتیۃ میں یہ حدیث
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذکر والفاستق بافیہ یہ حدیث نکاح
تہیئہ ذکر کرو تم فاسق کے عیبوں کو تا لوگ اوس سے ڈریں یہ حدیث جو اہل تفسیر
میں اور مذہب الہیاس مفتیہ الفاسق کے کتاب الفیتہ میں مذہب سے منقول ہو
دوسری مثال اگر کوئی شخص لوگوں کو تکلیف دیتا ہو اوسکی تکلیف دین کو ظاہر
کرنا کہ فلان شخص لوگوں کو مارا کرتا ہو یا فلان شخص دو آدمیوں میں جھگڑی
کر کے فساد کرتا ہو درست ہو اسے باطل کو لازم ہے کہ جب کوئی شخص
اوس سے غلام یا لونڈی خریدی جو عیب ہو اوسکو ظاہر کر دے تا مشتری مطلع
ہو جائے اور آخر الامر میں تکلیف نہ اوٹھائی حکایت فاطمہ بنت قیس کو
جب ابو عمرو بن حفص نے طلاق دیا حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم
نے پیغام نکاح کا بھیجا فاطمہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
سے عرض کیا حضرت نے فرمایا معاویہ فقیر ہیں اونکے ساتھ نکاح نہ کرو اور
ابو جہم عورتوں کو مارتا ہو چڑی کو اپنے کندھوں سے نہیں اتارتا ہو بلکہ غلام
بن زید کے ساتھ نکاح کر دے حکایت جو اہل تفسیر میں مذکور ہے حکایت
ایک شخص نے غلام کو کسی کے ہاتھ بیچنے لگا اور وقت بیچنے کے خریدار سو کہہ دیا

کہ اس غلام میں کچھ عیب نہیں ہو مگر یہ کہ چغلوں ہی خریدار نے کہا کچھ مصلحت نہیں ہے
جب خریدار نے اس غلام کو خرید لیا اس غلام نے جہاں فساد کا پہلا یا اور
اپنے مولیٰ کی بی بی سے جا کے کہہ دیا کہ تیرا خاوند تجھے محبت نہیں رکھتا ہے
بلکہ چاہتا ہے کہ دوسری عورت کو لاوے اسکی دوا یہ ہے کہ جب تیرا خاوند سووی
تو اوستر لیکے اسکی گدی کے بال مونڈنا اگر ایسا تو کرگی البتہ تیرا خاوند تجکو دوست
رکھیکا اور تجھے محبت رکھیکا اور اپنے مولیٰ سے جا کے کہا کہ تمہاری بی بی چاہتی
ہے کہ تمکو بیچ کر ڈالے استرے سے تیری گردن کاٹ ڈالی ایک روز مولیٰ ظاہر
میں سویا آنکھوں کو بند کر لیا وہ عورت موافق غلام کے کہنے کے استر لائی خاوند
نے آنکھ کھولی دیکھا اور سمجھا کہ واقعی یہ عورت مجکو بیچ کرنے آتی ہے پس اس
عورت کو فی الفور قتل کر ڈالا جب یہ خبر عورت کے وارثوں کو پہنچی
اونہوں نے اس شخص کو بھی مار ڈالا اور بسبب اس غلام کے چغلوں کی یہ فساد
عظیم واقع ہو گیا یہ حکایت احیاء العلوم کے کتاب النہیمین ہی تیسری مثال
جب کوئی مقدمہ قاضی کے سامنے دائر ہو وی اور مدعی اپنے دعوے کے
اثبات کے واسطے گواہ لاوی اگر مدعی علیہ گواہوں کے عیوب معلوم ہو دیں
اور اونکا جھوٹا ہونا معلوم ہووے اون گواہوں کے کذب کو ظاہر کر دے
تا مقدمہ خلاف واقع فیصل نہوجاوے واللہ اعلم و قیقہ اگر کوئی شخص
پوشیدہ پوشیدہ گناہوں میں مبتلا ہو ہر طرح کا فسق و فجور کرتا ہو لیکن اسکو
گناہوں سے کسی کو مضر نہیں ہوتا ہو پس اسکی غیبت درست نہیں ہے اور اسکو
عیب ظاہر کرنا اور لوگوں کو اسپر مطلع کرنا جائز نہیں ہے بلکہ جو شخص کسی کے
عیب کو مشتہر کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اسکو عیوب پر لوگوں کو مطلع کر دیتا ہے
اسی واسطے جو شخص عادت عیب کہنے کی رکھتا ہو ہمیشہ لوگوں کی غیبت کرتا ہو

اوس سے دوستی نہ کرنا چاہیے اور اوس سے مصاحبت نہ کرنا چاہیے اور شاو
 بعض کا برکات قول ہو کہ لا تصحب من الناس الا من یکتف سرایہ و یتربعیہ
 فان لم تجده فلا تصحب الا لنفسک یعنی نہ صحبت کر کسی کے ساتھ مگر اوس شخص
 کے ساتھ جو تیرا عیب چپا دے اور تیرے اسرار کو ظاہر نہ کرے اور اگر ایسا شخص
 نہ ملے پس کسی سے صحبت نہ کر بلکہ اپنی نفس سے رفاقت کر نقل کیا ہے کہ اوجاہ العیون
 میں باب الصفات المشروطہ للصحبۃ میں ارشاد وزید بن اسلم فرماتے ہیں
 انما الخبیۃ لمن لم یعلن بالمعاصی یعنی جو شخص عیوب آشکارا نہ کرتا ہو بلکہ پوشیدہ
 گناہوں میں مبتلا رہتا ہو اور اسکی التبت غیبیت ہوگی اور اگر آشکارا عیوب میں
 کوئی شخص ڈوبا رہتا ہو اور اسکی غیبیت غیبیت نہ ہوگی نقل کیا ہے اسکو درمنثور میں
 حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من ستر عورتا خبیۃ
 المسلم ستر اللہ عورتا یدوم القیامۃ ومن کشف عورتا خبیۃ المؤمن کشف اللہ
 عورتہ حتی یفتضح بها فی بیتہ یعنی جو شخص مسلمان بہائی کی عیون کو چپا دے گا
 خدا تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیون کو ہی چپا دے گا اور جو شخص مسلمان
 بہائی کی پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرے گا خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کو ہی
 کھولے گا نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس کو باب الاحسان الی الیتیم میں حدیث
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یستر عید عبد فی الدنیا
 الا سترہ اللہ یوم القیامۃ یعنی نہیں چپا دے گا کوئی بندہ اللہ کا کسی کو عیب کو
 مگر اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو ہی چپا دے گا روایت کیا ہے اسکو مسلم فی باب العیون
 آٹھویں صورت بی حیا کی غیبیت درست ہے یعنی جو شخص ظاہر میں ہر طرح کے
 عیوب نہیں مبتلا رہتا ہے اور اگر اسکو کوئی بد کے کچھہ التفات نہیں کرتا ہے
 حیا اس کے پاس نہیں آتی ہر شے اس سے کو سوئے بہا لگتی ہے

کہتے ہیں نیست ہی او کی حالت و اگر کرے کوئی کب سڑ پر نما

اسی واسطے صحابہ قاتلان حسین علیہ السلام کے غیبت کرتے تھے اور اوپر
طعن کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بی حیاتی ابنو عبید کو ہنر سمجھتے تھے
یہ صورت احبار العلوم اور عین العلم اور سیرۃ احمدیہ اور در مختار اور رد المحتار
اور مطالب المؤمنین میں ہر حدیث من القی جلیباب الحیاء فلا خبیۃ لہ
یعنی جو شخص حیا کے پردے کو ڈال دے نقاب شرم کو اپنے مونہ سے اٹھائی
اوسکی غیبت درست ہو روایت کیا ہے اسکو ابو الشیخ نے اور نقل کیا ہے اسکو
ملا علی قاری نے شرح عین العلم میں ارشاد سعدی فرماتے ہیں تین
شخصوں کی غیبت درست ہو ایک بے حیا و دین سے سلطان ظالم قسیر سچو وہ شخص
جو پوشیدہ عیوب میں مبتلا رہتا ہے اور لوگوں کو ضرر پہنچاتا ہے

چو زین درگذشتی چهارم خطاست
کز و بر دل خلق سینے گزند
مگر خلق با شنید از و بر مذله
که خود سے درد پرده خویشین
که او سے در افتد بگردن بچا
ز فعل پیش سرچہ دانی بگویی

کس را شنیدم که غیبت روایت
 بکند با دشمنی و ملامت پسند
 حلال است از نقل کردن خبر
 دوم پرن بر بچیا لے متن
 زخو منشی مدارے برادر گناه
 سوم کثر تر از وی نار است خوی

حکایت بعد شہادت امام حسین کے ایک روز ایک شخص عراقی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مجھڑ کے خون کا مسئلہ پوچھا یہ نے اگر کپڑے میں مجھڑ کا خون لگ جاوے تو اس کپڑے سے درست ہو یا نہیں پس حضرت ابن عمر نے قاتلان حسین پر طعن کر کے فرمایا کہ اللہ اکبر یہ عراقی مسقدر شقی ہو گوی کہ خون مجھڑ سے احتیاط کرتے ہیں اور امام کو انہیں عراقیوں نے شہید کیا اور وقت

احتیاط کو دخل نہ دیا روایت کیا ہو اسکو ترمذی نے مناقب حنین میں نوین
 صورت غیبت کرنا بہ نیت ذلت مسلمان کو بلکہ بطور افسوس کے درست ہی
 یہ صورت خزانة الروایات اور تنویر الالبصار اور روالختار اور سیرۃ احمدیہ میں ہے
 مثلاً کہنا کہ فلان شخص نماز نہیں پڑھتا ہی یا زنا میں مبتلا رہتا ہی بمکوا سپر افسوس
 آتا ہو کیونکہ افسوس کرنا کسی کے افعال پر امر مستحسن ہے بلکہ مسلمانوں کو لایق ہو کہ جب
 کسی مسلمان کو کسی گناہ میں مبتلا دیکھیں شیطان سے اس کے مغلوبیت پر ترجم کرین
 ارشاد و تحقیق فرماتے ہیں اذا ذكرت الرجل بسوء ولم تهتم له
 ترحافاته اسوء منه واذا ذكرت الرجل الصالح فلم تهتم له في قلبك
 حلاوة طاعة ساء لك فانك سرجل اسوء یعنی جب کسی شخص کو تو نے
 بدی سے یاد کیا ترجم نہ کیا پس اس سے بھی تو بدتر ہوا اسطرح جب کسیکے
 عبادات کا تو نے ذکر کیا اور تیرے نفس نے عبادت کرنے کو سچا ہالیں تو بدتر ہوا
 نقل کیا ہو اسکو فقہ سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے باب الشفقة والرحمة میں
 ارشاد و بعض متکلمین کا قول ہو ذکر ما يستحی الرجل منه انما يكون
 غيبته اذا قصد الاضرار والشماتة واما اذا ذكره تاسفا فلا يكون غيبته
 یعنی ذکر کرنا کسی کے اوصاف بد کا اگر بہ نیت اسکی ذلت کی ہو غیبت ہوگا اور اگر
 بہ نیت افسوس کے تذکرہ کیا غیبت میں اسکا شمار نہ ہوگا نقل کیا ہو اسکو خزانة الروایات
 میں دسویں صورت مجہول کی غیبت کرنا اسطرح سے کہ کسی کو اوصاف بد
 بیان کرنا اور اسکا نام نہ لینا درست ہو یہ صورت ہزار یہ میں اور سیرۃ احمدیہ
 اور در مختار اور خزانة الروایات اور تنبیہ الغافلین میں ہو گیا دسویں
 صورت اگر کوئی شخص کسی لقب سے مشہور ہو اور اس لقب میں ایک
 عیب اس شخص کا نکلن ہو پس اسکو اوسی لقب سے یاد کرنا مضائقہ نہیں کہنا کہ

کیونکہ اگر اوسکو اوس لقب سے مذکور نہ کریں گے لوگ اوسکو نہ پہچانیں گے جس طرح لفظ
 اعرج کہ ایک شخص کا لقب ہو اور معنی اوسکی لنگڑائی کے ہیں اور محدثین حدیثوں
 کی روایتوں میں عن الاعرج وغیرہ لکھتے ہیں لیکن بہتر یہ ہو کہ حتی الوسع لقب
 معیوب کو نہ بیان کرے یہ صورت احیاء العلوم اور نزہۃ المجالس اور عین العلم
 اور سیرت احمدیہ اور خزائنہ الروایات اور رد المحتار اور مطالب المؤمنین اور شرح
 صحیح مسلم امام نووی میں ہی بارہویں صورت رد المحتار میں ہے کہ
 غیبت کرنا دین کی قوت کے واسطے درست ہو جس طرح محدثین ایک دوسرے کا
 عیب بیان کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ فلان شخص جھوٹ کی عادت رکھتا ہے
 حدیثوں کی روایت میں جھوٹ بہت بولتا ہے یا فلان راوی حدیثوں کو
 اپنے دل سے بنایا کرتا ہے وضع حدیث کی عادت رکھتا ہے یا فلان راوی کا
 حافظہ کم ہے حدیثوں کے یاد رکھنے میں اوس سے تفاوت ہو جاتا ہے اور اس طرح
 فقہا لکھتے ہیں کہ فلان کتاب غیر معتبر ہے کیونکہ اوسکا مصنف فقیہ نہیں ہے
 یا فلان کتاب کا مؤلف معتزلی ہے اوسکا قول باطل ہے یا فلان شخص نے اپنی
 کتاب میں مسائل ضعیفہ کو بھی درج کیا ہے عوام کو ہرج دیا ہے یا فلان فقیہ
 روایت موضوعہ کو اپنی تصنیف میں لاتا ہے اپنی استدعا حدیث ضعیفہ کو بناتا ہے
 و علی ہذا القیاس تیسرے ہویں صورت راqm الحروف کہتا ہے کہ غیبت کرنا
 کسی زندہ کی یا مردی کے مع ذکر سزا لوگوں کے ڈرانے کے واسطے درست ہے
 مثلاً کہنا کہ فلان شخص قابل جہنم ہے کیونکہ وہ بخل ہے اس نیت سے کہ لوگ صفت
 بخل سے بچیں یا کہنا کہ فلان شخص حالت زندگی میں نہایت گناہ کرتا تھا
 بعد مرگ عذاب میں مبتلا ہو گا یا کہنا کہ فلان شخص عذاب قبر میں مبتلا ہے اس
 سبب سے کہ اوسنے فلان گناہ کیا تھا یا کہنا کہ فلان شخص کا بعد مرنے کے بعد سیاہ

ہو گیا تھا بسبب اسکے کہ اوسنے فلان گناہ کیا تھا یا لکنا کہ فلان شخص کو بیخواب میں
 دیکھا کہ عذاب میں مبتلا ہو اور غرض اس بیان سے اوس شخص کی ذلت مطلوب
 نہو بلکہ لوگوں کی عبرت مرغوب ہو حکایت جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا گذر و قبر و ن پر ہوا آپ نے لوگوں کی عبرت کے واسطے
 فرمایا کہ ان دنوں پر عذاب ہوتا ہو ایک میت پر اس سبب سے کہ چٹخوری کرتا تھا
 دوسری میت پر اس سبب سے کہ جب پیشا بکرتا تھا لوگوں سے پر وہ نہیں
 کرتا تھا بلکہ لوگوں کے سامنے ہنر کھولتا تھا سوایت کیا ہو اسکو ترمذی نے
 باب التشدید فی البول میں حکایت جسوقت سلیمان بن عبد الملک سلطان
 ہوئے اور عمر بن عبد العزیز اونکے دیوان ہوئے سلیمان نے ارادہ کیا کہ یزید بن
 ابی سلم کو کہ حجاج کا وزیر تھا اپنا منشی بناوین پس عمر بن عبد العزیز نے کہا
 یا سلیمان حجاج کے نام کو روان نہ کیجئے اور اوسکے وزیر سے سروکار نہ کیو سلیمان
 نے کہا ای عمر میرے نزدیک حجاج سے کچھ برائی نہیں ہوئی کبھی حلی خیانت
 اوسے نہیں ہوئی پس عمر بن عبد العزیز نے اس نیت سے کہ حجاج کے وزیر کو سلیمان
 منشی نہ بناوے تارعا یا ظلم سے نجات پاوے کہا یا سلیمان حجاج نے تمام مملکت
 میں ظلم کیا خلائیق کو گمراہ کیا اوسکے وزیر کو منشی بنانا خالی از ضرر نہیں ہو جب
 سلیمان نے یہ کلام سنا یزید کو منشی بنایا نقل کیا ہو اسکو دیری نے حیوۃ الحمویان
 میں سلیمان بن عبد الملک کے احوال کے بیان میں حکایت ایک روز عمر
 ابن عبد العزیز نے قیامت کی دہشت کو یاد کیا بہت روئے یہاں تک کہ غش میں
 آگئے من بعد یکا یک ہنسی لگے لوگوں نے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا میں
 خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
 ساجد واسطے ندا ہوئی ابو بکر حاضر کیے گئے اور حساب آسان ہوئی بہت میں

داخل کیونکہ اس طرح حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین بھی اس جہنم
 دیکر جنت کی طرف روانہ ہو گئے پھر محکمہ ایک شخص نے بلایا میں خدا اگر سالنہ نامہ شریف دلا
 اللہ تعالیٰ کی کمال احسان مجھ پر ہی حساب نعت نہ کیا اس مابین میں ہی ایک مردہ دیکھا میں اس کا
 احوال پوچھا وہ مردہ بولا میں حجاج ہوں نہایت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن منتظر عفو
 جناب باری کا ہوں جس کا انتظار مسلمان کرتے ہیں میں ہی اوس کا منتظر ہوں نقل کیا ہے کہ
 صفوری کی نزہتہ المجلد کے باب اول میں دقیقہ حجاج کو کفر میں علما کا احتمال اور اس کی جواز
 نعت میں علما کا خلاف ہے لیکن اس نقل سے معلوم ہوا کہ وہ مومن مرا کیونکہ اوس نے بیان کیا
 کہ جس مر کے مومن منتظر ہیں میں ہی اوسی امر کا منتظر ہوں پس اگر کا فر ہوتا اظہار
 انتظار کا نہ کرتا واللہ اعلم حکایت ایک انصاری کی بہن مر گئی اوس نے تجیزہ
 و تکفین سے فراغت کی جب دفن کر کے گھر میں آیا اوس کو یاد آیا کہ میں اوس کی قبر
 میں ایک تیلی چھوڑ آیا ہوں ارادہ اوس کا یہ ہوا کہ قبر کو جا کے کہو وہ اور اپنی
 تیلی لاوے جب وہاں گیا اور تیلی نکالنے کے واسطے قبر کا گوشہ کھولا دیکھا کہ قبر میں
 آگ بھری ہوئی ہے بہن کو نہایت تکلیف ہوئی ہی فی الفور اوس نے قبر کو بند کیا
 اور اپنی ماں سے یہ قصہ بیان کیا اور اپنی بہن کے محل کو پوچھا اوس کی ماں نے کہا
 تیری بہن میں کوئی عیب نہ تھا مگر یہ کچھ چغلوری کی عادت رکھتی تھی اور نماز اخیر
 وقت پڑھتی تھی اور طہارت میں کمی کرتی تھی شاید اسی سبب سے اوس پر سختی
 ہوتی ہو نقل کیا ہوا اس کو سمرقندی نے تنبیہ العاقلین کے ابواب عذاب القبر میں
 حکایت جس وقت یزید نے اس دار فانی سے سفر کیا معاویہ بن یزید کو لوگوں
 نے حیلہ کیا معاویہ چونکہ نہایت متقی تھے سلطنت اوس کو پسند نہ آئی مملکت اوس کو
 اچھی نہ معلوم ہوئی اونہوں نے ایک خطبہ پڑھا اور بعد حمد و صلوة کے یہ مضمون
 ادا کیا کہ میں نے لوگوں کو میرے جدا جدا معاویہ نے نہایت بری بات کہ حضرت

حسن سے خلافت چھینے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کی پہرچب وقت
مقرر آیا عزرائیل کا پیغام پونچا قرین چلے گئے مال و متاع چھوڑ گئے فقط اپنے
ایمال کے ساتھ نادم رہی قبر میں اپنے افعال پر متحسر رہی بعد حکومت میری باپ
یزید کی اطاعت منتقل ہوئی میرے باپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم کے طریقے پر نیابت نہ کی نہایت اپنے نفس پر ظلم کیا اپنے نفس کے تابع ہو گیا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اولاد کی خدمت میں بے ادبیاں کیں
نہایت سختیاں کیں آخر کار مدت حیوۃ کیرے باپ کی کم ہوئی دنیا سے اون کی
رحلت ہوئی پہر قبر میں بدی ساتھ ہوئی ندامت و حسرت اون کو حاصل ہوئے
اب محکوم حال معلوم نہیں ہو کہ اوپر عذاب ہوا یا اللہ تعالیٰ رحم فرمایا لیکن ظن کامل
میرا یہ ہو کہ اوکو قبر میں عذاب ہوا ہو گا بدن او کا خراب ہوا ہو گا معاویہ اس
مضمون کو کہی بہت روئے پہر کہنے لگے اب میں تیسرا ہوا لیکن میرا دل اس ملک سے
برخواستہ ہوا کیونکہ محکوم ہوں میں پڑنا منظور نہیں ہو آئے لوگو تم کسی کو خلیفہ
بنالو محکوم چھوڑ دو فقط یہ خطبہ پڑھ کے حضرت معاویہ نے مملکت کو چھوڑ دیا اور زمانہ
حیات اپنا عبادت میں گزارا نقل کیا ہے اسکو دیر میں نے حیوۃ النحویان میں
حکایت عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک سال میں حج کو چلا راہ میں ایک
شخص کا میرا ساتھ ہوا اور وہ شخص ہر وقت درود شریف پڑھا کرتا تھا میں اس سے
پوچھا کہ تم اس قدر درود کا التزام کیوں رکھتے ہو تب اس نے اپنا قصہ بیان کیا اور
کہا کہ اول مرتبہ اپنے باپ کے ساتھ حج کے واسطے چلا تھا جب حج سے فارغ ہو کر
سعادوت کی ایک منزل میں میں سو رہا تھا کہ خواب میں کسینی مجھ سے کہا اسے شخص
اور میرا باپ مر گیا ہو جب میں اوٹھا دیکھا کہ میرا باپ مرا پڑا ہی اور موندہ اوسکا
قبر آسمی سے بسبب اوسکے نافرمانی کی سیاہ ہو گیا ہو یہ حال دیکھنے میں عکین کے

بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی اور خواب میں دیکھتا ہوں کہ چار شخص کالی صورت
 چار گرز لوہے کے لیے ہوئے عذاب کے واسطے میرے باپ کے سر پرانے کٹرے
 ہیں کہ ناگاہک شخص نہایت جمیل و شکیل آئی اور میرے باپ کے مونہ پر ہاتھ پیرا
 بعدہ مجھ سے کہا کہ اے شخص تیرے باپ کا مونہ حسین ہو گیا اور سیاہی اوسکی چلی گئی
 میں نے خواب میں اوشے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں محمد ہوں جب میں اردٹھا
 دیکھا کہ میرے باپ کے مونہ کی سیاہی نیست نابود ہو گئی اور سفیدی چٹائی گئی
 اوس دن سے میخو درود شریف کا التزام کیا اور ہر وقت درود پڑھنا لازم لیا
 نقل کیا ہوا اسکو احیاء العلوم کے باب منامات الموتی میں اس نقل سے معلوم
 ہوا کہ اوصاف بد بیان کرنا کسی میت کے لوگوں کے ڈرانے کے واسطے درست ہے
 ورنہ عبد الواحد اوس شخص پر جب اوسنے اپنے باپ کی روسیابگی حال بیان کیا
 خفا ہوا اور غیبت سے منع کرنے کی نصیحت ایسا ہیو ذرا اس نقل کو غور کر و
 درود شریف پر التزام کرو تا خوف آخرت سے نجات پاؤ اور محبت شفیع المذنبین
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دل میں پیدا کرو تا ہلاکت قیامت سے بچو اگر ہر وقت
 درود شریف نہ پڑھ سکو وقت فرصت کو ضائع نہ کرو اور مفت اوقات کو خراب نہ کرو
 اگر یہ بھی نہ ہو سکے جس وقت نام پاک کسی مجلس میں لیا جاوے اوس وقت درود
 پڑھ لیا کرو اور اپنی زبان کو شیریں کر لیا کرو بلا شک جو شخص ہمیشہ درود شریف
 پڑھے گا وقت مرنے کے روسیابگی سے بچے گا اور دن قیامت کے ہنسے گا ورنہ
 جہنم کی آگ میں جلے گا اور اس زمانے میں لوگ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وعلی آلہ وسلم سے خالی ہیں پس محبت اللہ تعالیٰ سے بھی عاری ہیں کیونکہ بغیر
 محبت حبیب کی محبت محب کے نہیں ہوتی ہوا سوا سطرے جب نام پاک محفل میں
 لیا جاتا ہے اکثر لوگ درود پڑھتے ہیں لائیں بلکہ چار پانچوں اور گروہوں میں

مانند مومنہ بنات نہیں مگر وہ شخص کہ لوگوں کو دکھلاتا ہی البتہ درود کو کساعتھر چہر کر تا ہے
 اور بعض لوگ درود پڑھنے والوں پر فتنہ مارتے ہیں اور اسکو چڑھاتے ہیں کہ
 اللہ اکبر فلان شخص اسقدر عابد ہو کہ ہر وقت درود پڑھتا ہو اور اسقدر زاہد ہو کہ
 ہر وقت زبان کو ہلاتا ہی اسی ہنسی کے سبب سے بعضوں پر شیطان غالب ہوتا ہی
 راہ جہنم کا طالب ہوتا ہی پس وہ بسبب لوگوں کو چڑھانے کے درود شریف نہیں پڑھتی
 ہیں اور صراط مستقیم کو بسبب لوگوں کی ہنسی کے چھوڑ دیتے ہیں اللھم اعننی علی حب
 حبیبک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بچو ار بنیادک مع الایمان یا ذالانتھان حرکات
 ایک صحابی جو ان نام اوں کا علقمہ قریب الانتقال ہوئے اونکی زوجہ نے یہ حال
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت علی
 رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جاؤ
 اور علقمہ کا حال دیکھو اصحاب اربعہ گئے اور دیکھا کہ علقمہ قریب مرگ ہیں لیکن اونکی
 زبان سے کلمہ نہیں نکلتا ہی یہ حال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے
 خدمت میں کہلا بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اونکی ماں کو کہ وہ بوڑھی
 زندہ تھیں بلو لیا اور حال علقمہ کا پوچھا اون کی ماں نے بیان کیا کہ وہ نماز بہت پڑھتی
 تھی اور روزے بہت رکھتی تھی اور صدقہ بہت دیتی تھی لیکن اپنی بی بی کے تابع رہی
 کر کے میری نافرمانی کرتی تھی یہ سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرمایا
 اسی سبب سے اونکی زبان سے کلمہ نہیں نکلتا ہو یہ خدا کی رضا باپ مامی رضا
 ہو خفگی سے اونکی خدا بھی خفا ہو پھر فرمایا اونکی ماں سے کہ تم اون کے قصور کو
 معفو کرو تا اونکی عاقبت بخیر ہو ماں نے کہا میرے دل میں نہایت رنج ہی معاف
 نہیں کر سکتی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت بلال ہی

کلمہ
 اللہ
 علیہ
 السلام
 علیہ
 السلام
 علیہ
 السلام

لکڑیوں کو جمع کر کے علقمہ کو اوسمین جلا دو یہ سنگی اونکی مان کو جو ش صحبت ہوا
اور عفو تقصیر کیا پھر بیچار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جلال رضی اللہ عنہ
کو کہ اب دیکھو کیا حال ہو علقمہ کا اونہوں نے جا کے دیکھا کہ علقمہ اکبر شہزادہ سے ادا
کر رہی ہیں بعدہ علقمہ نے اوسی دن انتقال کیا اور ارادہ بجانب ایزد متعال کیا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تجہیز و تکفین اونکی کی بعد و فرج کے
اونکی قبر کے کنارے پر کھڑے ہو کے فرمایا ایہ انصار اور ہاجرین میرے شخص اپنی
بی بی کو مان پر فضیلت دی اوسپر خدا کی اور فرشتوں کی لعنت ہے اور عبادت
فرض اور نفل اوسکی درجہ قبولیت میں نہ پونہی کی نقل کیا ہو اسکو تنبیہ الثاقلین میں
اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے قبر پر کھڑے ہو کے کنایہ ایک
وصف پر علقمہ کا بیان کیا لوگوں کے ڈرانے کے واسطے کیونکہ مطلب حضرت کا
یہ تھا کہ جو شخص اپنی بی بی کو بزرگی دی اونکی مان پر جس طرح علقمہ نے کیا اور توبہ نہ کرے
ایمان اوسکی راضی نہ ہو وے پس اوسپر لعنت ہو پس معلوم ہوا کہ یہ صورت درست ہے
ہدایت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت مان کے قدم کے نیچے ہے

کہ گیا ہے مولوی اسے لوجوان

زیر پاے ماوران باشد جنان

اگر مان کی اطاعت سے ذرا بھی قدم ہلایا سید باجنم کا رستہ لیا اور جسے خدمت
والدہ میں خوب کوشش کی اوسنے جنت خداے تعالیٰ سے خرید لی قطعہ سعدی
پسے را پدر نصیحت کرد کای جوان مرد یاد گیر این پند ہر کہ با اصل خود وفاتہ کند
نشود دوست ردی و لہمند آو اس زمانے میں لوگ اپنی زوجات کو مان سے
بہتر سمجھتے ہیں بعض شقی بد بخت بی بی کی طرف سے مان سے لڑتے ہیں اور مان کو
گالیاں دیتے ہیں اور اپنی بہنوں کو برا کہتے ہیں اور اگر بی بی کہے کہ فلاں شخص
یا تمہاری بہن یا تمہاری مان محکوم برا کہتے تھے اوسکو سچ سمجھ لیتے ہیں اور اگر

کوئی اولیٰ بی بی کو بُرا کہے خواہ مان ہو یا بہن ہو یا باپ ہو اسکے دشمن جانی ہو جاتو
 بہن اگر کوئی کہے کہ تمہاری بی بی بد صورت ہے برسوں اوس سے ملاقات چھوڑ دیتی ہیں
 اگر بی بی کہے کہ اس گھر میں ہمارا نباہ نہیں ہوتا ہے دوسرے گھر میں ہسکوار کو اپنی مان
 بہن خالہ وغیرہ کو چھوڑ کے رشتہ اطاعت کو توڑ کے دوسرا گھر لیکے بی بی کے غلام
 ہو کے رہتے ہیں اور دین و دنیا میں ملعون ہوتی ہیں لغو و بامقصد من و ملک
 ہر ایت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے کہنے پر خواہ بی بی ہو یا غیر
 بی بی ہو عمل نہ کرنا چاہیے کیونکہ عورتوں کی عقل کم ہوتی ہے اونکے مشورے سے
 خرابی ہوتی ہے اسی واسطے جو لوگ اپنی بی بیوں سے مشورہ لیا کرتے ہیں اپنی
 خرابی کیا کرتے ہیں اور سوائے نقصان کے اونکو کچھ نہیں ملتا ہے اگر اہل حق
 بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں من اطاع زوجتہ فیما تہوی اکبہ علی الناس
 یعنی جس شخص نے موافق خواہش اپنی بی بی کے کیا یہ اطاعت اوسکو دوزخ میں
 ڈالے گی اور جنت سے نکالے گی نقل کیا ہے عبدالرحمن صفوری شافعی نے اپنی کتاب
 نزہۃ المجالس و منتخب لنفائس کے کتاب القناعت میں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں خالفوا النساء فان ینھال البرکۃ یعنی عورتوں کی مخالفت کرو اور
 اونکے کہنے کے موافقت نہ کرو کیونکہ انکی مخالفت میں برکت ہوگی اور اون کے
 موافقت میں غربت ہوگی نقل کیا ہے نزہۃ المجالس میں باب سابق میں اصلاح
 حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت شیت علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو چند نصائح کیے اوس میں سے ایک یہ ہے کہ امی شیت تم اپنی اولاد سے کہہ دینا
 کہ اپنی بی بیوں کے کہنے پر عمل نہ کرنا اور اونکے کہنے کو بغیر سوچے ہوئے نہ کرنا
 کہ سوائے کہ جس سے حضرت حوا نے بسبب و رغلائے شیطان کے کہا گیون کہا تو کو
 اور میں نے اونکے کہنے کے موافق کیا پس میں تمہارا ہی میں گرفتار ہوا نقل کیا ہے اہل حق

بی بی کے کہنے پر عمل نہ کرنا چاہیے

بیان قول حسن
 بصری اور علامہ
 اسی مطلب کا
 واسطے

بیان نصیحت
 آدم کا بیٹا کو
 واسطے نصیحت
 عورتوں سے

تنبیہ الغافلین کو باب الحصر میں تنبیہ اگرچہ ان سب نقول سے بعقل ہونا چاہیے مگر ثابت ہوا لیکن مردوں کو چاہیے کہ عورت پر نظر مہربانی رکھیں اور انکی خبر گیری پر حسی کیا کریں اور کہی کہی اگر کسی بات کو عورت کہو اور اس میں کچھ خرابی ہو تو کر لیا کریں اور عورتوں کو عار و ننگ دلایا کریں کہ تم سب شیطان کی تابع ہو بعقل ہو اس زمانے میں جو لوگ اپنے کو متقی سمجھتے ہیں عورتوں کو برا کہا کرتے ہیں اور ان کو سبج دیا کرتے ہیں لازم ہے اوپر کہ تو یہ کریں اور اپنے کام سے باز آئیں کیونکہ عاقبت کا حال معلوم نہیں شاید وہ عورت جسکو برا کہتے ہیں جنت میں جاویں اور یہ خود جہنم کو جاویں اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات وتجاوز عن السيئات تمتمہ ہر گاہ معلوم ہو کہ تیرہ صورتیں غیبت کی جائز ہیں چنانچہ بالتفصیل مذکور ہوئیں پس معلوم ہوا کہ غیبت جو شرع میں حرام ہے وہ یہ ہی کہ غیبت کرے کسی شخص معین کہ فسق و فجور میں آشکارا مبتلا نہ رہتا ہو اور اس کے گناہوں سے لوگوں کو منر ہی نہیں ہوتا ہو اور بے حیا ہی نہ ہو بہ نیت ذلت اس شخص کے نہ واسطے کسی فائدہ دینیہ کے پس اگر غیبت مجہول کی کی درست ہے اور اس طرح جو گناہوں میں آشکارا مبتلا رہتا ہے اسکی غیبت درست ہے اور جو شخص بے جا ہو اسکی بھی غیبت درست ہے اور جو شخص پوشیدہ گناہوں میں مبتلا رہتا ہو اور اسکی گناہوں سے لوگوں کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو وہی اسکی بھی غیبت درست ہے اور اس طرح کسیکی غیبت بہ نیت اس کے ذلت دینے کے بلکہ بہ نیت افسوس کے درست ہے اور اس طرح کسیکی غیبت کسی فائدے کے سبب سے مثلاً اپنا حق پانے کے واسطے یا کوئی مسئلہ معلوم ہونے کے واسطے یا صورت فتویٰ کے بنانے کے واسطے یا لوگوں کے ڈرانے کے واسطے بھی درست ہے چنانچہ تفصیل ہر ایک کی اپنی مقام میں مذکور ہو چکی چوتھی فرع غیبت کے حکم میں اور احادیث

و آیات و نقول و حکایات جو مناسب مقام کے ہوں اون کے بیان میں جانتا چاہیو کہ غیبت حرام قطعی ہے صاف نص قطعی سے ثابت ہو اور منکر اسکا کافر ہو یعنی جو شخص کو کہ غیبت حلال ہو وہ کافر ہو جائیگا اور صراط مستقیم سے مکل جائیگا کیونکہ غیبت کی حرمت قرآن سے ثابت ہے چند آیات اس باب میں دارو ہونے ہیں اور احادیث سے بھی ثابت ہے اور اجماع بھی اسکی حرمت پر ہے سعدی فرماتی ہیں

رفیقہ کہ غائب شد اے نیک نام	دو چیز ست از ورر رفیقان حرام
یکے آنکہ مالش باطل خوردند	دوم آنکہ مالش بزشتی بر بند

اور شمار اسکا صاحب روضۃ نے صفائے میں کیا ہے چنانچہ حضور ﷺ نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ غیبت صفائے میں سے ہے مگر علماء اور حفاظ کیواسطے کبار سے ہو لیکن قطعی فی اجماع اسل مر پر نقل کیا ہے کہ غیبت کبیرہ ہو چنانچہ شرح جامع صغیر فی حدیث البشیر والنذیر میں علی بن احمد العزیزی نے تحریر کیا ہے اسیواسطے سلیمان جبل حاشیہ تفسیر جلالین میں رقم کرتے ہیں کہ اسکی کبیرہ ہونے میں کسیکاخلافات نہیں ہے وہو الحق واللہ اعلم اسیواسطے کیا سلف اور کیا خلف سب لوگ اسی سے پرہیز کرتے تھے اور از حد اس سے اجتناب کرتے تھے لیکن جو لوگ اس زمانے میں ہیں دن و رات لوگوں کی غیبتیں کیا کرتے ہیں اور ہر امیر و فقیر کو ستایا کرتے ہیں اور ہر کس و ناکس کا گوشت کھایا کرتے ہیں اور ہر شخص کے عیوب بیان کرتے ہیں ظاہر میں یہ لوگ بہت عبادت کرتے ہیں اور باطن میں ہمیشہ لوگوں کے شکایت کرتے ہیں ظاہر میں علماء کے صورت ہوتی ہے باطن میں جہلاء کی ریت ہوتے ہیں صورتوں میں ظاہر اسعادت معلوم ہوتی ہے سیرتوں میں باطن شقاوت ہوتی ہے زبان سے کلمات ناشائستہ نکالتے ہیں ہاتھ پیر سے حرکات ناشائستہ کرتی ہیں لوگوں کے سامنے شیطان کو اپنا مدد بناتے ہیں پوشیدہ پوشیدہ

اوہی اطاعت کرتے ہیں اپنی عیوب کو چھوڑ دیتے دوسروں کے عیوب کو غور سے
 دیکھتے ہیں لوگوں کے سامنے خاصان خدا کو ذلیل کرتے ہیں بندگان خدا کو حقیر
 کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو عصبہ دلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے غصہ کو خیال نہیں کرتے ہیں
 کسی سے بدگمانی رکھتے ہیں کسی سے بدزبانی کہتے ہیں کسی کی صورت کو مطعون
 کرتے ہیں کسی کی سیرت کو زبوں کہتے ہیں کسی کو نسب کی بُرائی بیان کرتے ہیں کسی کو بندہ شیطانی
 بناتے ہیں کسی پر غیبت میں دو چار گالیاں سناتے ہیں اور ہر طرح کے کباہتیں
 و صنائع میں مبتلا رہتے ہیں اسی سبب سے اس زمانہ میں انواع و اقسام کی غضب
 نازل ہوتے ہیں کسی شہر میں زمین دہستی ہو کوئی شہر خف ہو تا ہی کوئی شہر غارت
 ہوتا ہے کہیں پانی بند ہوتا ہے کہیں پانی از حد ہوتا ہے کہیں سردی
 زیادہ ہے کہیں گرمی زیادہ ہے روز بروز کسی شہر میں شدت گرمی کی ہوتی ہے آدمیوں
 کے مرنے کی کثرت ہوتی ہے کہیں آندہ چلتی ہے کہیں آگ لگتی ہے کہیں بادند لوگوں کو
 مارتی ہے پہلوں کو درختوں سے جھاڑتی ہے کہیں سلطان ظالم ہوتا ہے ملک
 شہر انگڑی پوتا ہے کہیں ہریضہ برسوں رہتا ہے کہیں سمندر جوش کرتا ہے کہیں بخاری
 بلا ہوتی ہے کہیں در و سرکی و با ہوتی ہے کہیں کوئی اور عذاب ہوتا ہے کسی طرح
 کا عذاب ہوتا ہے ان بلاؤں کو سبب ہم لوگوں کو گناہ ہیں بسبب غیبت وغیرہ کہ یہ سب امور
 عیان ہیں پس لازم ہے ہم لوگوں کو کہ سب امور سے تو بہ کریں اور تعجب ہے لوگوں سے
 کہ جب پانی نہیں برستا ہے یا اور کوئی سامان شدت کا ہوتا ہے بہت گہرا تے ہیں
 دعاؤں کو واسطے ہاتھوں کو اوٹھاتے ہیں اور سبب عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہتے
 ہیں یعنی غیبت ہمیشہ کیا کرتے ہیں اسی واسطے ان لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی
 ہو طبیعت انکی ملول ہوتی ہے پھر بھی گناہوں کا خیال نہیں کرتے ہیں غیبت گزینہ کا
 ملال نہیں کرتے ہیں اسی سبب سے ان لوگوں کا دل سخت ہو گیا ہے پھر غیبت

حضرت نے فرمایا میرے خازن اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ حاضر ہو تو لو آؤ جب سلمان
اسامہ کے پاس گئی اور کچھ طلب کیا اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں رہے ہیں سلمان تو
یہ جواب دونوں کے پاس پہنچا یا سارا قصہ کہ سنایا دونوں نے اسامہ کی غیبت
کی اور کئی شکایت کی اور کہا کہ اسامہ کے پاس کہانا تھا لیکن اور ہونے بچل گیا یہ سلمان
سے کہا کہ صحابہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہو تو لو آؤ سلمان موافق انکے کہنے کی جب او دوسرے روانہ
ہوئے ان دونوں نے سلمان کے کچھ شکایت کی بعدہ سلمان وہاں سے بھی جواب
لائے اور باتہ خالی آئے تب دونوں شخص خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آکر وسلم کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رنگہ گوشت کا
تمہارے دانتوں پر معلوم ہوتا ہے ان دونوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آکر وسلم ہم دونوں نے آج بالکل گوشت نہیں کھایا جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و علی آکر وسلم نے تم دونوں نے ابھی اسامہ اور سلمان کا گوشت کھایا کیونکہ ان
دونوں کی غیبت کی اسی وقت اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا اور یہ آیت نازل کی و فیقہ
آیت اور احادیث میں غیبت کی تشبیہ گوشت کھانے کی ساتھ واقع ہوئی ہے دو وجہ سے
ایک یہ ہے کہ جس طرح کسی کے گوشت کھانے میں اس کی نہایت ذلت ہوتی ہے اسی طرح
اس کی غیبت میں اس کی عزت ریزی ہوتی ہے پس جب کسی کے غیبت کی اس کو اتنا
ذلیل کیا کہ گویا اس کا گوشت کھایا اسی سبب سے غیبت کو مثل گوشت کھانے کے
بنایا اور اس تشبیہ کو خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسری وجہ یہ ہے کہ جس طرح آدمی کا ہر
کا گوشت کھانا نہایت طبیعت کو خلاف ہوتا ہے اور ہر شخص اس سے پرہیز کرتا ہے
اسی طرح غیبت بھی بری چیز ہے پس لازم ہے ہر شخص کو کہ اس سے اپنی زبان کو بند
کرے اور اپنی نفس کو روکے حکایت ایک روز حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
مسجد نبوی میں بیٹھیں وہ غظ فرما رہے تھے اور حضار کو نصیحت کر رہے تھے کہ کسی حکایت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے خدمت بابرکت میں گوشت ہدیہ
 آیا صحابہ نے حضرت زید سے کہا تم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے
 پاس جاؤ اور ہمارے واسطے گوشت لے آؤ حضرت زید موافق انکو کہنے کے گئی
 بعد اٹکے جانے کے صحابہ نے زید کی غیبت کی اور کچھ انکی شکایت کی اور انکا
 غیبت کرنا اور شکایت کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو بطور وحی یا الہام
 کے معلوم ہو گیا اور آپ امر پوشیدہ ظاہر ہو گیا پس جب زید نے حضرت سے
 صحابہ کے واسطے گوشت مانگا آپ نے جواب دیا وہ لوگ گوشت کہا چکے اور
 مونہ میں مزہ گوشت کا لے چکے زید نے جواب صحابہ کو سنایا صحابہ نے کہا
 جتنے چند روز سے گوشت نہیں کھایا اور گوشت کو مونہ میں نہیں لگایا پھر
 حضرت زید حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں آئے
 اور عرض صحابہ کی کہ سنائی یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا
 اور وہی ارشاد فرمایا بعد دو تین مرتبے کے صحابہ جنہوں نے گوشت منگوا یا تھا
 خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے خدمت میں آئی اور اپنا
 مطلب بیان کیا اپنی مراد کو عیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
 نے فرمایا تم نے ابھی گوشت زید کا کھایا کیونکہ اونکی تم نے غیبت کی تم تھو کو
 دیکھو تمہارے مونہ سے گوشت کا اثر معلوم ہو گا صحابہ نے جب تک کافی الحقیقہ
 اپنے تھوک کو خون کی سرخی کی ساتھ ملا ہوا پایا نقل کیا ہوا اسکو تنبیہ نوافلین میں
 و حقیقہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان صحابہ کو بہت زجر
 فرمایا پہلے یہ کہ کہا کہ تم نے گوشت زید کا کھایا دوسرے یہ کہ اون سے تھو کو ایا کہ
 اونکو زیادہ آگئی ہو جاوے اور سزا غیبت کی معلوم ہو جاوے بسبب اسکے
 کہ اون سے دو گناہ صادر ہوئے ایک غیبت کرنا دوسرے غیبت کرنا سچی میں

پس معلوم ہوا کہ غیبت کرنا مسجد میں نہایت گناہ ہے بلکہ مسجد میں دنیا کی باتیں
کرنا یا ہنسنا بھی حرام ہے پس غیبت کیوں نہ حرام ہوگی نصیحت اس زمانہ کے
لوگوں کے دلوں میں تعظیم مسجد کی نہیں رہی ہے اس لیے واسطے جب کسی مسجد میں
جاؤ کوئی تمقہ مارتا ہے کوئی لوگوں کو چڑھاتا ہے کوئی دنیا کی باتیں کرتا ہے کوئی
قصہ کہانی پڑھتا ہے بلکہ جب کوئی ملاقات کو آتا ہے اس زمانے کے لوگ دسکو مسجد
میں بٹھاتے ہیں اور اونسے لغویات شروع کرتے ہیں اور جب پانچ وقت میں
لوگ سب مجتمع ہوتے ہیں باہم باتیں کرتے ہیں اور تمقہ لگاتے ہیں کسی کو کفر
سے کچھ سروکار نہیں ذکر رسول اور لکھنا یا نہنیں اور تعجب ہوا ہے کہ جب کسی بادشاہ
کے مکان میں کہ اس کے قریب بادشاہ بیٹھا ہو اور ان کے افعال کو دیکھتا ہو جاتی
ہیں نہایت سوچ ہو کہ اپنی زبان کو سبکی نظر کو نیچے کر کے روزانہ ہو کہ بیٹھتے
ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی کہ سلطان اسلاطین ہو مکان میں آتے ہیں خلاف رضی
خدا تعالیٰ کی کرتے ہیں اور جو باتیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں جیسو تمقہ مارتا
یا غیبت کرنا وہ مسجد میں کرتے ہیں بلکہ مسجد میں کھڑے ہو کے عورتوں کا نظارہ
کرتے ہیں اجنبیات سے اشارہ کرتے ہیں باوجودیکہ احادیث اور آیات میں
نہایت تاکید تعظیم مسجد کی آئی ہے اور ممنوعیت دنیا کے امور کی مسجد میں
حتی کہ خرید و فروخت کی وارد ہوئی ہے اور سلف مسجد کی نہایت تعظیم کرتے تھے
اور جب مسجد میں جاتے تھے نہایت ادب کرتے تھے کیس طرح کی مخالفتیں جناب ربی
کی کرتے ہیں اور کچھ تعظیم خدا تعالیٰ کی نہیں کرتے ہیں اللہم یا من قلوب الخلق
بیدار حمتنا واعف عنا یوم المحشر ووقفنا للعلل الاکبر آمین ثم آمین حکایت
ایک روز چند صحابہ خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے وسلم کے حاضر تھے
کہ ایک شخص مجلس سے اٹھ کر اپنے مکان کو گیا بعد اوسکے جانے کو حاضرین نے

یہ ساری باتیں مسجد میں کرنا حرام ہے

اسکی غیبت کی اور کہا کہ اس شخص میں صنف ہی بالکل طاقت سے خالی ہے
 پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تم نے اسکی غیبت کی اور اسکا
 گوشت کھا یا تو اسے کیا ہو اسکو ابو یعلیٰ نے چنانچہ سیرت احمد یہ میں مذکور ہے
 حکایت حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کے ساتھ
 زنا کیا من بعد اس فعل سے حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں
 آئے خبر دی چنانچہ اسکی تفصیل کتب صحاح میں مشرح ہو اور تشریح اسکی اخبار میں
 مصحح ہو پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حکم دیا کہ ماعز کو
 سنگسار کر ویغنی کنکریان مار کے مار ڈالو ہر گاہ ماعز مروجہ ہوئے اور روانہ
 دار النعیم ہوئے دو شخصوں نے اونکی غیبت کی اور کہا کہ دیکھو اس شخص کے
 عیب کو اللہ تعالیٰ نے چھپایا تھا لیکن خود اس شخص نے اپنے زنا کو ظاہر کیا
 جس طرح کتا کنکریان مارا جاتا ہے اسی طرح سنگسار ہوا یہ غیبت جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سنی بعد ایک گٹری کے راہ میں ایک
 گدہ مار دیا اور وہ ایسا پہولا تھا کہ اسکی ٹانگ وٹھانگی تھی جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہ دو شخص کہاں ہیں دونوں نے کہ
 یا رسول اللہ ہم موجود ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
 نے اس گدہ کو کھاؤ اور مونہ میں اس مردار کے گوشت کو لو جاؤ اون دونوں
 نے کھایا رسول اللہ اسکو کون کھائیگا اور کون مونہ میں لیجائیگا پس فرما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تم نے جو ابھی غیبت ماعز کی کی وہ اس
 مردار کے گوشت کھانے سے بڑھ کے ہے اور او میں نہایت گناہ ہے قسم ہے
 خدا کی ماعز جنت کی نہروں میں غوطہ مارتا ہے اور باغیات میں سیر کرتا ہے
 روایت کیا ہے اسکو بوداؤ درج نے ابواب لزعم میں و فیقتہ علماء نے

حکایت جناب
 کون کون
 ماعز
 اور تشریح
 کون کون
 ماعز

حاشیہ
 ماعز
 حاشیہ
 ماعز
 حاشیہ
 ماعز

اختلاف کیا ہی اس مرین کہ حد مارنے سے گناہ مٹ جاتا ہر پانچین مثلاً
 جسوقت کوئی زنا کرے اور پہر حد مارا جاوے پس اس کا گناہ اس حد مارنے
 سے معاف ہوتا ہی پانچین حقیقہ کے نزدیک اصح یہ ہی کہ فقط حد مارنے سے
 گناہ معاف نہیں ہوتا ہی ہاں اگر توبہ کرے البتہ گناہ معاف ہو جائیگا اور
 نامہ اعمال سے وہ گناہ مٹ جائیگا اور بعض لوگوں کے نزدیک حد مارنے
 سے گناہ معاف ہو جاتا ہی اور کئی دلیل حدیث سابق ہی کہی کہ حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کو جنتی فرمایا اس سے معلوم ہوا
 کہ بسبب حد مارنے کے گناہ معاف ہو جاتا ہی لیکن حقیقہ اس کا جواب یہ ہے
 ہیں کہ ماعز کا گناہ فقط حد مارنے سے نہیں مٹا بلکہ وقت رجم کے انہوں نے توبہ
 کر لی تھی اور انکو زنا پر نہایت ندامت ہوئی تھی اس سبب سے وہ مغفور ہوئی
 اور جنت میں داخل ہوئے چنانچہ بعض احادیث میں اسکی تصریح ہی واقع ہوئی ہے
 حدیث ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں بلند آواز
 سے فرمایا یا معشر من اسلام یلسانہ ولم یفیض لایمان بقلوبہ لا تؤذوا المسلمین
 ولا تغیروہم ولا تتبعوا عوالتہم فانہ من تتبع عورتہ اغیبه المسلم تتبع اللہ
 عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضرہ ولوفی جوف رحلہ تیؤا سے وہ لوگ جو
 زبان سے اسلام لائے ہیں اور دل ایمان سے خالی ہی یعنی منافقین نہ اذیت
 مسلمانوں کو اور نہ اونکو عیب دار کہو اور اونکی غیبت نہ کرو اور اونکے عیوب کو
 تلاش نہ کرو پس تحقیق کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو کہو لیگا اللہ تعالیٰ اسکو
 فضیلت اور رسوا کر لیگا اگرچہ وہ شخص اپنے مکان میں چہا ہو روایت کیا ہی اسکو
 ترمذی نے باب تعظیم المؤمنین و حقیقہ چونکہ اس زمانے میں منافقین مسلمانوں کو
 بہت ستاتے تھے اور ہمیشہ اونکے عیوب بیان کیا کرتے تھے اس واسطے آئینہ خطاب

فقط منافقین کی طرف فرمایا اور اس حدیث سے کس طرح کی برائی لوگوں کے عیب
 بیان کرنے کے معلوم ہو گئی اور کس طرح کی سزا عیب کے کوٹنے میں ہویدا ہو گئی اور
 اس نے مائے مین جب لوگ ایک مجلس میں جمع ہوتے ہیں لوگوں کے عیبوں کو کہتے ہیں
 اور اس عیب کے بیان کرنے سے بہت خوش ہوتے ہیں کیا حال ہوگا انکا ۵
 ناگمان جب آئیگا دن حشر کا * نیز بے بہرہ پر آفتاب لا جائیگا
 جسوقت قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے اور اس روز ہر شخص شدت
 گرمی سے پسینوں میں تر ہوگا اور اپنے گناہوں کو خیال کریگا اور کوئی شخص بے ساق حال
 نہ ہوگا بلکہ بیٹی مان سے اور بیٹا باپ سے اور چور و غافل سے ایک سے ایک بھاگیگا
 اور آواز نفسی نفسی کے ہر زن و مرد سے بلند ہوگی اور ہر طرف سے آواز وا ویلا کے
 کان میں بڑبڑیگی اور دوزخ سامنی ابال کہاتی ہوگی اور ہر حق والا تقاضا کریگا
 اور جناب باری کی خدمت میں تالش کریگا کوئی کتا ہو کہ اسنو ہماری غیبت کی
 کوئی کتا ہوا ہے ہماری شکایت کی کوئی کتا ہے اسنے ہم پر ظلم کیا کوئی کتا ہوا ہے
 ہمکو قتل کیا کوئی کتا ہے اسنے ہمکو ذلیل جانا کوئی کتا ہوا ہے ہمکو حقیر جانا کوئی کتا ہے
 اسنے ہمکو احمق سمجھا کوئی کتا ہے اسنے ہمکو بیوقوف بوجھا اور ان لوگوں کو فرشتے سامنی
 پروردگار کے حاضر کریں گے اور یہ لوگ سر جھکائے ہوئے نادم شرمندہ ہوں گے اور
 جن جن کا انہوں نے عیب کہلا ہا ہے وہ ان کے دانگیر ہونگے اور جناب باری
 بساط عدل و انصاف پر بیٹھیکا ہر حق و اسے کو خوش کریگا پس ان لوگوں کی نیکیاں
 اونکو دیگا اور اونکی بدیاں اونکے نامے میں لکھیکا ہوں اگر فضل خدا شامل حال ہو
 البتہ صورت نجات ہو ورنہ جہنم میں پڑینگے ایک مدت دراز تک جلیں گے

یہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز | قیامت کا ہے سوچ دلیں ہنوز

اللہ اجرانی واجرا والدی واقاربی من النیران یا ذا الاقدان وادخلنا بغیر حسنا والجنة

من
 بان حالات
 بل نہایت
 غیبت کے
 باب میں
 درشمہ
 احوال عیب
 کا عشرہ
 بیان ہیں

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الغیبتہ استدا من الزنا
یعنی غیبت گناہ میں زنا سے بڑے کے ہیں جس طرح زنا کو لوگ معیوب جانتے ہیں
اسی طرح چاہو کہ غیبت کو بھیجین یہ قیقہ وجہ اوسکی یہ ہو کر زنا میں فقط مخالفت جنم
کی ہوتی ہو اور متابعت شیطان کی ہوتی ہو اور غیبت میں دو امر ہیں ایک
مخالفت اللہ تعالیٰ کی دوسری تکلیف دینا اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہو اور حق
اللہ تعالیٰ کا توبہ سے معاف ہو جاتا ہو بخلاف بندوں کے حق کے یعنی جب کوئی گناہ
کرے کہ اوس میں بندی کا حق متعلق ہو دے جیسے کسی کی غیبت کرے یا کسی کو گالی دیوے
یا کسی پر تہمت لگا دے اور پھر توبہ کرے پس اللہ تعالیٰ اپنی مخالفت کو اپنی عنایت سے
معاف کرتا ہو لیکن بندے کا حق معاف نہ ہو گا جب تک بندہ معاف نہ کرے اسی واسطے
بعضوں کا مذہب یہ ہو کہ حج کرنے سے جتنے گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہیں معاف ہو جاتے ہیں
مگر حق بندوں کے کہ وہ بغیر بندوں کے معاف کرنے کے عفو نہ ہونگے اور قیامت میں
وہ لوگ وامنگیر ہوں گے پس اس سے معلوم ہوا کہ غیبت میں گناہ زنا سے زائد ہے
کیونکہ اگر زنا کر نیوالا اپنے گناہ سے ساتھ شرائط کے توبہ کرے خدا تعالیٰ اوسکو قبول
کرتا ہو اور اوس شخص کو مغفور کرتا ہو اور غیبت کرنے والا اگر نادوم ہو ہو و اور غیبت
سے توبہ کرے اگرچہ خدا تعالیٰ گناہ کو معاف کر لیا لیکن اوس شخص کا ذمہ پاک نہ ہو گا
جب تک کہ وہ شخص جسکی غیبت کی ہو معاف نہ کرے ورنہ قیامت کے روز وہ شخص غیبت
کر نیوالیکہ بچھا کر لیا اوسکا دامن پکڑ لیا اور اس غیبت کر نیوالیکہ کوئی حامی مددگار
نہ ہو گا پس باخشوع و خضوع اپنے مولیٰ کی طرف رجوع کر لیا اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت
کر لیا تب اللہ تعالیٰ فرماو لیا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم
یعنی اس دن میں ہر شخص کو اپنے اعمال کے موافق جزا ملیگی اور ہر شخص کو اپنی گناہ
کی سزا ملیگی یہ ندا سنکے وہ شخص نا امید ہو گا نہایت نادوم ہو گا کہ کاش ہم دنیا میں

کہ ابواللیث بخاری ایک سال حج کے واسطے نکلے اور اپنی جیب میں دو درہم ڈال کر
 پہر قسم کھائی اور کہا کہ اگر میں راہ میں آنے وقت پا جائے وقت کسی کی غیبت کرنا
 یہ دو درہم لے کر دیدون ابو محمد کہتے ہیں کہ پہر جیب ابواللیث حج سے پہر ملے اور اپنے
 گھر کو آخر لوگوں نے دیکھا کہ وہی دو درہم کہ اپنے جیب میں ڈالے سترہ موجود ہیں
 پس لوگوں نے اسے اسکی وجہ پوچھی اونہوں نے کہا میں راہ میں غیبت
 نہیں کی کیونکہ میرے نزدیک سو مرتبہ زنا کرنا بہتر ہے ایک غیبت کرنے سے
 نقل کیا ہوا اسکو خزائنہ الروایات میں و قیقہ ابواللیث کے قسم کھانی کی وجہ
 یہ ہو کہ غیبت کرنا راہ حج میں نہایت عذاب رکھتا ہوا انسان کو جہنم تک پہنچاتا ہوا
 اسید واسطے بعض احادیث میں وارد ہوا ہو کہ حج اور اس شخص کا مقبول ہوگا جو احرام میں
 کچھ گناہ نہ کرے نہ کسی کو گالی دیوے اور نہ کسی کی غیبت کرے اور اس زمانے میں
 جو لوگ حج کے واسطے جاتے ہیں راہ میں جب قدر گناہ گھر میں کرتے تھے کرتے ہیں
 اور زمانہ احرام میں لوگوں کے غیبت کرتے ہیں اور جب حرمین شریفین میں جا لیں
 اہل مکہ اور اہل مدینہ کی غیبتیں کرتے ہیں اور سب کو عیبوں کو دھونڈا کرتے ہیں
 لغو فی اللہ من شر ورا نفسنا ومن سیئات اعمالنا حکایت ایک مدتوں
 ایک عورت آئی اور شیخ مدرسہ سے کہا کہ میں ایک مسئلہ پوچھنے کا ارادہ رکھتی ہوں لیکن
 مسجد جاکر کہہ نہیں سکتی ہوں شیخ نے کہا بیان کرو اور حیا نہ کرو عورت نے کہا مجھے یہ
 گناہ صادر ہوا کہ میں نے زنا کیا اور اس سے میں حاملہ ہو گئی پہر جو میرے لڑکا پیدا ہوا
 اسکو میں نے مار ڈالا اس بیان کو سنکے حاضرین نے تعجب کیا شیخ نے کہا اے لوگو
 کیا تم اس گناہ سے تعجب کرتے ہو سمجھو غیبت اس گناہ سے زائد ہے کیونکہ زنا کرنا تو
 جب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اسکو قبول کر لیا اور غیبت کرنا تو واجب
 توبہ ہے اللہ تعالیٰ اسکا دمہ پاک نہیں کرتا یہی جب تک وہ پھر جیسے غیبت کرتا رہے

معاف نہ کرے نقل کیا ہے اسکو خزانۃ الروایات میں روضہ سے ارشاد
یہی بن معاذ الرازی فرماتے ہیں لیکن حظ المومن منک ثلاث خصال
لتکون من المحسنین احدها انک ان لعتنفعه فلا تضمره والثانی ان لمر
لستره فلا تنفعه للثالث ان لمر مدحه فلا تذمه یعنی امی انسان چاہیے کہ تجھ سے ہر
مسلمان تین بات پاوے تا تو احسان کر نیوالون میں سے گنا جاوے ایک یہ کہ
اگر تو کسی کو نفع نہ دے پس ضرر بھی نہ یعنی بہتر تو یہ ہے کہ ہر شخص کو توقع دیا کر اور اسکی
ہر کام میں حاجت روائی کیا کر اگر وہ فقیر ہے او سپر احسان کیا کر اگر وہ امیر ہے
او اسکی خدمت کیا کر اگر تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا ہے پس کسی کو ضرر بھی نہ دیا کر اور کسی پر
ظلم بھی نہ کیا کر دوسرے یہ کہ اگر کسی کو خوش نہ کر پس غمگین بھی نہ کر یعنی بہتر تو یہ ہے
کہ ہر شخص کو خوش نہ کیا کر اور اسکی خدمت کیا کر اس کے حکم کے موافق کیا کر اگر وہ قریب ہے
او سکے ساتھ احسان کیا کر اور ہر جم کو جوڑ کر اگر وہ اجنبی ہے او سکے ساتھ نرمی کیا کر
درشتی اور سختی سے باز رہا کر اگر یہ نہ ہو سکے پس کسی کو غم بھی نہ دیا کر کسی کو ستا یا نہ کر
کسی پر جسے تکلیف نہ پہنچا یا کر قیست سے یہ کہ اگر کسی کی تعریف نہ کر پس مذمت بھی
نہ کر یعنی اولی تو یہ ہے کہ سبکی تعریف کیا کر سب کے اچھے اچھے اوصاف بیان کیا کر
اور جو اس کے اوصاف بد میں او کو چھپا یا کر صفت ستا ریت کی اپنے میں لایا کر
لوگوں کے عیب پوشیدہ کو کہو لا نہ کر اگر یہ نہ کر پس کسی کو ستا یا بھی نہ کر کسی کی برائی
نہ کیا کر کسی کی غیبت نہ کیا کر کسی پر تہمت نہ لگایا کر لوگوں کے سامنے او کی عیوب
کو آشکارا نہ کیا کر کسی کے ساتھ استہزاء نہ کیا کر اگر یہ تین باتیں چھین پائی جاوگی
البتہ تو احسان کر نیوالون میں سے ہو گا تیرا شمار محسنین میں کیا جاوے گا جو ثواب
اللہ تعالیٰ نے محسنین کے واسطے مقرر کیا ہے تم کو عنایت کریگا اور اگر تو ان تین
باتوں کو نہ کریگا بلکہ لوگوں پر ظلم کریگا لوگوں کو ستا دے گا لوگوں کی حق تلفی کریگا او کی

کسی کار و بار میں کچھ سعی نہ کرے گا لوگوں کی غیبت کرے گا اونکے بہید کو کوڑے لگاے گا اونکے بیہوش کو
لوگوں سے کہدے گا اونکو ذلیل کرے گا اونپر تہمت لگا دے گا اونکو غمگین کرے گا ہر طرح سے
اونکو تکلیف دے گا پس تیری گنتی ظلم کرنے والوں سے ہوگی اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے
ظالمین کے واسطے مٹھرائی ہو وہ تجھکو نصیب ہوگی جہنم تیری مشتاق ہوگی جنت
تجھ سے کوسوں بہاگے گی وہ لوگ حشر میں تیرا دامن پکڑینگے تیری فریاد منصف
حقیقی کے سامنے کرینگے تجھکو ذلیل کرادینگے لوگوں کو تجھپر ہنسواکینگے پس اگر تجھکو
اپنا ذلیل ہونا ایک مجمع خلایق میں قیامت کے روز پسند ہو دنیا میں لوگوں کی
غیبتیں کیا کرے گا اونکو حقیر کیا کرور نہ اپنے افعال سے باز آ لوگوں کو نہ ستا کسی کے
پوشیدہ عیب پر غل نہ مچا نقل کیا ہے اسکو تنبیہ العافلیں میں حدیث فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ
وید یعنی مسلمان کامل وہ شخص ہو کہ اوسکے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ بچیں
یعنی زبان سے کسیکو گالی نہ دیوے کسیکو برا نہ کہے کسیکی غیبت نہ کرے کسیکو ذلیل
نہ کہے کسیکو مجنون نہ کہے کسیکے عیب کو نہ کہوے کسیکا بہید نہ کہوے اور ہاتھ سے
کسیکو تکلیف نہ دیوے کسیکو نہ مارے کسیکو نشانہ نہ بناوے کسی پر ہاتھ نہ اوٹھاوے
اور جو شخص ایسا ہو لوگوں کو اوسنے ہر طرح سے تکلیف دی ہاتھ سے مارنے کا
ارادہ کیا آنکھ سے کسی کی طرف اشارہ کیا ہر شخص اس سے تنگ رہا پس وہ شخص مسلمان
کامل نہیں ہو ایمان اوسکے دل میں مضبوط نہیں ہو انتقال کے وقت احتمال قوی
ہے کہ شیطان غالب ہو جاوے ہر طرح سے اپنے وسوسے دکھاوے وہ شخص
ایمان سے نکل جاوے قدم اوسکا صراط مستقیم سے پھسل جاوے جہنم کی راہ کو اختیار
کے جنت سے فرار کرے بخلاف اسکے کہ جب ایمان کامل ہو سلام کا مزہ ولیدین حاصل
ہوے افعال ایمان کے پائے جاتے ہوں بندوں کے حقوق گردن پر نہ ہوں

اوس وقت شیطان کا وسوسہ وقت مرگ اثر کر لیا میرا سے ایمان جوش کر لیا فرشتہ
 نیکسا بلیس کو ہکا و لیکا وساوس کو دور کر لیا پس غامۃ بنجر ہو گا شیطان اپنا سر پٹیکا
 اپنے سر پر خاک اور ڈال لگا بہت چیخا چلا و لگا روایت کیا ہے اسکو بخاری نے
 کتاب الایمان میں اشر حضرت کعب جبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 انبیاء سابقین کی کتابوں میں پڑھا ہو غیبت کا حال وغین لکھا ہوا ہے
 من مات تا عبا من الغیبة کان اخر من یدخل الجنة ومن مات مصدر علیہ
 کان اول من یدخل لنا ساقی غیبت ایسی ہر چیز ہے کہ جو شخص صرار کر کے مرے
 غیبت پر یعنی ہمیشہ غیبت کیا کرتا ہوا اور توبہ اوس سے نہ کرتا ہوا اور بغیر توبہ کے
 مرجاوے پہلی دوزخ میں وہی جاو لگا اور جو شخص توبہ کر کے مرے غیبت سے
 یعنی غیبت اوسنے کی اور پھر توبہ کر کے مرا وہ شخص اگرچہ جنت میں جائیگا لیکن سب کے بعد
 نقل کیا ہوا اسکو کہ میرا سے سعادت میں الحاصل جو شخص غیبت کرتا ہی سوا اپنے
 نقصان کے اور کچھ نہیں پاتا ہو کیونکہ اگر توبہ کر کے مرا ہوں قیامت کو اگرچہ اس
 غیبت پر سزا نہ ہو گا لیکن فی الجملہ معاتب ہو گا کہ جنت میں لوگوں کے بعد جائیگا
 اور تا وقتیکہ لوگ جنت میں نہ جا لیں جنت میں جانے نہ پائیگا پھر نہایت پچائیگا
 ندامت اوٹھائیگا حسرت کر لگا ایک ہتیلی دوسری ہتیلی پر مار لگا ضیغ ہم سے
 دیکھیے کیا حشر کو ہو میرا حال محکوم رہتا ہے یہی ہر دم ملال
 اور اگر بغیر توبہ کے غیبت سے جہان جاودانی کو گیا ہے دنیا فانی کو جوڑا ہے
 قیامت میں جہنم میں پہلے سب کے جائیگا اگرچہ بہت غل مچائیگا چیخا چلا لگا
 لیکن کوئی وہاں کام نہ آئیگا جب خود خدا تعالیٰ غصے میں آجائیگا اشر
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علیک یدکر اللہ فاندہ شفاء وایا
 والغیبة و ذکر الناس فاندہ داع یعنی ای انسان لازم ہے تو انہی اور خدا تعالیٰ کو

ذکر گوادر ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو کیونکہ ذکر شفا ہے بر بیماری سے اور سچ تو
 غیبت سے اور ڈر تو لوگوں کے عیب بیان کرنے سے کیونکہ غیبت بیماری ہے
 نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم میں آیت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانفسکم عنی بمنعہ
 کر کے کوئی شخص کسی کو اور طعن نہ کرے کسی پر اشر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا من اکل لحماً اخیه فی الدنیا قرب الیہ لہ فی الآخرة وقیل لہ کلاء
 صلیتا کما اکلنہ حیاً فیا کلاء فیضہ ویکلجہ یعنی جو شخص اپنی بہائی کا دنیا میں گوشت کھاوے
 اور اسکی غیبت کرے آخرت میں غیبت کرنے والے کے سامنے اس شخص کا
 گوشت پیش کیا جاوے گا اور حکم ہوگا کہ جس طرح تو نے دنیا میں اسکے گوشت کھایا
 اور اسکی غیبت کی پس اب بھی گوشت اسکا کھا غیبت کرنا واجب موندہ میں اس
 گوشت کو کرکے کھا کر نہایت موندہ بناوے گا نقل کیا ہے اسکو کتاب الترغیب والترہیب
 میں بروایت ویلی ارشاد حضرت قتادہ فرماتے ہیں کما یمتنع احدکم من ان
 یا کل لحماً اخیه میتاً کذاک یحب ان یمتنع من غیبتہا یعنی جس طرح انسان اپنی
 گوشت بعد مرنے کے کھا نہیں کر سکتا کرتا ہے اسی طرح واجب ہے کہ غیبت سے اپنے
 نفس کو روکے اور جہنم میں اپنے کو نہ جھوکے نقل کیا ہے اسکو شیخ سلیمان جلی نے
 حاشیہ جلالین میں ارشاد حضرت قتادہ فرماتے ہیں عذاب القبر ثلاثة
 من الغیبة وثلاث من الضیمة وثلاث من البول یعنی عذاب قبر تین سبب
 ہوتا ہے تہائی عذاب قبر کی سبب چنلوری کے اور تہائی عذاب قبر کی سبب
 پیشاب سے پرہیز نہ کرنے کے اور تہائی اسکی سبب غیبت کے نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم
 میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام من المسلم
 حرمہ وعرضہ وان یظن بہ ظن السوء یعنی حرام ہے کسی مسلم کے خون کو لینا یا
 اسکو قتل کرنا بغیر حق کے اور حرام ہے ہر مسلمان کی عزت پس کسی کی عزت ریزی

نہ کرنا چاہیے اور کسی غیبت نہ کرنا چاہیے اور حرام ہے کسی سی بدگمانی رکھنا نقل کیا
 اسکو سلیمان جل جلالہ بین ہدایت اس حدیث سے حرام ہونا بدگمانی کا
 آشکارا ہو گیا اور اسکا بد ہونا ہویدا ہو گیا بلکہ بعض آیات صاف صاف اس باب
 میں نازل ہو گئی ہیں اور احادیث اسکی حرمت پر شاہد ہو گئی ہیں اس زمانے میں
 یہ امر نہایت پرانہ ہو گیا ہے ہر شخص دوسرے سی بدگمانی رکھتا ہے کوئی سمجھتا ہے
 کہ فلان شخص میری غیبت کیا کرتا ہے کوئی سمجھتا ہے کہ فلان شخص زنا کرتا ہے کوئی اپنے
 دل میں جھانتا ہے کہ فلان شخص شراب پیتا ہے کوئی پوچھتا ہے کہ فلان شخص جھگڑا لیا
 دیتا ہے اور مجھ سے بغض رکھتا ہے کوئی ظن کرتا ہے کہ فلان آدمی نماز نہیں پڑھتا ہے کوئی
 گمان کرتا ہے کہ فلان شخص روزہ چھوڑتا ہے بغیر اسکے کہ کسی معتمد سے اسکا حال معلوم
 ہو وے یا کسی علامت سے اسکی چال مفہوم ہو وے اور اسی بدگمانی کے سبب سی
 فساد پیدا ہوتا ہے سامان جنگ باہم ہویدا ہوتا ہے شیطان جب دیکھتا ہے کہ اسکے
 دلیمن بدگمانی فلان شخص کی طرف سے آئی ہو اپنا مطلب پاتا ہے ہر طرح کے وسوسے
 دلاتا ہے ہر طور کے خطرات پیدا کرتا ہے آخر نوبت شرکی پونچھتا ہے اثر حضرت ابن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اذا ارادت ان تذکر عیوب صلیک
 فاذا ذکر عیوبک یعنی جب تیرے ارادے میں آوے کہ کسی غیبت کریں اور کسی کا
 عیب بیان کریں او سوقت اپنے عیبوں کو یاد کر لے اپنے گناہوں کو سوچ لے
 تا غیبت سے نجات پائے جنت میں جاوے اگر نہ اپنے عیبوں کو نہ دیکھ لے گا لوگوں کے
 عیبوں کو بکڑ لے گا اللہ تعالیٰ بھی دن قیامت میں تیرے عیوب کو بکڑ لے گا لوگوں کے
 سامنے ذلیل کرے گا نقل کیا اسکو احیاء العلوم میں حکایت سفیان بن الحسین
 ایک روز ایاس بن معاویہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اونہوں نے کسی غیبت کی اور کسی
 شکایت کی ایاس نے کہا چپ رہو من بعد پوچھا اے سفیان کتنے ترک سے

بیان اس
 زمانہ اور
 قیامت میں
 کتنے ہیں

عین
 کتب
 سنہ

کتاب
 سنہ
 کتب

کبھی لڑائی کی ہو یا نہیں یا نہون نے کہا نہیں پہر پوچھا تھے کبھی روم سے مقابلہ کیا ہو
 یا نہیں سفیان نے جواب دیا نہیں پس کہا ایاس نے افسوس کہ تمہارے ہاتھ سے
 روم نے اور ترکہ لے کر سیطرہ کی تکلیف نہیں پائی اور تمہاری ذات سے کسی نفع کی
 اذیت نہیں اڑھائی اور اس مسلم نے کہ جسکی تم نے غیبت کی اذیت پائی اور محنت
 اڑھائی نقل کیا ہو اسکو تنبیہ الخافلین میں حکایت حضرت زین العابدین علی
 بن الحسین رضی اللہ عنہما نے سنا ایک شخص کو کہ وہ کسی کی غیبت کر رہا ہو اور تجھے
 اوسکے اوسکی برائی بیان کر رہا ہو پس فرمایا ایاک والغیبة فانہا ادم کلاب الناس
 یعنی اوس شخص بچ تو غیبت سے پس تحقیق کہ غیبت ادم ہو اور ن لوگوں کا جو کہتے ہیں
 ادم کہتے ہیں اوس چیز کو جو روٹی کے ساتھ کھائی جاوے جیسے مک یا شور بہ
 وغیرہ نقل کیا ہو اسکو کہیا ہے سعادت میں و قیقہ امام زین العابدین نے غیبت
 کرنے والوں کو تشبیہ کتوں کے ساتھ دی اسوجہ سے کہ قرآن مجید میں اور احادیث
 میں غیبت مثل مردار کے گوشت کھانے کے بنائی گئی ہو اور تشبیہ اسکی مردار کے
 گوشت کھانے کے ساتھ واقع ہوئی اور مردار کا گوشت کھانا اور اوسکو چبانا
 کتوں کا کام ہو پس غیبت کرنے والے مثل کتوں کے ہوئے اور اقسام آدمیوں سے
 خارج ہوئی کیونکہ آدمی ہوتے صفت آدمی کی اور نہیں ہوتی خصلت انسان کی
 پائی جاتی کیسی غیبت نہ کرتے کسید کا گوشت کتوں کے مانند نہ چباتے کسی پر
 طعن نہ کرتے اور طعن کو شور بہ نان نہ بناتے ارشاد ابو عمران کا قول ہو
 الغیبة ضیافة الفساق و مراقم النساء و ادم کلاب الناس و مزابل الانقیاء
 یعنی غیبت ضیافت ہو فاسقوں کی اور جگہ چینی عورتوں کی ہو اور سالن آدمیوں کا
 ہو جو مانند کتوں کہیں اور مقام کوڑھ کہیں کا ہو انقیاد یعنی غیبت ہمارا ہو فاسقوں کے اور عوام کیا حرم

اس زمانے میں جب دسترخوان پر کھانا کھانے کے واسطے بیٹھتے ہیں قصص و حکایات
 دنیاوی بیان کرتے ہیں اور پچھلے بسم اللہ کر کے لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں باوجودیکہ
 بہتر یہ کہ وقت کھانے کے قصص منیہ کا ذکر ہو و سہ حکایات صالحین کا بیان ہو
 اور جب دو شخص ملاقات کرتے ہیں ایک دوسرے کی ہمانی کہتی ہیں کہ لوگوں کی غیبت
 دوسرے کے سامنے کر بیٹھے مسلمان کے عیون کو کھول کھول کے ذلیل کرتے ہیں
 ذکرین سے اول کا دل خوش نہیں ہوتا ہی نفس ملول ہوتا ہی غیبت سے طبیعت
 اونکی خوش ہوتی ہی طبیعت کو نہایت فرحت ہوتی ہی پس غیبت ہمانی فاسقوں کی
 ہوئی اور ضیافت فاجروں کی ہوئی اور یہی غیبت جگہ چرانی عورتوں کے ہو
 یعنی جس طرح جانور جہان گمانس دیکھتے ہیں نہایت خوش ہو کے اوس طرف دوڑتے
 ہیں اور ہر وقت اس خیال میں رہتے ہیں کہ گمانس کہاں ملے گی ہی خوراک کہاں
 نصیب ہوتی ہی اور ہر وقت اوس پر دیکھا کرتے ہیں کہ چرگاہ کہاں ہی ہمارا مقام کہاں
 ہی اسی طرح عورتیں بھی جب دیکھتی ہیں کہ فلان محفل میں کسی کی غیبت ہوتی ہی
 اوسکی شکایت ہوتی ہی جھٹ پھٹ زبان جاتی ہیں خود بھی شریک محفل ہوتی ہیں
 محققاتی ہیں دوچار باتیں اوس پر کہہ سکتی ہیں اور جب عورتیں جمع ہوتی ہیں
 ایک جاسب بیٹھتی ہیں ذکر لوگوں کا پہلے ہی چرچا لوگوں کا ہوتا ہی آواز بلند ہوتی ہی
 غوغا ہوتا ہی ندا اوستی ہی غلام و رشور مہتا ہی ہر عورت ایک کہانی بیان کرتی ہی
 ہر عورت کسی کا عیب بیان کرتی ہی اور سابق کو زامہ میں بعض عورتیں اس قسم
 کی تہین کہ نماز اخراق اور شہد پر التزام رکھتی تھیں بعد پنج وقتہ نماز کے بعد تسبیح
 پڑھتی تھیں لوگوں کے عیون سے حتی الامکان زبان کو روکتی تھیں صراطِ مستقیم پر
 چلتی تھیں اگر کوئی کسی کی غیبت کرتا کسی کا عیب بیان کرتا تھا اوسکو نصیحت کرتی تھیں
 اور مردان اور عورتوں کو لوگوں کے ذلیل کرنے سے روکتی تھیں جیفت ہے

اسی غیبت
 گمانس
 فاسقوں کی

سابق
 زامہ
 قلم

مردوں پر کہ باوجودیکہ عورتوں پر بزرگی رکھتے ہیں ہمیشہ غیبتیں کیا کرتے ہیں اور جو عورتیں پر ہیزگار ہیں ان کو نصیحت کرتے ہیں سعدی نے کیا اچھا مضمون کہا ہے کیا خوشگوار لکھا ہے

زنانے کہ طاعت غیبت بند	ز مردان نا پارسا بگذرند	ترا شرم ناید ز مردی خویش
کہ باشد زمان قبول از تو پیش	زنان را بعد از معیشت	ز طاعت بداند کہ کا دوست
تو بعد از کیسوشینی چون	شوی کم ز زن لاف مردی زن	آوردی نیست سالن ہر کو چکا

جوشل کتون کہ میں جناح اسکی تفصیل گذر چکی اور بھی غیبت ہی مقام پہنچنے کوڑے کا متعین کے نزدیک یعنی جسطح مقام خس و خاشاک نہایت بدی اور ہر شخص اوس سے اجتناب کرتا ہی حتی الوسع اوس سے دور رہتا سو اس طرح القیاء اور پرہیزگاروں کو نزدیک غیبت ہی نہایت بدی ہر وقت اوس سے بچتے ہیں اپنی زبان کو روکتے ہیں نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس میں حکایت محمد بن المحمود العربی الخوارزمی مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کی محب شان تھی کہ اونہوں نے کبھی کسیکی غیبت نہیں کی اور کبھی کسیکے برائی بیان نہیں کی حکایت جہم بن دوزخیو نکو خارش از حد ہوگی اور بسبب خارش کہ سب گوشت و پوست اور کافرا جو دیکھا بڑی مکمل آسگی اوس وقت ندا ہوگی اور خدا کی طرف سے صدا ہوگی اسے لوگوں کا نکو اس سے مکلف ہوتی ہی ناری جواب دینگے ہکو نہایت سخی ہوتی ہی میں جواب ہوگا کہ یہ مکلف تمکو اس سبب سی ہوئی کہ دنیا میں تم لوگوں کو ذلیل کرتے تھے مسلمانوں کو اذیت دیتے تھے نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے باب حقوق المسلم علی المسلم میں مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے آیت اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ویل لکل ہمنۃ لمرۃ اللہ نے جمع ہا کا وعدہ یعنی پہنکار ہی اوس شخص پر جو ہمزہ ہو اور جو لمزہ ہو اور مال جمع کرے و قیقہ مفسرین نے پہلے اختلاف کیا ہی اس امر میں کہ یہ آیت عام ہے یا خاص بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ یہ آیت ایک شخص خاص کے شان میں

نازل ہوئی اور مراد اس آیت سے وہی شخص ہے تفسیر جلالین میں تحریر ہے کہ یہ آیت اون
لوگوں کی شان میں نازل ہوئی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور منین
کی غیبتیں کیا کرتے تھے جیسے ولید بن المغیرہ وغیرہ اور کلبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت احسن بن شریق کی شان میں اترتی ہے کہ وہ ہمیشہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غیبت کیا کرتا تھا اور منین کی شکایت
میں اپنی اوقات کو صرف کرتا تھا اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مراد ہمزہ و لغزہ سے
کوئی شخص خاص نہیں ہے بلکہ جو شخص غیبت کرے اور یہ آیت کسی شخص خاص کی شان
میں نازل نہیں ہوئی بلکہ ہر غیبت کرنے والے کی شان میں اترے چنانچہ کرخی
نے مجاہد علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے اور محققین کا مذہب یہ ہے کہ یہ آیت اگرچہ خاص لوگوں
کے شان میں جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غیبتیں کیا کرتے تھے
نازل ہوئی لیکن مطلب اس آیت سے ہر غیبت کرنے والا ہے اور مطلب یہ ہے کہ جو شخص
غیبت کرے خواہ احسن بن شریق ہو یا ولید بن المغیرہ ہو یا اور کوئی شخص ہو اوپر
پرہکار ہے چنانچہ امام رازی کا تفسیر کبیر میں اسی طرف میل ہے تہہ مفسرین ہمزہ اور
لغزہ کے معنی میں بھی اختلاف کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ دونوں سے مراد غیبت
کرنیوالا ہے چنانچہ جو اہر التفسیر میں نقل کیا ہے اور کلبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کرتے ہیں کہ مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو لوگوں کی غیبت اونکو بھیجے کیا کرے
اور مراد لغزہ سے وہ شخص ہے جو سامنے لوگوں کو لعنت کیا کرے اور گالیان دیا کرے
اور سلیمان جل سے حاشیہ جلالین میں حضرت حسن بصری سے اسکا عکس نقل
کیا ہے یعنی مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو لوگوں کو اونکے سامنے پراکھا کرے اور لغزہ سے
وہ شخص مراد ہے جو غیبت کیا کرے اور امام رازی نے تفسیر کبیر میں الام ابو دیر سے
نقل کیا ہے کہ مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو لوگوں کو ہاتھ سے تکلیف دیا کرے اور اون کو

ہمارا کرے اور ملزم سے مراد وہ شخص ہو جو لوگوں کو زبان سے تکلیف دیا کرے اور اچھا حاصل
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کرنے والے پر ویل فرمایا اور از مہر زجر فرمایا پس
تعجب ہو لوگوں سے کہ غیبتیں کرتے ہیں اور خدا کے غضب و قہر کی سزاوار ہیں مگر
اور بلا شک اگر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو نظر الافان سے کیسے گا ایک شخص بھی ہم لوگوں
میں سے نجات نہ پائیگا ہاں اگر عنایت سے نظر فرماوے تو بفضل اپنا پسلاوے کے البتہ
صورت نجات کی ہو اللھم انا عبادک الجھمون ان لنا ذنوباً فیہمیتنا وبنینا و
ذنوباً فیہا بیننا و بین خلقک فما کان منها لک فاغفر لنا بفضلک اے خدا

منہا مخلوق فاسر عن عنا نعم انما بنجر احسانك حکایت چند رویش
 باہم بیٹھے تھے اور باہم مذاکرے ہو رہے تھے کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت شروع
 کی ایک درویش نے اوس سے پوچھا اے شخص تو نے فرنگ سے کہی کہا کیا نہیں
 اوس نے جواب دیا میں کہی اپنی گھر کی چار دیواری ہی نہیں نکلا پس درویش نے کہا
 ایسا بد بخت کوئی نہو گا کہ اوس کے ہاتھ سے کافروں نے اذیت نہ پائی اور ایک مسلمان
 نے جسکی تین غیبت کی تکلیف اور ٹھانی نقل کیا ہے اسکو سعدیؒ نے اور کونظم کر کے کہا ہے

طریقت شناسان ثابت قدم دروغ را بحیاط راه باز کرد بگفت از لیب جان روی باز خویش ندیدم چنین سخت گزیده کس	انجلوت شستند چندی بهم کسی گفتش ای یار شوریده رنگ همه عمر نهادم ای پانی پیش که کافر زیگارشان این نشست	یکی زان میان نصیب آغانه کرد تو هرگز غم اگر دوه و در فرنگ چنین گفت و در پیش جان بخش مسلمانان جوهر زبانش هرست
---	---	--

حکایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سنا کہ وہ حجاج کی عیبت کر رہا ہے پوچھا اے شخص اگر حجاج یہاں موجود ہوتے یہ عیب اونکے سامنی بیان کرتے یا نہیں اونے کہا نہیں پس فرمایا صحابہ نے اس امر کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں نفاق سمجھتے تھے کہ لوگوں کے سامنے اونکی تعریف کریں

اور عیچے اونکی شکایت کرین نقل کیا ہو اسکو احیاء العلوم کے باب الخوف میں
 نصیححت اس زمانے میں عجب لوگوں کی چال ہو اور عجب ہر شخص کا حال ہو
 کہ جب لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں نہایت تعظیم کی ساتھ پیش آتے ہیں اور
 خیر و عافیت پوچھتے ہیں ہر طرح کی خاطر داری کرتے ہیں ہر طور کی ہمانداری
 کرتے ہیں کہی پان الایچی سے موہ نہ لال کرتے ہیں کہی اور طرح سے خوشحال
 کرتے ہیں یہ سب امور ظاہر میں کرتے ہیں اور باطن میں بغض و عداوت
 کہتے ہیں اسی واسطے جب مجلس برخواست ہو جاتی ہو لوگوں کی غیبتیں کرنا شروع
 کرتے ہیں اونکے عیوب بیان کر کے ہنستے ہیں کہ فلان شخص کیسا فاجر ہو کہ ڈاڑھی
 موڈ اتا ہو اور فلان شخص ڈاڑھی کتراتا ہو اور فلان شخص کو کیا ہو کہ ہمیشہ گلیہ کا
 پانچا پہنتا ہو خلاف شرع باتیں کرتا ہو اور فلان شخص کی عجب چال ہے کہ ہکو
 ہنسی آتی ہو اور فلان شخص کیا بے حیا ہو کہ اوسکی باتوں سے ہکو شرم آتی ہے
 اور فلان شخص متکبر معلوم ہوتا ہو لوگوں سے باتیں کم کرتا ہو اور فلان شخص جو خوف ہی
 لوگوں سے بات کر نہکا شعور نہیں ہو اور فلان شخص عجب سسڑا ہو گویا کہ ہجوڑا ہے
 اور جب اسنے کوئی کہتا ہو کہ کسواسطے اونکی برائیاں بیان کرتے ہو اونکو عیوب
 کو بیان کرتے ہو جواب دیتے ہیں کہ کیا مضائقہ ہے بادشاہ کو بھی ہر شخص غیبت میں
 برا کہتا ہو اور ایک روز اقم الحروف غفرلہ تعالیٰ الرؤف نے ایسے لوگوں سے
 کہا کہ عجب آپ لوگ بے مروت ہیں کہ سامنے لوگوں کے تعریف کرنا ہر ایک کی چاہی
 کرتے ہیں اور اونکی غیبت میں اونکی برائیاں کرتے ہیں اونہوں نے جواب دیا
 کہ اسیکا نام حسن خلق ہو یعنی عادت کا اچھا ہونا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی
 تعریف میں فرمایا و انک العلی خلق عظیم یعنی امی نبی تم ہر آئینہ نہایت خلق
 پر ہو بسبب اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم لوگوں کے سامنے اونکو

پان الایچی
 کے خلاف

برا نہیں کہتے تھے اس طرح ہم لوگ بھی کسی کے سونہ پر بد نہیں کہتے ہیں تا اور کو سچ
 منور آتم نے جواب دیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح رو بہ لوگوں
 کو برا نہیں کہتے تھے اس طرح کسی کے غیبت بھی نہیں کرتے تھے مگر ان جب
 کوئی فائدہ ہو چنانچہ تفصیل فوائد کی گزر چکی بخلاف آپ لوگوں کے کہ ظاہر میں
 تعریف کرتے ہیں اور باطن میں بغض رکھتے ہیں اسکو حسن خلق نہیں کہتے ہیں
 بلکہ یہ نفاق ہی حکایت سعدی کہتے ہیں کہ ایک شخص پر ہیز گار نے
 ایک مرتبہ ایک لڑکے سے کچھ دگلی کی واسطے تفریح طبیعت کے نہایت بد کو
 اور پر ہیز گاروں نے جب سنا کہ فلاں شخص نے ایک لڑکے سے دل لگی کی باہم منہ
 لگے اور اسکی غیبت کرنے لگی رفتہ رفتہ جب یہ خبر اوس پار سا کو پہنچی کہ اور یا سا
 میرے فعل پر سنہتے ہیں و نسی کہ اے لوگو خداے تعالیٰ کی طبیعت کی خوشی کیو سطو
 کرنا لڑکی کے ساتھ حرام نہیں کیا ہی القبت غیبت حرام کی پس تم کو کو نکو غیبت کرنا کی عادت تو
 شنیدم کہ از پارسیان یکے بطیبت بخندید از کو د کے دگر پارسیان غلظت نشین
 بغیث فنادند در پستین باخر نادان حکایت نفث بصاحب نظر لڑکھند گفت
 در پردہ یا زوریدہ حال نہ طبیعت حرام غیبت حال حکایت ایک روز
 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دروازے پر چند لوگ بیٹھے اور انتظار حذیفہ کا کرنے
 لگے اس ماہین میں باہم کچھ حال حذیفہ کا بیان کرنے لگے جب حذیفہ برآمد ہوا وہ لوگ
 عیا سے چپ ہو گئے پس فرمایا حذیفہ نے جو کہتے تھے وہ کہو کیونکہ اسکو ہم حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق سمجھتے تھے کہ سامنے لوگوں کے
 چپ رہنا اور پیچھے اوسکو اوصاف بیان کرنا نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کی
 کتاب الخوف میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کل المسلم علی المسلم حرام مالہ وعرضہ ودمہ حسبہ من الشرائع بخلافہ

ترجمہ
 برا نہیں کہتے تھے اس طرح ہم لوگ بھی کسی کے سونہ پر بد نہیں کہتے ہیں تا اور کو سچ
 منور آتم نے جواب دیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح رو بہ لوگوں
 کو برا نہیں کہتے تھے اس طرح کسی کے غیبت بھی نہیں کرتے تھے مگر ان جب
 کوئی فائدہ ہو چنانچہ تفصیل فوائد کی گزر چکی بخلاف آپ لوگوں کے کہ ظاہر میں
 تعریف کرتے ہیں اور باطن میں بغض رکھتے ہیں اسکو حسن خلق نہیں کہتے ہیں
 بلکہ یہ نفاق ہی حکایت سعدی کہتے ہیں کہ ایک شخص پر ہیز گار نے
 ایک مرتبہ ایک لڑکے سے کچھ دگلی کی واسطے تفریح طبیعت کے نہایت بد کو
 اور پر ہیز گاروں نے جب سنا کہ فلاں شخص نے ایک لڑکے سے دل لگی کی باہم منہ
 لگے اور اسکی غیبت کرنے لگی رفتہ رفتہ جب یہ خبر اوس پار سا کو پہنچی کہ اور یا سا
 میرے فعل پر سنہتے ہیں و نسی کہ اے لوگو خداے تعالیٰ کی طبیعت کی خوشی کیو سطو
 کرنا لڑکی کے ساتھ حرام نہیں کیا ہی القبت غیبت حرام کی پس تم کو کو نکو غیبت کرنا کی عادت تو
 شنیدم کہ از پارسیان یکے بطیبت بخندید از کو د کے دگر پارسیان غلظت نشین
 بغیث فنادند در پستین باخر نادان حکایت نفث بصاحب نظر لڑکھند گفت
 در پردہ یا زوریدہ حال نہ طبیعت حرام غیبت حال حکایت ایک روز
 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دروازے پر چند لوگ بیٹھے اور انتظار حذیفہ کا کرنے
 لگے اس ماہین میں باہم کچھ حال حذیفہ کا بیان کرنے لگے جب حذیفہ برآمد ہوا وہ لوگ
 عیا سے چپ ہو گئے پس فرمایا حذیفہ نے جو کہتے تھے وہ کہو کیونکہ اسکو ہم حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق سمجھتے تھے کہ سامنے لوگوں کے
 چپ رہنا اور پیچھے اوسکو اوصاف بیان کرنا نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کی
 کتاب الخوف میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کل المسلم علی المسلم حرام مالہ وعرضہ ودمہ حسبہ من الشرائع بخلافہ

یعنی تمام مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہیں بل بھی حرام ہیں لیسکی مال کو چوری ہو
 لے لینا یا چھین لینا یا خراب کر دینا یا کموڈالنا جائز نہیں ہو اور عزت بھی حرام ہے
 پس کسی کی عزت لینا کسی کی غیبت کرنا کسی کو ذلیل کرنا منع ہو اور خون بھی حرام ہو
 پس کسی کو بلا وجہ مار ڈالنا درست نہیں ہو اور کافی ہی بدی سے یہ امر کہ کوئی شخص
 کسی کو ذلیل کرے یعنی اگر ایک کو دوسرے سے کچھ تکلیف نہیں پہنچتی ہو مگر یہ کہ
 وہ شخص کو ذلیل کرتا ہو پس یہی تکلیف کافی ہو روایت کیا ہو اسکو ابو داؤد و
 مصیحت لوگوں کو لازم ہو کہ لوگوں کے تکلیف دینے سے باز آئیں اور تو یہ کی
 واسطے ہاتھ اوٹھائیں کیونکہ اس زمانے والوں کا حال یہ ہو کہ جب کسی شخص پر بدی
 احسان کرتے ہیں یا اس کے کسی معاملے کی کارروائی کرتے ہیں اپنا احسان تہلاتے
 ہیں اور لوگوں کے سامنے کہا کرتے ہیں کہ دیکھو فلاں شخص رہنے یہ احسان کیا یہ
 امتنان کیا یعنی اسکو تکلیف نہیں دی اور شام و صبح اسکی غیبت میں مصروف
 رہتے ہیں اور اسکی ذلیل کرتے ہیں بہر اوقات کرتے ہیں اور اسکو تکلیف نہیں
 سمجھتے ہیں حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
 ذلیل کرنا یہی تکلیف کافی ہو اللہم اجعلنا من تتم الصراط المستقیم و سالت
 علی طریق الدین القویہ حکامیت ایک روز در سہ نظامیہ میں سعدی سے
 اپنے استاد شمس الدین ابوالفتح ابن جوزی سے کہا کہ جب لوگوں کو میں حدیث کا
 درس دیتا ہوں فلاں شخص حسد کرتا ہو اور مال و سکا طیس میں آتا ہو اور منافق
 فرمایا ای سعدی تعجب ہو جسے کہ تم حسد کو ایسی بری چیز جانتے ہو کہ میرے سامنے
 اسکا ذکر کرتے ہو اور اپنے مسلمان بھائی کے غیبت کرتے ہو تم سے کہنے کہا کہ
 حسد حرام ہے اور غیبت حلالی ہو اگر وہ شخص جہنم میں بسبب حسد کے جائیگا
 تم بھی جہنم میں بسبب غیبت کے جاؤ گے چنانچہ بوستان میں ہے

پسین کر
 کار اہل
 اہل احسان
 اپنا تہلاتے
 ہیں باوجود
 غیبت غیبت
 کیا کرتے ہیں

سعدی کا
 ایسا نام کہ
 غیبت انا اور
 استاد و
 باوجود
 جہنم میں

مراد نظر میستہ اور اربود	شب روز تلقین و تکرار بود	مراد تاذرا گفتہ ہے پیر خود
غلان یاہ بر من جس سے پرد	چو من واد معنی دہم و حدیث	بر آید ہم اندرون خبیث
شنید این سخن بشیوا و ادب	ہر تندی بر اشفت گفت عجب	صودی پسندت نیا نہ روست
ندائیم کہ گفتہ غیب کھوت	گر اور راہ و وزخ گرفت از حی	ازین راہ دیگر تو دوری رسی

آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تقطع کل حلاف مہین مما فضاء بنہم صنایع الخیر
 معتدا ۱۰ یعنی امی محمد نہ اطاعت کرو او سکی جو حلاف ہو یعنی قسم بہت کہا یا کرتا ہو
 اور سچ جوٹ میں خدا کو گواہ بنایا کرتا ہو اور مہین ہو یعنی عقل او سکی اچھی نہاد اور
 ہمارے ہو یعنی غیب کرتا ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر بات میں قسم کہنا تا منع ہو
 اور اس نے کے لوگ قسم کو اپنا تکیہ کلام کرتے ہیں اور ہر بات میں جھوٹ بٹھم
 کہا جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ نام کس عظیم الشان کا ہو بلکہ جو بات جوٹ ہو
 اور او سکو سچ بنانا منظور ہو دے او سیر خدا کو گواہ بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا گواہ
 ہے اور خدا جاننا ہوا سب بات کو حال نہ کہ بعض کتب فقہ میں صرح ہے کہ ایسی صورتیں آدمی کا
 ہو جاتا ہی کیونکہ او سنے خدا کو جوٹ بات پر گواہ بنایا پس گویا خدا تبتالے جوٹا
 ہو الغرض باللہ تعالیٰ منہ حکایت جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب
 علی بنینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام میں ملاقات ہوئی حضرت یعقوب کے پاس
 وہ بہر پڑیا جس پر حضرت یوسف کے بھائیوں نے اوکے کہا جانے کی تہمت کی تھی
 واسطے مبارکبادی کے آیا او ہونے نے بہر پڑی سے پوچھا اتنی مدت حضرت
 یوسف کا تنگد حال معلوم تھا یا نہیں او سنے کہا مجھ کو حال یوسف کا جو ادن کے
 بھائیوں نے اوکے ساتھ کیا تھا اگرچہ سب معلوم تھا لیکن آپ کے سامنے میں نے
 بیان نہیں کیا ہوتا غیب اور چغلخوری نہو جاوے نقل کیا ہی اسکو نہ ہوا جس
 شخصیت اس زمانے کو لوگوں کا عجب حال ہے کہ ہر وقت لوگوں کی عین

منہ
 غیب
 چغلخوری
 نہو جاوے
 نقل کیا ہی
 اسکو نہ ہوا
 جس
 شخصیت

کیا کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کا گوشت کھایا کرتے ہیں اور جانور جو بیعتل ہو تو ہین
 غیبت سے اور شکایت سے پرہیز کرتے ہیں پس یہ لوگ بیڑے سے بدتر ہوئے
 مقام امنوس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو سب پر حتیٰ کہ عورتوں پر بھی بزرگی دی
 اور یہ لوگ خود اپنا نقصان کرتے ہیں اپنے کو عورتوں سے اور جانوروں سے
 بدتر بناتے ہیں حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتو
 ہین لما عرج بی مہرات بقوم لہم اظفار من نحاس لہم شون وجوہہم
 وصدورہم فقلت من ہولاء یا جبرئیل قال ہولاء الذین یا کلون لحوم
 الناس ویقعون فی اعراضہم یعنی جب میں شب معراج میں جبرئیل کو ساتھ
 گیا راہ میں عجائب اور غرائب معاملات دیکھے اور میں سے ایک یہ ہو کہ چند لوگوں کو
 میں نے دیکھا کہ ان کے ناخن تانبے کے ہیں اور وہ اپنے ناخنوں سے اپنے
 بدتون کو چیل رہے ہیں میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ ان لوگ ہیں کہ اس عذاب میں
 گرفتار ہیں جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں لوگوں کی عزت ریزی کرتے
 تھے کہ روایت کیا ہو ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو ارشاد
 حاتم اسم فرماتے ہیں المختاب والنام قراد اهل النار والکذاب کلہا اهل النار
 والحاسد خنزیر اهل النار یعنی غیبت کرنے والے اور چغلی کہانی والے اور خونی
 بندہ ہونگی اور جو لوگ بہت جھوٹ بولتے ہیں وہ لوگ دوزخیوں میں کئے ہونگے
 اور حسد کرنے والے سورجمنیوں کی ہونگے نقل کیا ہو اسکو نزہۃ المجالس میں سے
 بندروں کی شکل بعضے ای جوان وہ اونٹن کے عیب ہیں جو ہین یہاں
 شخصیت اس زمانے میں یہ سب مور یعنی چغلی پوری اور حسد اور جو مٹھ منستر
 ہو گئے ہیں خصوصاً جو مٹھ کہ ہر شخص کیا جاہل کیا عالم کیا شریف کیا رذیل جھوٹ
 بولا کرتا ہے اور سمجھتے ہیں کہ جھوٹ گناہ وغیرہ ہو اسکے کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے

اور جب لوگ ایک محفل میں جمع ہوتے ہیں جھوٹ جھوٹ باتیں بول بول کر لوگوں کو
ہنساتے ہیں اور اپنی جان پر کئی طرح کا وبال لیتے ہیں اور روزے کو دنوں میں ہی
زبانوں کو جھوٹ سے نہیں روکتے ہیں بلکہ زیادتی کرتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں
کہ جو گناہ آدمی کے نزدیک حقیر معلوم ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بڑا گناہ ہوتا ہے
پس شاید اللہ تعالیٰ اسی جھوٹ پر پکڑ کرے اور عتاب سخت فرماوے اور جہنم میں
روانہ کرے لغو ذباقت اور متقدمین جھوٹ سے نہایت پرہیز کرتے تھے اور
سمجھتے تھے کہ بیچ میں نجات ہی اور جھوٹ میں نقصان ہو اور احادیث میں پہنکار
جھوٹ بولنے والوں پر وارد ہوئی ہے اور انکی شان میں نہایت سختی نازل ہوئی ہے
حکایت ایک شخص نے داؤد طائی کی سامنے ایک شخص کا عیب بیان کیا اور کہا
کہ فلان بھونی مست پڑا ہوا تھا اور تمام بدن میں اوسکی توہری ہوئی تھی اور گردا گرد
اوسکے کتے بیٹھے ہوئے ہیں طائی اس مضمون کو سنے کے ذرا غور کر کے کہنوں لگاؤ شخص
اسی روز کے واسطے یا رہبران چاہیے تا اپنی دوست کی غیبت نہ کرے نقل کیا ہے
اسکو سعدی نے بوستان میں اور فرمایا **۵** مکی پیش داؤد طائی نشست
کہ دیدم فلان صوفی افتادہست تو آلودہ دستار پیزنش گروہی سگان حلقہ پیزنش
چو فرخندہ خمی این چکایشیند ز گویندہ ابرو بہم کشید زمانی برآشت گفت او رفیق
بکار آید امروز یا رشیق **حکایت** زمانہ سابق میں ایک بنی کو خواب میں
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا ارشاد ہوا کہ صبح کو جو چیز پہلے تمہاری نظر میں آوے
اوسکو کھا جانا اور پھر جو چیز آوے اوسکو چپا ڈالنا اور ظاہر نہ کرنا اور پھر جو چیز آوی
اوسکو پناہ دینا اور پھر جو چیز آوے اوسکو نا امید نہ کرنا اوسکو کتنے کے موافق کرنا
اور پھر جو چیز آوے اوس سے ہما گنا صبح ہوئی اول نظر بنی کی ایک پہاڑ
عظیم الشان پر پڑی یہ متحیر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ اول چیز کھا جانا

اس پہاڑ کو سطح کہاؤں پہر خیال کیا کہ موافق حکم کے کرنا چاہیے جب قصد کیا
پہاڑ کے کمانیکا وہ پہاڑ کم ہونے لگا یہاں تک کہ ایک لقمہ نہایت شیریں ہو گیا
اور انہوں نے اوسکو کھالیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا بعدہ انکی نظریں ایک طشت
سولے کا آیا چونکہ اللہ جل شانہ نے فرمایا تھا کہ دوسری چیز کو چپاؤ الّا انہوں نے
اوس طشت کو زمین کہو دے دفن کر دیا اور وہاں سے روانہ ہوئی توڑی دیر کے
بعد جب پیچھے دیکھا کہ وہی طشت زمین گے اور پڑا ہے پہر اوسکو دفن کیا پہر اوسکو
نکلا پایا دو تین مرتبہ ایسی ہی کیا جب ہمیشہ طشت باہر آئے لگا اوسکو چوڑے کے
آگے بڑھے کہ ایک چڑیا نہایت مضطرب آئی اور ایک بازو کے شکار کو واسطے
دوڑا ہوا آیا چونکہ خدای تعالیٰ کا حکم تھا کہ تیسری چیز کو پناہ دینا اور انہوں نے اوس
چڑیا کو پناہ دی اور اوسکو باز سے بچا یا اس بات کو باز دیکھ کے کہنے لگا یا بنی اللہ تنو
سیرے شکار کو پناہ دی اب سیری ہوگئی کچھ تدبیر کیجیے بنی نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ
نے حکم کیا کہ چوتھی چیز کو نا امید نہ کرنا اس واسطے میں اپنی ران کا ایک ٹکڑا کاٹ کر
دی دیتا ہوں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا بعدہ انکے نظریں ایک مردار آیا
موافق حکم خداے تعالیٰ کے بنی اوس سے پہاڑ گے جب شام ہوئی بنی نے کہا
یا اللہ میں نے تیرے حکم کے موافق کیا اب اسکی حکمت بیان کر جب بنی سولے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا اسی بنی پہلی چیز جو تھنے کہالی وہ مثال غصے
کی ہی جسطح وہ پہاڑ پہلے بہت بڑا تھا جب تھنے کمانیکا اراد کیا نہایت چوڑا
ہو گیا اور شیرینیت اوس میں آگئی اسی طرح غصہ ہو کہ شروع میں جب آدمی کو غصہ آتا ہو
نہایت جوش ہوتا ہے پہر اگر آدمی نے حلم کو دخل دیا اور غصے کو کھایا وہ کھانا نہایت
مضید ہوتا ہو کہ دنیا میں وہ شخص بردبار کہلاتا ہو اور آخرت میں اوسکا بدلہ پاتا ہو
پس غصے کو پی جانا اور اپنے نفس میں صفت بردباری کے پیدا کرنا اولاً نہایت

شاق معلوم ہوتا ہے جیسے پہاڑ کا کہنا تا یہ جب آدمی ارادہ مصمم حکم کا
 کرتا ہو غصے کو مثل شہد کے پاتا ہو کہ جس طرح شہد کے کہانے میں نفس کو ایک حرکت
 حاصل ہوتی ہو اسی طرح غصے کے کہانے میں بھی آدمی کو دیرین میں خیریت ہوتی ہی
 چنانچہ اسی مضمون کے طرف بعض شعرا نے اشارہ کیا اور کہا کہ الحکم اولہ مترناقتہ
 لکن آخرہ احلی من العسل یعنی حکم کا مزہ ابتدا میں اگر چہ کڑوا ہوتا ہو اور نفس کو نہایت
 گران معلوم ہوتا ہو لیکن آخر الامر اس کا مزہ شہد سے بھی اچھا ہو جاتا ہے اور
 حکیم اپنے حکم سے درجات و تہذیب و دنیا و یہ پاتا ہو اور اے بنی دوسری چیز جو تھے
 چھپا دی اور پھر وہ باہر نکل آئے وہ مانند اوس کام نیک کے ہو جو اخلاص سے ہووی
 یعنی جس طرح وہ طشت باوجود دفن کرنے اور چھپانے کے ہر وقت باہر نکل آتا تھا
 اسی طرح آدمی جب نیت خالص سے کوئی عبادت کرے اور منظور اوس میں یا
 نہ ہو وہ پہاڑ تک کہ اوس کام کو چھپا وے تالوگ مطلع ہووین وہ عبادت خود بخود
 ظاہر ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ اوس کو مقبول کرتا ہو خود لوگوں کو اوس پر مطلع
 کر دیتا ہو اور اے بنی تیسری چیز کی مثل امانت کی ہو یعنی جب کوئی امانت رکھا ہو
 اوس میں خیانت نہ کرنا چاہیے بلکہ اوسکی امانت کو پناہ میں رکھنا چاہو اور آدمی
 چوتھی چیز سے اشارہ اس طرف ہو کہ جس طرح تھنے اپنی ران کا گوشت اوس باز کو دی دیا
 اور اوسکی حاجت کو رو کیا اسی طرح جب کوئی شخص اپنے کسی کام کی واسطے تم سے کو
 ضرور ہو کہ تم اوسکی حاجت روائی کرو اور اوسکو نا امید نہ کرو کیونکہ انسان باز سے
 بدرجہ بہتر ہو اور اسی بنی پانچویں چیز جو مردار تھی اور بھنے اوس سے بھانگنے کا
 حکم دیا تھا وہ مثل غیبت کے ہو پس جس طرح مردار سے بھانگتے ہو اسی طرح غیبت
 سے بھی نفرت کرو اور اوس سے بھاگو نقل کیا ہو اسکو فقید ابواللیث زاینہ والدہ
 حدیث ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں

ارثا و فرمایا ان الدرہم یصیبہ من الرہبوا اعظم عند اللہ فی الخطیئۃ من ست
و ثلاثین زینۃ ینہما الرجل و اسرہی الرہب من الرجل المسلمو یعنی اگر کوئی
ایک روپیہ سود کا لیوے اس کا گناہ زائد تر ہی اس سے کہ چتیس مرتبہ زنا کرے
اور عزت مسلمان کی سود سے زائد ہی نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم میں نصیحت
امی غیبت کرنیوالو ذرا غور کرو حدیث سابق سے معلوم ہوا کہ غیبت زنا سے
زائد ہے اور اس حدیث سے مفہوم ہوا کہ غیبت سود سے زائد تر گناہ ہے
اور سود لینا چتیس زنا سے زائد ہے پس غیبت کا گناہ چتیس مرتبہ زنا کر نیسے
زائد ہے پس تعجب لوگوں سے کہ زنا سے اس قدر احتیاب کرتے ہیں کہ مرنے کو
بعض شران بہتر جانتے ہیں اور پہرون اور شام و سحر لوگوں کی قیمتیں کیا کرتے
ہیں اور اسکو اچھی چیز سمجھتے ہیں حدیث جسوقت اللہ تعالیٰ فی دین اسلام
کو اکمل کیا اور حجۃ الوداع میں حضرت رسول ﷺ اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے فرمایا
الیوم اکملت لکم دینکم و انتم صلیتم علیکم نعمتی لایۃ صحابہ سجدہ گئے کہ اب انتقال
جناب رسول ﷺ اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کا قریب ہو اکیونکہ بعد مرتبہ کمال کے پھر
مرتبہ نقصان کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے دین کو کامل کیا لا بد اب اسکا نقصان ہوگا
اور باوجود زندگی رسول ﷺ اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے نقصان کس طرح ہوگا
پس اس سے معلوم ہوا کہ زمان انتقال قریب پونہ چنانچہ ہی امر وقوع میں آیا
جسوقت حضرت رسول ﷺ اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کو مرض الموت کی شدت ہوئی
اور مدت حیات کم رہ گئی جمعرات کے روز جناب رسول ﷺ اللہ علیہ و علی آلہ وسلم
خجے سے مسجد میں تشریف لائے اور کہا ای ہلال مدینے میں ندا کر دو کہ آج
رسول اللہ ﷺ آئے ہیں اور کچھ مضامین کرتے ہیں جسکو سننا منظور ہو و وہ آدمی
کیونکہ یہ آخر وصیت ہے رسول ﷺ اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے اب زمانہ

انتقال عنقریب ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے موافق حکم سرور کائنات صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم کے نہایت غمگین ہو کے ندا کی یہ ندا اس کے عشاق رسول اللہ اور
 مشتاقان بنی اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مسجد نبوی میں جمع ہو گئے اس وقت چنانچہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منبر پر چڑھے اور امت مرحومہ کی جدائی پر رونا
 اور از حد حمد و ثنا کی اور انبیاء سابقین پر صلوة بھیجی بعدہ نصیحتیں کرنا شروع کیں کہ
 اے لوگو یہ میری آخری وصیت ہے تم لوگوں کو میں نصیحت کرتا ہوں ان امور
 کی کہ نمازیں تصور نہ کرنا اور لونڈی غلام کو تکلیف نہ دینا اس طرح حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بہت وصیتیں کیں سچلے اونکے فرمایا آپ نے ان اللہ جل
 یوم القیامۃ فی صعد واحد فی مقام عظیم و ہول شدید فی یوم لا ینفع
 مال ولا بنون الا من اتى اللہ بقلب سلیم احفظوا السننکم و ابکوا عینکم
 ایہا الناس لا تظلموا فان اللہ هو الطالب لمن جاز و علیہ حسابہم و الیہ
 ایاہم یعنی اوست میری اللہ تعالیٰ تم کو جمع کرے گا قیامت کے روز ایک میدان میں
 کہ اوس دن نہایت ہول و دہشت ہوگی اور اولاد و مال کچھ کام نہ آوے گا چاہے
 تم لوگوں کو کہ اپنی زبانوں کو روکے نہ ہو اور ہمیشہ آنسو بہاتے رہو اور کسی پر ظلم نہ کرو
 نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الفرق میں حدیث فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من یستر علی مو من عورتہ مستور اللہ عورتہ یوم القیامۃ
 یعنی جو شخص مسلمان کے عیب کو چھپا دے اور غیبت نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں
 اوسکے عیب کو بھی ڈالے گا اور اپنی رحمت سے سرفراز کرے گا اور جو شخص دنیا میں
 لوگوں کے عیب کو کو لے گا اور اونکی غیبتیں کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے روز
 ہلاکت میں ڈالے گا اور جہنم میں بھیجے گا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب صفۃ السائلین
 حدیث فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا یغتب بعضکم بعضا فقہلوا

یعنی نہ عیب نہ کرے کوئی شخص کیلی وگرنہ پس غیبت کرنیوالا ہلاک ہو جائیگا اور قیامت
 کے روز عذاب میں پڑیگا نقل کیا ہوا سکو تنبیہ الغافلین میں حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتوں کے بیان میں حدیث فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے من کف لسانہ عن اعراض الناس اقال اللہ
 عشرۃ یوم القیۃ یعنی جو شخص اپنی زبان کو روکے لوگوں کی عزت ریزی سے
 اور لوگوں کی غیبت نہ کرے خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کو قیامت کے روز معاف کریگا
 اور اس پر نہایت احسان کریگا بسبب اسکے کہ اس نے ایک مسلمان پر احسان کیا اور
 اس کے پیوں سے نعمتیں نہ کیا نقل کیا ہوا سکو ترجمہ المجاہدین اور منتخب مناقب میں
 ارشاد ایک شخص نے فضیل بن عیاض سے کہا کچھ وصیت کیجیے اوہوں نے
 کہا احفظ عنی خمساً اولہا ما اصابک من شیء نقل ذلک بقضاء اللہ تعالیٰ حتی
 ترفع الملامۃ عن الخلق والثانی احفظ لسانک وانت تجوز من عذاب اللہ
 والثالث صدق ربک بما وعدک من الرزق حتی تكون مؤمناً بالمرام ستار
 الموت حتی لا تموت غافلاً والخاصل ذکر اللہ کثیراً حیث ما کنت حتی تكون محصناً
 من جمیع السیئات یعنی اس میں چھو پانچ چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں اول یہ کہ
 جو مصیبت دنیوی ہو یا دینی ہو اس کو اللہ کی قضا و قدر کے ساتھ ملاوے اور سمجھے
 کہ جو امر ہے موافق تقدیر کے ہوتا جاتا ہی کسی آدمی کو ملاست نہ کہ کیونکہ جو امر مقدر ہو
 وہ ہونا ہی تنبیہ بعض محدثین کا یہ قول ہے کہ ہر گاہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں جو چیز
 ہوتا ہی قسم غیر سے ہو یا شر سے لکھ دیا پس اب اللہ تعالیٰ کے عذاب دینی کی بدیہ پر
 کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ بندہ بے اختیار محض مثل پتھر کے ہو گیا کس واسطے کہ اگر بندہ مختار
 ہووے اس کو خلاف امر مقدر کر نیکا بھی اختیار ہووے جو ٹہا ہوتا تقدیر کا لازم ہوتا ہے
 اور اللہ تعالیٰ کی طرف کذب منسوب ہو جاتا ہے اور یہ شک بعض میرے سامعین کو

جب کہ میں والد ماجد سے شرح عقائد نسفہ پر ہوتا تھا عارض ہوا کہ غلامانہ تہذیب سے
ہونے میں جو ٹامہ ہونا اللہ تعالیٰ کا لازم آتا ہے پس اگر آدمی مختار ہووے اور اسکو
خلاف امر مکتوب کے کر نیکا بھی اختیار ہووے تقدیر ہوئی ہو جائیگی مثلاً اگر تقدیر
میں زید کے لکھا ہے کہ غلام روزیہ زنا کرے گا پس اگر یہ شخص زنا کرنے میں مختار ہووے
پس شاید اپنے اختیار سے زنا نہ کرے خلاف تقدیر کے لازم آجاتا ہے اور اگر مختار
نہیں ہے تو یہ خلاف مذہب اہل سنت کی ہو اسوقت میں نے ہر طرح سے سمجھایا
لیکن وہ لوگ نہ سمجھے پھر بعد برخواست ہوئے مجلس کے بھی بہت سمجھایا لیکن اونکے
خیال میں نہ آیا اور کہنے لگے کہ چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد کا ہے اسواسطے ہم اعتقاد رکھتے ہیں
اس امر کا کہ تقدیر میں لکھنے سے انسان کو اختیار باقی رہتا ہے لیکن اسکی وجہ خوب
ہماری ذہن نشین نہیں ہوتی ہے اور کچھ خوب سمجھ میں نہیں آتی ہے اب تقریر رفع
کو سن لینا چاہیے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں یہ نہیں لکھا کہ غلام شخص
غلام کام بغیر اختیار کے چار و نامہ پار کرے گا بلکہ وہ ان یہ مضمون مسج ہے کہ غلام شخص
وہ کام باوجود اختیار کے کرے گا مثلاً تقدیر میں یہ نہیں لکھا ہے کہ زید زنا کرے گا اور اس
فعل میں مجبور ہو جائیگا بلکہ لوح محفوظ میں فقط جو بات ہوئے والی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ
اسکو جانتا ہے خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ زید سے زنا ہوگا یعنی اگر یہ زید کو اختیار ہے
خواہ زنا کرے یا نہ کرے لیکن ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ طبیعت زید کی زنا کی طرف
رغبت کرے گی اور زنا اس سے ہو جائیگا پس معلوم ہوا کہ تقدیر میں لکھنے سے اختیار
نہیں جاتا ہے اگر اسکی زیادہ شرح منظور ہووے تو اسکو یوں سمجھنا چاہیے کہ مثلاً اگر
ایک شخص کو قرینوں وغیرہ سے یقین ہووے کہ زید سے کل زنا ہوگا اور وہ شخص زید
سے کھد بوے کہ کل متے زنا ہوگا جب کل آج ہوئی اتفاقاً زید سے زنا ہوا پس
اوس شخص کے پہلے سے خبر دینے سے اختیار زید کا چلا نہیں گیا بلکہ با انیسہ زید کو اختیار

تھا کہ چاہتا نہ کرتا لیکن اسکی طبیعت چونکہ اسطرف راغب ہو گئی اس سبب سے
 یہ امر وقوع میں آیا اسی طرح اللہ تعالیٰ کہ عالم الغیوب ہی جانتا ہے کہ زید سوزنا ہوگا
 اور اسکی خواہش جوش کرے گی موافق اپنی علم کے اسنے یوح محفوظ میں لکھ دیا پس
 اس سے اختیار کا باطل ہونا کہاں سے لاوم آتا ہو دوسرے یہ کہ اپنی زبان
 کو بند کر اور کیسی غیبت اور شکایت نہ کرتا تجھے مخلوقات کو نجات ہو اور تجکو خدا ایسا
 کو عذاب سے نجات ہو اگر تو کیسی غیبت کرے گا تجکو ہی آخرت میں تکلیف ہوگی اور
 تیرے سبب سے لوگوں کو مشقت ہوگی سعدی کہتے ہیں سے زبان کی مدد بہر شکریہ و سپاس
 بغیبت نہ گرداندش حق شناس ہے الحاصل اگر تو زبان کو نہ روکیگا اور چوں نفس کہیگا
 اسکے موافق کرے گا ہلاک ہوگا اور قیامت میں عذاب میں پڑے گا چنانچہ اس مضمون
 کی طرف بعض شعرا نے اشارہ کیا ہے حفظ لسانک واحترز من لفظہ فی عالم ربی سلم
 باللسان ویطرب فی یعنی امی انسان اپنی زبان کی حفاظت کر اور اسکے نقصان ہو
 ڈرے کیونکہ سبب اسی زبان کے انسان سلاستی پاتا ہو اور ہلاکت میں پڑتا ہے
 اور بسبب غیبت کے جس شخص کی غیبت کی اسکو بچ ہو گا دل میں اسکے زبان کا
 زخم پیدا ہوگا اور زبان کا زخم ایسا ہوتا ہو کہ اسکا اچھا ہونا نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ
 جب ایک بات زبان سے نکلی کسی کے حق میں گالی یا شکایت نکلی اور اسکا زخم دوسرے
 کے دل میں جم گیا اور اسکا زوال نہیں ہو سکتا ہو بخلاف زخم تیر کی دوا وغیرہ سے
 وہ اچھا ہو سکتا ہو پس زبان کا زخم کہ اسکے سبب سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے تیروں
 کے زخم سے ہی زائد تر ہو اسیواسطے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سے
 جمادات اللسان لما التیام بہ ولا یتام ما جرح اللسان وغ اور اسکا مضمون بعض شعرا
 عالی وقار ہند زبان ہندی منظم کرتے ہیں سے ہرے تین زخم تیر و تیروں کو
 جبکہ انکا علاج کرتے ہیں ان زبانوں کے زخم آج عہد عمر ہر ملک نہیں رہتا

تیسرے یہ کہ جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے رزق کا کیا ہو اسکو سچ سمجھ لینے اللہ تعالیٰ پر
توکل کر اور جمع مال کی فکر نہ کر کیونکہ خود اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق کا کفیل
ہو گیا اور قرآن میں فرماتا ہو وامن دابة فی الارض الا علی اللہ عز و تھا اور اگر
تو نے فکر جمع کرنے مال کی اس دنیا فانی میں اپنی اوقات کو تحصیل مال میں ضائع
کیا گویا اللہ تعالیٰ کو تو نے جھوٹا سمجھا اور اس کے وعدے کا اعتبار نہ کیا پس لایق ہے
کہ اپنی عمر کو عبادات میں صرف کر اور دنیا کے حاصل کرنے میں اوقات کو خراب
نہ کر کیونکہ دنیا ایک شئی فانی ہے اور وطن اصلی جہان جاودانی ہو پس دنیا میں
مثل مسافر کے رہنا چاہیے اور مال کے ساتھ فریب نہ کہنا چاہیے جس شراب و مٹی قمار لکھتی ہو سچ
راحت دنیا ہے عاجز یا کہ خواب باد صحر یا کہ برق اضطرب
سبیل ہی یا سایہ دیوار ہے کچھ نہیں معلوم کیا اسرار ہے
چوتھے یہ کہ ہر وقت مرنے کے استعداد رکھنا انتقال تیرا غفلت میں نہ ہو
اور عاقبت تیری خراب نہ ہو جائے کیونکہ یہ دنیا ایک جہان فانی ہو کسی روز ضروری
یہاں سے سفر کرنا ہو آخر اس دنیا سے ہو اوٹنا تجویذ اقلہ اس موت کا چکنا چویز
اور جو شخص جانتا ہو کہ حقیر ہمارا اس شہر سے سفر ہو گا سامان سفر کا مہیا کرتا ہے
کچھ تو شہ اپنے ساتھ رکھتا ہو پس ہر گاہ معلوم ہو کہ یقیناً ایک روز سفر ہو گا اور
ملک الموت اپنی صورت دکھلا دیگا لاجرم سفر آخرت کا زاد اپنے ساتھ رکھ لینا
چاہیے اور مرنے کے استعداد پیدا کر لینا چاہیے تا ایسا نہ ہو کہ یکایک روح قبض ہو جائے
اور عزرائیل خبر موت کی سنائی او سوقت مذامت عارض ہو اور حسرت لاحق ہو کہ
میں کیوں زاد و توشہ سفر کا مہیا نہ کیا اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہو بعض شعرا نے
چون زمین دار فنا قصد سفر سوئے و گرواری بد چرخا فل نشینی ابد ال سبایش دنیا کن
اور عطار فرماتے ہیں غفلت می گذاری ز دنیا گمانی بد درینا گر چنین غافل بانی

نظیر اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نہایت خوش ہو اور ہر طرح کے اوسکو چین و آرام ہو
 لیکن اوسکو خیال اس امر کا ہو کہ فلان شخص اگر یکایک آجاوے ہمو قید کر کے لیجاوے
 حجرے میں بند کرے گا ہر طرح سے تکلیف دے گا ایسی صورت میں وہ شخص لڈاؤ کو
 چوڑے کے عیش سے موند ہوڑے کے اس سامان میں رہتا ہے کہ اگر وہ شخص اوسے ہمو
 تکلیف نہ دی لوگوں سے جا کے ہاتھ جوڑتا ہے اپنی نجات طلب کرتا ہے سفارش اپنی
 اوس شخص سے چاہتا ہے پس سب سے ہر شخص کو لازم ہے کہ دنیا پر نظر نہ کرے
 ہر وقت موت کی استعداد کرے اپنی عمر کو طاعت مولیٰ میں صرف کرے تا ایسا
 نہو کہ ملک الموت یکایک تشریف لاوین اپنی صورت ہیبت دار دکھاوین سے
 آکر اٹھو سہ پہر عزرائیل جب ۛ بھول جاوے کہ وہ ایک تخت سب
 اور باہر ارشدت و محنت روح کو کنچین پہر قبر تنگ و تاریک میں بند کرین سے
 قبر میں تنہا پڑے گا جب کہ تو ۛ پہر فرشتہ آکر اٹھو رہو رہو رہو
 وہاں ہر طرح کا عذاب نمودار ہوئے کوئی اپنا ہمسرہ کوئی یا رہو اور ہر زمین باقی ہوا وہ ہر خوشنما ہے
 ہڈی اور پسلی لگین سب ٹوٹنے ۛ جسم سے اعضا لگین سب چوٹنے
 اوہر سانپ اور بچوڑ نک مارتے ہین اوہر سے ملائک گرز مارتے ہین سے
 او سگڑی کیونکر اوسے دو گرجواب ۛ جسکڑی ہونے لگے تمیر عذاب
 پانچوین یہ کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کہ ہر وقت خدا سے التجا کیا کہ کیونکہ ذکر
 اللہ تعالیٰ کا مانند قلعی کے ہے جو طرح قلعی سے آدمی اپنے دشمنوں سے بچتا ہے
 اسی طرح خدای تعالیٰ کے ذکر سے انسان گناہوں سے بچتا ہے نقل کیا ہے اسکو
 تنبیہ الغافلین کے باب ذکر اللہ میں ارشاد و امام حجة الاسلام ابو حامد الغزالی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کان الصحابة يتلاقون بالبشر ولا يفتابون عند الغيبة
 ویرون ذلك افضل الاعمال یعنی صحابہ کی یہ چال تھی کہ جب کسی شخص سے ملاقات

کرتے تھے خندہ زبان کشادہ پیشانی رہتے تھے تاہم اس شخص کو سچ نہ ہووے اور کسی کے پیچھے اسکی غیبت نہیں کرتے تھے نہ یہ کہ سامنے اسکی تعریف کریں اور غیبت میں اسکی برائی بیان کریں پس جو شخص صحابہ کے طریقے پر چلیگا البتہ اس میں استحقاقِ جنت کا ہوگا اور جو اس طریقے سے پہرے گا سیدہ و دوزخ میں جائیگا حکایت ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئے یہ بودا بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا بد بودا اس سبب سے چلی کہ منافقین نے بعض مسلمانوں کی غیبت کی نقل کیا ہے اسکو خزائن الروایات میں نصیحت اگر فی الحقیقت دیکھو تو اس زمانے میں یہی سبب غیبت کے انواع و اقسام کی تکلیفیں ہوتی ہیں اور ہر طرح کی سختیاں نمودار ہوتی ہیں لیکن لوگ اسکا خیال نہیں کرتے ہیں تو بہ نہیں کرتے ہیں حکایت ایک شخص نے چند اشخاص کی غیبت بطور کتابت کے کی اور ان کے عیوب کو خط میں لوگوں کے پاس لکھ بھیجا اللہ تعالیٰ کو یہ امر نہایت ناگوار ہوا کیونکہ اس سے ایک فعل ناسزاوار ہوا اتفاقاً ایک روز اس سے اور اس کے شاگرد سے لڑائی ہوئی نوبت مار کی آئی شاگرد نے اسکو خوب دبا یا ہر طرف سے خون بہایا اور یہ معاملہ ایک جم غفیر کے سامنے واقع ہوا وہ شخص نہایت نادم ہوا لیکن اسکا خیال نہ آیا کہ یہ سزا اس غیبت کی ملی اور یہ جزا اس شکایت کی ملی حکایت ایک شخص تھا کہ اپنے قریبوں کی بہت غیبت کیا کرتا تھا اپنی اوقات کو انکی شکایت میں صرف کرتا تھا خدا تعالیٰ نے اس پر بلا محتاجی کی ڈالی کہ وہ شخص نہایت تنگ ہوا اپنی بکیسی سے دنگ ہوا حتیٰ کہ لوگوں سے سوال کرنے کی نوبت آئی سخت محنت اور ٹھائی حکایت ایک عورت تھی کہ لوگوں کی غیبت از حد کیا کرتی تھی اور اپنے اغزا کو بہت ستایا کرتی تھی منتقم حقیقی نے اس کے باطن میں زخم پیدا کیا

کہ سبب دیکھنے اور اسکی سائنس لینیوین تکملہ پڑ گیا جب وہ دم کھینچی بہت سختی ادا ہوتے
 آخر کار اسی مرض میں اور اسکا انتقال ہوا اہل دنیا کو نہایت ملال ہوا احکامات
 ایک شخص تھا کہ وہ اپنے استاد کے نافرمانی کیا کرتا تھا اور اسکی غیبت و شکایت میں
 بسر اوقات کرتا تھا اتفاقاً ایک روز اس سے اور استاد سے لڑائی ہوئی اور استاد نے
 برسر محفل اور سکو جو تیان مارین لوگوں نے اور سکو تھوکا ہر شخص نے اور سکو برا کہا یہ
 سزا اور سکو غیبت کی ملی و قیقہ چونکہ جناب شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ
 علیہ و علی آلہ وسلم کے عہد میں غیبت کم واقع ہوتی تھی اور اسکی بد بو اور خباثت
 لوگوں کو معلوم ہو جاتے تھے اور اس زمانے میں چونکہ ہر عام و خاص کیا جاہل
 کیا فاضل کیا ظالم کیا عالم ہر شام و پکاہ لوگوں کے گوشت کو کھاتے ہیں لوگوں
 کے عیوب کو اٹھا کر کرتے ہیں اسی سبب سے لوگوں کی نظروں میں غیبت کی
 برائی معلوم نہیں ہوتی ہی پس اسکی نجاست اور خباثت کی بھی امتیاز نہیں ہوتی ہی
 اور جسطرح خاک و ب کو بد بو غلاظت کے زیادہ امتیاز نہیں ہوتی ہے بسبب اسکے
 کہ وہی اور سکا پیشہ ہوتا ہی اور جو شخص ایک مکان بد بو دار میں رہی بسبب عادت
 ہو جانے کی اور اسکی ناک میں بد بو معلوم نہیں ہوتی ہی اسی طرح اس زمانے کے لوگوں کو
 علما ہوں یا جہلاء بد بو غیبت کی معلوم نہیں ہوتی ہی اور ناک میں کچھ بد بو غیبت کی
 نہیں جاتی ہی اور بسبب پر آگندہ ہو جانے غیبت کے جاہلوں کا یہ حال ہی کہ جب
 کوئی عالم ناچ دیکھے یا زنا کرے اور سکو فاسق سمجھتے ہیں اس سے اعتقاد کم کر دیتے
 ہیں نہایت تعجب کرتے ہیں اور سکو بد نام کرتے ہیں اور علما ہمیشہ غیبت میں کیا کرتے ہیں
 اس میں کوئی اور نکو بد نام نہیں کرتا ہی کوئی اور نکو برا نہیں کہتا ہی اور بعض عالموں کا یہ تصور ہی
 کہ جاہلوں کو و غلو میں ہر طرح کی ضیوت کرتے ہیں احکام نماز و حج کی تعلیم کرتے ہیں زنا
 اور خراب اور سود کے حرمت کو بیان کرتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم

کی احادیث کو بیان کرتے ہیں لیکن غیبت کے مسائل سے لوگوں کو قوت نہیں
 کرتے ہیں غیبت کا حرام ہونا بیان نہیں کرتے ہیں دو سب سے ایک یہ کہ
 اونکی نظروں میں چند ان غیبت گناہ نہیں ہو کیونکہ وہ خود ہمیشہ غیبت کیا کرتے
 ہیں دوسرے یہ کہ جانتے ہیں کہ اگر لوگوں کو غیبت کی نہ کرنے کی نصیحت کرینگے
 غیبت کرنے والوں کو فضیحت کرینگے سننے والے ہمیں کو بدنام کرینگے اور کہیں گے
 کہ غلاما عالم لوگوں کو غیبت نہ کرنے کی نصیحت کرتا ہو اور خود ہمیشہ مسجد میں بیٹھ کر
 لوگوں کو ذلیل کیا کرتا ہے پس اس مرید ہمارا رب چلا جائیگا اللہ بخنا من
 وساوس الشیطان وارحمہ علینا یوم العرض علی المنان حکایت
 ایک روز خالد ربی جامع مسجد میں بیٹھے تھے لوگوں نے کسیکی غیبت شروع کی
 اور کسی کی شکایت کی خالد نے اونکو منع کیا تو بڑے عرصے کے بعد پہراون
 لوگوں نے غیبت شروع کی اوسوقت باغواشیطان خالد بھی شریک شکایت
 ہوئے بعد جب اوس رات کو سوائے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ اوسکے
 ہاتھ میں سور کا گوشت ہو اور وہ اسنے کہتا ہو کہ کہاؤ اسکو خالد نے خواب میں
 جواب دیا کہ یہ گوشت نجس اور حرام ہو میں اسکو کس طرح کہاؤں اس شخص نے
 کہا کہ تمنے اس سے بد چیز کہاؤی ہو یعنی گوشت آدمی کا کہ جبکہ تمنے غیبت کی
 تمنے کہا یا بعدہ اوس شخص نے سور کے گوشت کو انکے موندہ میں زبردستی ڈال دیا
 خالد کہتے ہیں کہ جب میں جگا چالیس یا تیس روز تک میرے موندہ سے بد بو آیا کی
 نقل کیا ہو اسکو تنبیہ الغافلین میں نصیحت اسے نہایت زرا غور کرو اور کسی پر چور
 نہ کرو اگر سور کا گوشت کھانا منظور ہووے لوگوں کی شکایت کرو ورنہ غیبت
 سے باز آؤ تعجب ہو لوگوں سے کہ سور کا گوشت اگر اونکو کھلایا جاوے نہایت
 مکروہ جانتے ہیں اور کھانے والے کے دشمن ہو جاتے ہیں ورنہ غیبت میں

نہایت نشاط کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور اگر حکایات مسامحین کا بیان ہو چال قرار
 کے بیان ہو اس مجلس کو پسند نہیں کرتے ہیں بلاشبہ ان لوگوں پر شیطان غالب
 ہو اگر مجلس خیر ہو اس میں فساد آتی ہو اگر مجلس غیبت ہو طبیعت خوش ہو جاتے ہیں
 جو کلام ہو جو بیان ہو اس میں کسی کی بھی غیبت کرتے ہیں اگر موقع نہیں ملتا ہو
 آنکھ ملکا دیتے ہیں جب کسی مجلس سے برخواست کرتے ہیں راہ میں اہل مجلس کے غیبت
 کرتے ہیں کہ فلان شخص بخیل ہو فلان شخص ذلیل ہو فلان شخص حقیر ہے فلان شخص
 شریر ہے اور اس بیان پر ہنستے مارتے ہیں لوگوں کو ہنساتے ہیں سب ان سب مور کا
 انکی غفلت ہو اگرچہ اونکو نہایت مسرت ہو چونکہ یہ لوگ شیطان کی پیروی کرتے
 ہیں شیطان انکو خراب کرتا ہو طرفہ ماجرایہ ہو کہ حقیقت میں شیطان کی اطاعت
 کرتے ہیں اور جب شیطان کی عداوت کا حال پڑھتے ہیں عفو و باقند پڑھتے ہیں
 شیطان سے پناہ مانگتے ہیں لیکن اپنے افعال کو نہیں چھوڑتے ہیں اور غیبت ہی
 منہ نہیں موڑتے ہیں پس خود شیطان ان لوگوں پر ہنستا ہو مثل ان لوگوں کے
 مثال ایک شخص ہے کہ اس کے سامنے شیر آوے اب ڈرے کہ شاید وہ شیر کچھ نہ
 پونہ پاوے یا جان سے مار ڈالے اور اس شخص کے سامنے بک قلعہ ہو وی کہ اگر وہ
 اس قلعے میں جاوے البتہ شیر کی ضرر سے نجات پاوے لیکن وہ شخص قلعے میں
 نہ جاتا ہو وے اور کہتا ہو کہ اس قلعے کے ذریعے سے میں شیر کی ضرر سے پناہ
 مانگتا ہوں بس فقط اسی پر کفایت کرے پس ایسے شخص کو سب ہو قوف کہتے ہیں
 یہی حال ہو ان لوگوں کا کہ اپنے کو خدا کا دوست کہتے ہیں اور حقیقت میں شیطان
 کی پیروی کرتے ہیں اور خدا کی اطاعت کو چھوڑتے ہیں اشر حضرت ابن عباس
 رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 معراج کو تشریف لیکے چند اشخاص کو دیکھا کہ وہ مردار کا گوشت کھا رہے ہیں

جناب سوال شد صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ
ہیں جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں لوگوں کی غیبتیں کرتے تھے اور
لوگوں کی شکایتیں کرتے تھے نقل کیا ہوا اسکو سیرۃ احمد یہ میں لطیفہ ہے
جو شخص خواب میں دیکھے کہ میں مردار کا گوشت کھا رہا ہوں پس وہ لوگوں کو
غیبت کرے گا تصریح کیا ہوا اسکو امام غزالی نے حق راجع کے بیان میں حقوق الصلحۃ
سے لطیفہ جو شخص خواب میں دیکھے کہ میں آدمی کا گوشت کھا رہا ہوں اسکی تعمیر
یہ ہو کہ وہ لوگوں کی غیبت کرے گا کیونکہ قرآن میں غیبت کی تشبیہ گوشت کھانسی
ساتھ وارد ہوئی تصریح کے اسکی ابن سیرین نے اپنے رسالہ تعمیر میں حدیث
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان اللہ قد حرم علی المؤمن
من المؤمن دمه وماله وعرضه وان یظن بہ ظن السوء یعنی اللہ تعالیٰ
نے حرام کیا ہے ہر مؤمن پر دوسرے مؤمن کے خون کو اور مال کو اور عزت
کو حتیٰ کہ بلا وجہ مار ڈالنا حرام ہے بلکہ حضرت ابن عباس کے نزدیک جو شخص
کسیکو بلا وجہ مار ڈالے وہ شخص کبھی جنت میں نہ جائیگا اگرچہ توبہ کر کے مرے
اور کسی کے مال سے چوری کرنا یا چھین لینا جائز نہیں ہے اور کسی کی عزت پر
حرام ہے اور بھی حرام ہے کسی مسلمان کے ساتھ بدگمانی کرنا نقل کیا ہوا اسکو
احیاء العلوم کے باب حقوق الاخوان والصحابۃ میں حق ثالث کے بیان میں
ارشاد ووبیہ کی فرماتے ہیں لان احرم الغیبت احب الی من الدنیا
وما فیہا ولا ن اغض بصری احب الی من ان یکون لی الدنیا وما فیہا
یعنی غیبت چھوڑنا میرے نزدیک بہتر ہے تمام دنیا کی چیزوں سے اور کسی
اجنبیہ کی طرف نظر نہ کرنا بھی بہتر ہے دنیا سے نقل کیا ہوا اسکو تنبیہ الغافلین میں
وقیقہ ترک غیبت کے بہتر ہونے کی تمام دنیا سے وجہ یہ ہو کہ دنیا ایک شے فانی ہے

اوسکا ثبوت اور قرار نہیں ہو پس امور دنیا کے آخرت میں نکلنے بلکہ لوگ اپنے
 کفِ حسرت لینے اور غیبت کا چوڑا سا کٹاؤ اب آخرت میں آدمی کو ملیگا پہرہ
 شخص نہایت فرحت کر لگا پس دنیا کو لینا دین کو چھوڑ کے سخت بیوقوفی سے
 اسو اسطے وہب نے فرمایا کہ تمام دنیا سے غیبت چھوڑنا بہتر ہے نصیحت
 قول وہیب سے معلوم ہوا کہ کسی چیز حرام کی طرف نہ دیکھنا دنیا و مافیہا سے
 بہتر ہو اور یہ امر یعنی نظر کرنا اس زمانے کی عورتوں اور مردوں میں نہایت
 پر اگندہ ہو گیا مردوں کا یہ حال کہ راہ میں ہر چار طرف نظر کرتے جاتے ہیں
 اگر کسی عورت خوبصورت کی طرف نظر پڑ گئی اوسکو خوب بغور دیکھتے ہیں اگر
 موقع نہیں پاتے ہیں آنکھوں کے کونوں سے دیکھتے ہیں ہر شخص کے گھر کی طرف
 نظر ڈالتے ہیں کہ شاید کوئی عورت پردے کی اندر ہووے اوسکو بھی دیکھ لیں
 جب عورتوں کی محفل اپنے گھر میں جمع ہوتی ہو کوٹھون پر چڑھ چڑھ کے پردی
 ڈال ڈال کے غیروں کی عورتوں کو دیکھتے ہیں تعجب ہوا ان لوگوں سے
 کہ لوگوں سے حیا کر کے آشکارا ہو کر نہیں دیکھتے ہیں بلکہ پوشیدہ پوشیدہ نظر
 کرتے ہیں اور خدا سے تعالیٰ سے کہ ہر وقت حاضر و ناظر ہو ذرا حیا نہیں کرتے ہیں
 اپنے مولیٰ سے چاہ نہیں کرتے ہیں مولیٰ کے غلاموں سے شرم کرتے ہیں اگر
 کسی عورت سے آنکھیں دوچار ہوئیں آنکھ لڑاتے ہیں اور نوبت زنا کی لاؤ ہیں
 اگر خلوت میں کوئی عورت ملی اوس سے بوس مکنہ کرتے ہیں سامان زنا آشکار
 کرتے ہیں خواہ وہ عورت بہن ہو یا بہو پوخال ہو یا اجنبیہ ہو کچھ خیال نہیں
 کرتے ہیں کہ اس عورت سے مباشرت جائز ہو یا نہیں ان لوگوں نے اپنے
 بزرگوں کا نام خراب کیا اپنے نسب کو برباد کیا سلف کا یہ حال تھا کہ اگر کسی
 شیطان غلبہ کرتا اور کسی کی طرف دیکھ لیتے اپنی آنکھ کو پھوڑ ڈالتے اپنے کو

خدا کی راہ میں کانٹا کر لیتے اور اس زمانے کی عورتوں کی یہ چال ہو کہ مردوں
 کی طرف دیکھنے کو درست سمجھتی ہیں جب کہیں بھفل دیو اٹھائے میں جمع ہووے
 پردی میں مردوں کو دیکھتی ہیں اور اگر کوئی خوبصورت جوان کو دیکھ لیا خوب
 مزے کے ساتھ دیکھتے ہیں اور نہایت طبیعت کو لذت دلاتی ہیں جب کسی مرد جوان
 سے ملاقات ہووے اور موقع ہاتھ آوے اس کی طرف ہر وقت دیکھتی ہیں وہ شخص
 بھی التفات کرے ذرا کچھ بات کرے ظاہر میں کہتے ہیں کہ دیکھنے میں ہمارے
 مردوں کو کیا مضائقہ ہے ہاں اگر مرد دیکھیں ہلکا البتہ مضائقہ ہے اور دل میں
 خواہش کرتی ہیں طبیعت ان کی بسبب نظر کے بے قرار ہوتی ہو ابلیس کے یار
 ہوتی ہو باوجودیکہ دیکھنا مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو شہوت
 سے نہایت گناہ ہے اور احادیث و آیات میں حکم اسکے منع کا اور اس پر اسوہ سبط
 وہیب نے کہا کہ کسی شئی حرام کی طرف نہ دیکھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور نظر
 کرنا تمام دنیا سے بدتر ہے ائمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما چونکہ نہایت قابل
 اور فاضل تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو مجلس میں شیخو پیر
 نہایت بزرگ رکھتے تھے اور جو صحابہ سن رسیدہ تھے ان سے زائد ان کی تعظیم کرتے
 تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں
 کہ عمر تمہاری تعظیم کرتے ہیں میں میں تمکو وصیت کرتا ہوں چند چیزوں کی
 اور نصیحت کرتا ہوں چند باتوں کی کہ اگر وہ باتیں تم عمر کے سامنے کرو گے
 تمہاری قدر جاتی رہے گی ان کی نظر میں تمہاری عزت کمٹ جائیگی
اول یہ کہ کسی کے سامنے کوئی بید عمر کا نہ کہو نا اور اونکا افشار نہ کرنا
 کیونکہ اگر تم اونکا بید کسی کے سامنے کہو لوگی عمر تمکو بد سمجھینگے اور تمہاری قدر
 نہ کریگے **مصلحت** عیب کہوٹنے اور بید ظاہر کرنے میں اول ضرر یہی

ہوتا ہی کہ بھید کھولنے والا اوس شخص کے سامنے حقیر ہو جاتا ہو اور اس زمانہ میں
 یہ امر نہایت منتشر ہو گیا ہو ہر شخص دوسرے کا بھید کھول دیتا ہو لوگوں سے اسکا
 مشورہ کہہ دیتا ہو اگر وہ شخص منع کرے کہ فلاں بات کسی سے نہ کہنا اوسکا منع کرنا
 نہیں سنتا ہو اور اسکے پیچھے پوشیدہ بات کھول دیتا ہو خدا سے تعالیٰ ان لوگوں کو
 ہدایت کرے تا یہ لوگ اپنے فعل سے باز آئیں جہنم کی راہ میں نہ جائیں دوسرے
 یہ کہ کسی کی غیبت نہ کرنا عمر کے سامنے قیصر کے یہ کہ اونکے سامنے جھوٹ نہ بولنا
 کسی مقدمے میں خلاف واقع بیان نہ کرنا نصیحت اس زمانے میں
 جھوٹ بولنا لوگوں کی غذا ہو ہر شخص ہر بات میں بلا فائدہ جھوٹ بھڑکتا ہو اگر
 محفل میں خصوصاً مسیحا میں لوگ جمع ہو وین جھوٹ باتیں اپنے دل سے بنا کے
 کہتے ہیں تا لوگ ہنسین اور قہقہے ماریں حدیث میں ایسے شخص پر لعنت وارد ہوئی ہو
 نہایت شدت آئی ہو طرفہ ماجرا یہ ہو کہ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہو اوسوقت
 حاضرین کے سامنے یہ بھی کہہ دیتا ہو کیا کریں جھوٹ بولنا ضرور ہوتا ہو بار و بد کہ
 جاتے ہیں کہ جھوٹ بولنا حرام قطعی ہو چوتھے یہ کہ لا یطلعن منک علی خیانتہ
 یعنی کوئی امر خیانت کی مال میں ہو وے یا مشورے میں تم سے ظاہر نہ ہو وے
 نقل کیا ہو اسکو احیاء العلوم کے کتاب الاخوة میں حق ثالث کے بحث میں
 ارشاد بعض حکما فرماتے ہیں ان ضعفت عن ثلاث فعلیات ثلاث
 ان ضعفت عن الخیر فامسک عن الشر وان کنت لا تستطیع ان لا تمنع
 الناس فامسک عنهم وان کنت لا تستطیع ان تصوم فلا تاكل محوم الناس
 یعنی اگر تجھے نیکی نہ ہو سکے اور جناب باری کی اطاعت نہ ہو سکے پس بدی سے
 بچ اور مخالفت مولیٰ سے احتراز کر اور اگر تو لوگوں کو نفع نہیں دیتا ہو پس ضرر
 بھی نہ دے اور اگر تو روزہ نہیں رکھتا ہو پس غیبت نہ کر لینے بہتر تو یہ ہے

کہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا روزے میں غیبت سے بچا کر روزہ حتی الوسع غیبت سے
 پرہیز کیا کر نقل کیا ہوا سکو تنبیہ الغافلین میں ارشاد و مجاہد فرماتے ہیں
 لا تذکر الخاك فی غیبة الاکما تجب ان یذکرک فی غیبتک یعنی نہ ذکر کر
 تو اپنے بہائی کا مگر اوسط چہرہ کہ دوست رکھتا ہو تو یہ کہ ذکر کیا جاوے تیرا
 پس جب طرح اگر کوئی تیری غیبت میں ذکر بد کرے اور غیبت کرے تو نہایت
 اس امر کو برا جانتا ہو اسی طرح چاہیے کہ دوسرے کی غیبت کو بھی برا جان کیونکہ
 ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہوا ارشاد و مجاہد ہیں ان کا بن آدم مجلساء من
 الملائکة فاذا ذکر احدہم یخیر قالت الملائکة ولک مثله واذا ذکر
 احدہم اخطا بفسوء قالت یا ابن آدم کشف المستور علیہ عورتہ احرجم
 الی نفسک واحمد اللہ الذی ستر علیک یعنی ہر شخص کے واسطے اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے فرشتے مقرر ہیں جب کوئی شخص کسی بدی کرتا ہو اور عیب کہو لیتا ہے
 اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے عیب کہنے والے تو نے اپنے بہائیکہ عیب کا حال لکھ
 اللہ تعالیٰ نے اس کے عیب کو چھپا یا تھا لائق ہو تجھ کو کہ شکر کرا سبات پر کہ اللہ تعالیٰ
 نے تیرے عیب کو نہ کھولا کیونکہ تجھ میں بھی ہر طرح کے عیب ہیں اور اگر کوئی شخص
 کسی کی تعریف کرتا ہو فرشتے کہتے ہیں اے تعریف کرنے والے اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی ایسی
 نیکی دیوے نقل کیا ہوا سکو تنبیہ الغافلین میں و قیتمہ غیبت اور عیب کہنے
 میں فرق یہ ہو کہ غیبت کہتے ہیں کسی کے عیب بیان کرنے کو اوسط چہرہ کہ اگر وہ
 شخص سے تو برا جانے واسطے ذلت دینے اس شخص کے خواہ وہ عیب پہلے سے
 لوگوں کو معلوم ہو وے یا پہلے سے لوگ اس عیب سے واقف نہ ہوں بلکہ اس کے
 کہنے سے خبردار ہو وین اور افشاء سر یعنی عیب کہنے میں ضرور ہو کہ وہ عیب
 لوگوں کو پہلے سے معلوم نہ ہو وے اور عیب کو لوگوں کے آگاہ کرنے کے واسطے

بیان کرے مثلاً اگر کوئی شخص بی نمازی مشہور ہو پس اگر اوسکی غیبت کی یعنی
اوسکا بی نمازی ہونا واسطے ذلت اوس شخص کے بلا فائدہ بیان کیا غیبت
ہوگی لیکن عیب اکوننا اسکو نہ کہیں گے کیونکہ یہ عیب یعنی بی نمازی ہونا اوسکا پہلے
سے لوگوں معلوم تھا حدیث سلیمان بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے کہا کہ کچھ شخصیت کیجیے اور کچھ
تحفہ عنایت کیجیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا
ان تلقی اخاک ببشر حسن وان ادب فلا تقتابہ کہتے بہتر یہ ہو کہ جب کسی
اپنے بھائی سے ملاقات کرو فرحت کے ساتھ ملاقات کرو خندہ دہانی سے
پیش آؤ کشادہ پیشانی کے ساتھ باتیں کرو اور اوسکے پیچھے اوسکی غیبت نہ کرو
اور اوسکا عیب بیان نہ کرو نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم میں و تحقیقہ اسکو
حسن خلق کہتے ہیں کہ جب کسی سے ملاقات کرے اوسکو خوش رکھو اور جب
وہ شخص چلا جاوے اوسکی غیبت نہ کرے اسواستے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم کی تعریف میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّكَ لَعَلَّخٍ عَظِيمٍ
کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو
خندہ پیشانی سے ملتے اور کسی کے پیچھے اوسکی غیبت نہ کرتے مگر جب لوگوں کو
کسی شخص سے بسبب اوسکی شرارت کے صبر پہنچنے کا احتمال ہوتا اوسوقت
البتہ آپ ایسی شخص کا عیب بیان کرتے لیکن جب وہ ملاقات کرتا نہایت آداب
سے پیش آتے چنانچہ منقول ہے حکایت ایک شخص نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے آئینکا اذن چاہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کہا یہ شخص اپنے قبیلہ میں
نہایت بد ہے بعدہ جب اوس سے ملاقات ہوئے حضرت رحمۃ اللعالمین

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اوس سے نہایت نرمی کے ساتھ باتیں کیں
جب وہ شخص چلا گیا حضرت عائشہ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم سے کہا اوس کے قبل آنے کے آپ نے اوس کو شیر فرمایا یہ کس واسطے اوس
نرمی کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص اللہ تعالیٰ
کے نزدیک بہت برا ہے کہ جسکو لوگ بسبب اوس کے شرارت اور فحش کے چوڑھین
پس اگر میں لوگوں سے سختی کیا کروں لوگ میرے پاس کیسے آئیں گے اسکو روایت
کیا ہے مسلم نے کتاب البر والصلۃ کے باب مداراة من یتقی فحشہ میں نووی رحمہ
لکھتے ہیں کہ وہ شخص عیینہ بن حصین تھا کہ اوس وقت تک ایمان نہیں لایا تھا
بعدہ ایمان لایا لیکن پھر مرتد ہو گیا لغو بابا لہذا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے عہد میں قید ہوا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی درایج النبوة میں قاضی
عیاض سے نقل کرتے ہیں کہ عیینہ کا مومن ہونا اوس زمانے میں ثابت
نہیں ہوا پس غیبت اوسکی درست تھی اور اگر وہ مومن تھا پس آپ نے اوسکی
شکایت لوگوں کے ڈرانے کے واسطے اوسکی شرارتوں سے کی اور یہ درست
ہی چنانچہ ذکر اسکا بتفصیل ہو چکا نصیحت مقام غور ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی یہ شان تھی اور اس نے ان کے لوگ کہ اپنے کو
امت میں شمار کرتے ہیں خلاف اسکے کار کرتے ہیں بعض لوگ اس قسم کے ہیں
کہ جب کسی سے ملاقات ہووے اوس سے بسبب بغض کے کشیدہ خاطر رہتے ہیں
اچھی طرح اوس سے بات نہیں کرتے ہیں اور پیچھے اوسکے اوسکی غیبت کو
اپنی غذا بناتے ہیں اوسکی بھوین رات و دن رہتی ہیں اور بعض لوگ اس قسم
کے ہیں کہ جب کسی سے ملاقات ہووے نہایت تعظیم و تکریم کرتے ہیں اوسکے
ساتھ نہایت فرحت کی باتیں کرتے ہیں لیکن جب مجلس برسات ہوتی ہو

او کی غیبت کرنا بلا وجہ شرعی شروع کر تو ہیں اور اسکے پیسوں کو کہوتے ہیں اور پیرانہ کو
 حسن خلاق کے ساتھ متصف کرتے ہیں حالانکہ سب کام ریا کے کرتے ہیں اگرچہ
 یہ لوگ اول قسم کے لوگوں سے فی الجملہ اچھے ہیں لیکن فی نفسہ نہایت بری ہیں
 پس فسوس یہ ان کے حال پر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی
 امت سے ہیں اور سیرت نبی کو اور صحابہ کو چھوڑتے ہیں لازم ہو کہ توبہ کریں
 اس فعل سے باز آئیں حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
 نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا معاذ اقطع لسانک عن
 اخوانک ولیکن ذلوبک علیک ولا تظلم اعلیٰ اخوانک ولا تزلزل نفسک
 بتذصیر اخوانک ولا ترفع نفسك بوضع اخوانک ولا توافی بعلک الناس
 یعنی امی سازمند کرو تم زبان کو اپنے ہائیوں کے پیوستہ یعنی کسی کی غیبت
 نہ کرو اور کسی کا عیب نہ کہو لو اور اپنے کو اچھا نہ کرو دوسروں کو بُرا کر کے
 اور اپنے نفس کو بلند نہ کرو دوسروں کو ذلیل کر کے اور عبادت میں ریاضت کیا کرو
 نقل کیا ہے اسکو متنبہ الخافلین کے باب التفکر میں نصیحت اس زمانے میں
 جو لوگ مقرب بارگاہ سلطانی ہوتے ہیں اور دربار دیوانی ہوتے ہیں
 سلطان یا دیوان کے سامنے لوگوں کی برائیاں بیان کرتے ہیں لوگوں کو
 پیسوں کو عیان کرتے ہیں اس نیت سے کہ سلطان فقط ہمیں کو اپنا مقرب
 رکھے اور دوسرے کی طرف التفات نہ کرے اس طرح امراء سے بھی جب
 ملاقات ہوتی ہو کسی کی تعریف درمیان آتی ہو مقربین ڈرتے ہیں کہ شاید
 یہ امیر اس شخص کے اگر تعریف سنے اسکو نوکر کر کہ لے ہمارے روزینے میں
 کچھ فتور کر دے پس وکی برائی بیان کرتے ہیں اشارۃ یا کنایۃ اسکا عیب
 آشکارا کرتے ہیں کہ فلان شخص شہد اہو قابل محبت ختم ہے تا وہ امیر

اوس سے مونہ پھیرے اسکی صحبت سے مونہ موڑے ضرور ہوں ان لوگوں کو کہ
 توہم کرین کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرکب نہایت
 منع فرمایا اور اس کام کو حرام فرمایا حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے لا یؤی المؤمن من اخیه عورۃ فیسرها علیہ الا داخل الخیۃ
 یعنی جو شخص کیلئے عیب کو دیکھے اور اسکو آشکارا نہ کرے بلا شک وہ شخص مستحق
 جنت کا ہوگا نقل کیا ہوا اسکو احیاء کے باب حقوق المسلمین حدیث فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان من ارباب الربو الاستطالة فی عرض
 المسلوب بغیر حق یعنی ربو سے زیادہ گناہ میں مسلمان کی عزت ریزی ہے بغیر
 حق کے روایت کیا ہوا اسکو بہت سی وجہ زیادتی گناہ کی یہ ہو کہ سو وین فقط
 فرض کے باب میں زیادتی ہوتی ہے اور غیبت میں انسان کی عزت بچائی ہو
 اور مسلمان کی عزت ہر چیز سے بہتر ہوتی کہ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ انسان
 بہتر ہے فرشتے سے و قیقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر
 حق کی لفظ سے اس طرف اشارہ فرمایا کہ غیبت کرنا اگر ناحق نہ ہو تو درست ہے
 خواہ حق دنیا کا ہو یا دین کا اسی واسطے ظالم کی غیبت درست ہے اور جو شخص
 جھوٹ روایت حدیث کی کرے اسکو جھوٹا کہنا بھی درست ہے جیسے محدثین
 نے حج و تعدیل کی ہو اور بعض راویوں کے حقارت کی ہو کیونکہ اگر لوگ ان
 لوگوں کے عیب سے واقف نہ ہو گئی انکی روایت کو سچ جانیں گے پس دین میں
 ایک فتنہ عظیم برپا ہوگا اور اسلام میں ایک تخیل واقع ہو جائیگا چنانچہ تصریح
 اسکی گزر چکی اور تحقیق اسکی ہو چکی حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے الغیبتہ والتمیۃ تحتان الایمان یعنی غیبت کرنا اور خلیفہ
 کرنا ایمان کو چیلتا ہے جب انسان نے غیبت کی اوس غیبت کے سبب سے

تھوڑا ایمان غیبت کرنی والی کا چمکیا حتیٰ کہ غیبت کرتے کرتے آخر کو کبھی یہ نوبت
 پہنچتی ہو کہ وقت مرگ ایمان بالکل چلا جاتا ہو اور یہی حال ہو چیلخوری کا قتل کیا ہو
 اسکو سیرت احمدیہ میں اصہبانی سے و قیقہ غیبت اور نیمہ میں فرق یہ ہو چیلخوری
 کہتے ہیں درمیان دو شخصوں کے ایک کی بات کو دوسرے کے سامنے نقل کرنا
 کہ غلام شخص ٹکوبرا کہتا تھا بہ نیت فساد کے تا اون دونوں میں دشمنی ہو جاوے
 اور غیبت کہتے ہیں کسی کے عیب نقل کرنے کو خواہ بہ نیت فساد کے ہو یا نہ ہو
 پس جس مقام پر چیلخوری ہوگی غیبت بھی وہاں موجود ہوگی چنانچہ امام نووی
 نے شرح صحیح مسلم میں یہی تعریف لکھی ہو اور بعضوں کے نزدیک غیبت اور نیمہ
 میں کچھ فرق نہیں ہو جسکو غیبت کہتے ہیں اوسیکو نیمہ بھی کہتے ہیں اور بعضوں
 کے نزدیک نیمہ ہسید کو کہنے کو اور عیب ظاہر کرنے کو کہتے ہیں اور اوسیکو افشاء
 بھی کہتے ہیں خواہ ازراہ فساد ہو یا نہ ہو چنانچہ امام غزالی فی احیاء العلوم میں اسی
 مذہب کو پسند کیا لیکن متبع احادیث سے مذہب اول حق معلوم ہوتا ہو واللہ اعلم
 ارشاد بعض تابعین کا قول ہو ادر اکنا السلف و ہم کلا یرون العبادۃ
 فی الصلوٰۃ والصوم بل فی الکف عن اعاصی الناس یعنی ہم نے صحابہ کا یہ حال
 دیکھا کہ نماز اور روزے کو چند ان عبادت نہیں سمجھتے تھے جسقدر کہ غیبت سے
 رکنے کو عبادت سمجھتے تھے نقل کیا ہو اسکو احیاء العلوم میں قیقہ راقم الحروف
 کہتا ہو کہ باوجودیکہ نماز سب عبادتوں سے افضل ہو اور روزے کو بھی بعضوں
 نے عمدہ ترین عبادتوں سے شمار کیا ہو لیکن صحابہ غیبت سے بچنے کو اس سے
 بڑھ کر عبادت جانے تو کئی جہہ پہلی وجہ نماز اور روزہ یہ عبادت اللہ تعالیٰ کی
 ایسی ہو کہ اسکے چوڑے میں فقط اللہ تعالیٰ کا عتاب ہو گا لیکن کسی بندے کا
 حق چوڑے والے پر نہ ہو گا بخلاف غیبت کے کہ اس میں سوائے اللہ تعالیٰ کی

آدمی کا حق بھی متعلق ہو اور نافرمانی اللہ کی تو بہ سے منع ہے ہوتی ہی لیو ملہ
 خدا کی تعالیٰ غفور رحیم ہوا اپنے بندوں پر نظر رحمت کی کرتا ہی یہاں تک کہ
 کافر کو بھی رزق دیتا ہی کہیں جب گنہگار اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر چاہا باری
 کے حضور میں آدھ وزاری کر بیگا بلا شک اللہ تعالیٰ اوسکی مغفرت کرے گا اور
 جب گنہگار اپنے گناہوں پر مذمت اور حسرت کرے گا خدا سے تھائے اوسپر
 رحم فرماوے گا کیونکہ جب غلام اپنے مولیٰ کی نافرمانی کرے اور سواے مولیٰ کے
 اوس غلام کا کوئی دستگیر نہ ہووے پس جب وہ غلام اپنے مولیٰ کے سامنے
 ہاتھ جوڑتا ہی مولیٰ اوسکے قصور کو معاف کرتا ہی بکلام غیبت کے کہ ذمہ غیبت
 کرنیوالے کا فقط اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے سے پاک نہیں ہوتا ہی جب تک کہ غیبت
 کرنیوالا اوس شخص سے کہ جسکی غیبت کی قصور معاف نہ کر اوسے پس اس سبب
 سے غیبت کرنا بدتر ہی نماز اور روزے کے چھوڑنے سے اور غیبت کا چھوڑنا بہتر ہی
 نماز سے دوسری وجہ عبادت کرنے سے گناہ چھوڑنے میں افضلیت ہونگی
 اگر کوئی شخص عبادت نہیں کرتا ہی لیکن جو جو گناہ شرع میں مقرر ہیں اوس سے
 بچتا ہی پس وہ شخص بہتر ہی اوس شخص سے کہ ہمیشہ عبادت کرتا ہی اور جملہ صغائر
 اور کبائر میں مبتلا رہتا ہی خصوصاً وہ گناہ کہ بدترین ہی مثل غیبت کے جب یہ
 کلیہ ہر گناہ میں ہی پس غیبت میں بدرجہ اولیٰ یہ بات ہوگی کہ غیبت سے بچنا
 نماز اور روزے سے بہتر ہوگا اسی واسطے صحابہ بہتر مانتی تھی حکایت
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا یا حضرت جو
 شخص عبادت بہت کرتا ہی اور گناہ بھی بہت کرتا ہی وہ بہتر ہی یا وہ شخص جو
 عبادت کم کرتا ہی لیکن گناہ بھی کم کرتا ہی حضرت ابن عباس نے جواب دیا
 ما عمل بالسلامۃ شینا یعنی جو شخص عبادت کم کرتا ہی اور گناہ بھی کم کرتا ہی

وہ بہتر ہو اور سلامتی اوسکو ہو کیونکہ گناہ چوڑے مین ثواب زیادہ ہے
 عبادت کر غیبت نقل کیا ہو اسکو تنبیہ الغافلین کے باب لذنوب مین تکمیل فرمائی ہے
 یہ ہو کہ ہر گناہ گویا مرض ہو اور جو مرض کہ اسکی دوا معلوم نہوتی ہو اور اسکی
 تشخیص بھی خوب نہوتی ہو اور اس مرض سے بچنا محال ہو اور اس سے صحت
 پانیکا احتمال ہو اور غیبت ایک مرض اس قسم کا ہو کہ اسکی دوا لوگوں سے
 نہیں ہو سکتی ہو کیونکہ اسکی برائی کسی کے خیال مین خوب نہیں گذرتی ہو
 بخلاف نماز اور روزے کے چوڑے کی کہ اسکی برائی سبکو معلوم ہے
 چوتھی وجہ جو مرض کہ اوسکا کوئی طبیب نہ وہ مرض نہایت سخت ہوتا ہو
 اور روز بروز بڑھتا جاتا ہو یہاں تک کہ مریض کی جان لے لیتا ہو اور غیبت
 ایسا ہی مرض ہو کہ اوسکا کوئی طبیب نہیں کیونکہ گناہوں کے طبیب علما ہیں
 اور وہ خود اس غیبت مین مبتلا ہیں جب وہ خود اس بیماری مین مبتلا ہیں
 دوسرے کو کیسے اچھا کرینگے بخلاف نماز اور روزہ چوڑے کے کہ اسکو علما البتہ
 برا جانتے ہیں اور لوگوں کو اس سے ڈراتے ہیں اسی واسطے صحابہ غیبت سے
 اجتناب کرنے کو بہتر سمجھتے تھے پانچویں وجہ یہ کہ جو مرض کہ اوسکا اثر کسی
 شخص تک پونچے اور اوسکا ضرر دوسرے شخص کو ہووے وہ مرض نہایت برا
 ہوتا ہو لوگوں کے نزدیک جیسے خارش کہ اسکو سب برا جانتے ہیں کیونکہ مرض
 دوسرے شخص کو بھی پونچ جاتا ہو اور غیبت ایسا ہی مرض ہو کہ اسکے
 سبب سے اس شخص کو جسکی غیبت کی ہو ضرر ہوتا ہو بخلاف نماز اور روزہ
 چوڑے کی کہ اسکا وبال فقط گناہ کرے والے پر ہوتا ہو اسی سبب سے صحابہ
 غیبت کو نماز اور روزہ چوڑے سے نہایت بدتر جانتے تھے چھٹی وجہ
 نماز اور روزہ چوڑے ناگناہ ہی ہاتھ پیر اور اعضا کا اور غیبت گناہ ہونے کا

اور زبان کا اٹنا نہایت شرم ہوتا ہے جو اس کے لہا سے ایسی مہلک
 صحابہ غیب کو نماز اور روزہ چھوڑنے سے برا سمجھتے تھے حدیث
 سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ حدیثی باہر اعتصوبہ
 یعنی کوئی مضیحت کیجیے کہ اس کی سبب سے میری فلاح اور شگاری ہو و
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے قل ربی اللہ واستقم یعنی
 اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور وحدانیت کے قائل ہو کے صراط مستقیم پر
 چلے جاؤ اور گناہوں سے اجتناب کرتے رہو پھر سفیان نے پوچھا یا رسول اللہ
 ما اکثر ما تمنا علی یعنی وہ کون عضو ہو کہ اس کے سبب سے نہایت خوف
 ہو پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی زبان کو پکڑا
 اور کہا یہ عضو ایسا ہو کہ اس کے سبب سے آدمی کو نہایت خوف رکھنا چاہیے
 روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے باب کف اللسان علی الفتنہ میں سیوطی مولانا رحمہ اللہ نے
 اسے زبانِ نبی میں زیادے مرمر ۴ چون توئی گویا چہ گویم مر ترا
 حدیث ایک روز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے
 من وقاہ اللہ شر الثین و لہ الجنة یعنی جو شخص کہ اللہ تعالیٰ اسکو دو چیز سے
 بچاوی وہ شخص مستحق جنت کا ہو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون چیز ہیں فرمایا
 ما بین یحییہ و ما بین ما جلیہ یعنی ایک وہ چیز کہ درمیان دو نون پیرون کے
 ہو یعنی فحش کہ اگر آدمی نے اسکی بدی سے نجات پائی البتہ قابلیت جنت کی
 اوس میں ہوئی اور جو شخص اسکی بدی میں مبتلا ہوا کسی سے زنا کیا کسیکی طرف دیکھا
 کسی سے بوس و کنار کیا وہ شخص مستحق جہنم کا ہوا دوسرے وہ چیز کہ ما بین دو نون
 و اطہون کی ہو یعنی زبان روایت کیا اسکو امام مالک نے مؤطایین

حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا اصبحت
 آدم فان لا اعضاء كلوا تكفّر اللسان فتقول تق الله فينا ذانا نحن بائس
 فان استميت استمنا وان اعوججت اعوججتا یعنی جب صبح ہوتی ہو تمام
 اعضاء آدمی کے زبان سے کہتے ہیں اے زبان ہماری خرابی اور بہتری
 تیرے سبب سے ہے اگر تُو سیدھی رہی ہم سب سیدھے رہیں گے اور جنت میں
 جائیں گے اور اگر تُو کج ہو گئی جہنم کے طرف چلے ہم سب تیرے سبب سے جہنم میں
 پڑیں گے بلاوجہ آگ میں جلینگے روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے حدیث جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم و سلم سے لوگوں نے پوچھا وہ کون چیز ہے
 کہ اس کے سبب انسان جہنم میں جاوے فرمایا الا جوفان الفم والفراخ یعنی وہ
 دو چیزیں کہ بیچ میں ہیں ایک مونہ دوسرے فرج کہ ان دونوں کے گناہوں
 کے سبب ہے اگر آدمی جہنم میں جائیگا روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے
 باب الذوب میں : حقیقہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہنم میں دو چیزیں بہت
 لیے انگلی ایک مونہ دوسرا فرج لیکن مونہ کا گناہ فرج کے گناہ سے بدتر ہے
 کیونکہ فرج کی گناہ کا زیادہ وبال فقط گناہ کرنے والے پر ہوتا اور مونہ کے
 گناہ کا حق دوسرے کے ساتھ متعلق ہوتا ہے نصیحت اس زمانہ میں
 متقی ہونیکا مدار عبادات ظاہریہ مثل نماز روزے کے ہو گیا ہے جو شخص
 نماز بہت پڑھتا ہو یا دعا بہت کیا کرتا ہو یا روزے بہت رکھتا ہو یا صدقہ بہت
 دیتا ہو اسکو لوگ کہتے ہیں یہ شخص بڑا عابد نہایت زاہد ہے اگرچہ پستام دن
 لوگوں کی غیبتیں کیا کرتا ہو اور شکایتوں میں بسر اوقات کرتا ہو اور جو شخص
 ظاہر میں عبادات کم کرتا ہو اور غیبت وغیرہ سے بچتا ہو اسکو متقی نہیں کہتے
 ہیں سبب اسکا یہی ہے کہ لوگوں کی نظروں میں غیبت کی کچھ حرمت نہیں

غیبت نہ کرینی کہ چو شوکت نہیں اللہ واحد، اواسلکنا سبیل الهدیۃ والمرشادہ
 فرمایا رسول صلعم نے الغیبتۃ اشہد من ثلاثین زینۃ فی الاسلام یعنی غیبت تیس نہ
 کرنی ہے حالت اسلام میں زیادہ تر گناہ رکھتا ہو نقل کیا ہو سکومحمد بن عثمان بن عمر البغلی
 نے عین العلم میں و قیقہ راقم الحروف کتبا ہو کہ زنا کرنا حالت اسلام میں زیادہ بہتر نہ
 کرنی ہے حالت کفر میں دو وجہ سے پہلی وجہ یہ کہ کافر کو فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 ایمان کا حکم ہو اور مسائل فرعیہ جیسے نماز اور روزیکہ واجب ہونا یا زنا اور سود کا
 حرام ہونا کافر پر حکم نہیں ہو بعضوں کے نزدیک اسید واسطے وہ لوگ کہتے
 ہیں کہ قیامت میں اگر کسے مسلمان پر عذاب ہوگا بسبب اس کے گناہوں کے
 عتاب ہوگا اور کافر کو فقط بسبب اس کے کفر کے سزا ہوگی اور نماز وغیرہ چھوڑنے
 کی یا زنا کرنے کی چیز نہ ہوگی کیونکہ ان سب احکام کی شرط ایمان ہے
 پس جب کافر میں اصل ایمان نہیں ہو احکام بھی اوس پر واجب نہ ہونگے پس
 معلوم ہوگا کہ زنا کرنا ایمان کی حالت میں نہایت بدہو زنا کرنا کافر سے
 کیونکہ کافر کو زنا کرنے پر کچھ عذاب نہ ہوگا اگرچہ ایمان نہ لائے کا عتاب ہوگا اور
 مسلمان کو بسبب زنا کے القیہ عذاب ہوگا سخت حساب ہوگا دوسری وجہ
 یہ کہ زنا کرنا کفر میں اوس کا معاف ہو جانا موقوف تو یہ پر نہیں اور اس کے
 عفو میں نہ امت واجب نہیں فقط جب وہ کافر اپنے کفر سے باز آویگا ایمان کو
 اپنے ولین چاویگا خود بخود تمام گناہ اس کے جو حالت کفر میں کیے ہیں نہا ہو
 یاد و سراگناہ ہو معاف ہو جائیگے اگرچہ وقت ایمان کے اوس شخص کے دل میں
 زنا سے نہ امت حاصل نہوئی ہو کیونکہ مسئلہ اہل سنت کا ہو کہ ایمان جملہ ماقدم کو
 عفو کر دیتا ہو اور ماضی اعمال سے سب گناہوں کو محو کر دیتا ہو بخلاف مسلمان
 کے زنا کے کہ وہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتی ہو اوسکی ذات بغیر مذمت کر

پاک نہیں ہوتی ہو کسی نیکی سے زنا کا عقاب نہیں جاتا ہی اگرچہ بیک کام صغیر
 گناہ کو مٹا دیتا ہو لیکن کبیرہ معاف نہیں ہوتے ہیں جب تک کہ انسان توبہ
 نہ کرے پس معلوم ہوا کہ زنا مسلمان کا نہایت بدیہی کا فری زنا سے کس واسطے کہ
 کا فر کا زنا ایک نیکی کے کرنے سے کہ سب نیکیوں سے عمدہ ہو یعنی ایمان احسان
 ہو جاتا ہی اور مسلمان کا زنا کسی نیکی کرنے سے معاف نہیں ہوتا ہے
 جب تک کہ وہ شخص توبہ نہ کرے ہاں اگر فضل خدا شامل حال ہو خود اللہ تعالیٰ
 بغیر توبہ انسان کے معاف کر لگا اور اس کے گناہوں سے درگزر کر لگا ائمہ
 اسی واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فی الاسلام کا
 لفظ بڑا یا تا معلوم ہو کہ غیبت تیس مرتبہ زنا کرنے کے نہایت بدیہی وہ
 زنا جو حالت اسلام میں انسان سے صادر ہو کہ وہ خود ہی نہایت بدیہی
 زنا کا فر سے مرضیحت اس زمانے میں زنا کو لوگ غیبت سے زائد گناہ
 سمجھتے ہیں اسی واسطے اگر کسی شریف سے یا کسی عالم سے زنا صادر ہو جاوے
 تمام لوگ اس کو نہایت عیب سمجھتے ہیں اوس عالم کو اور شریف کو نہایت
 بدنام کرتے ہیں اوس کو فاسق سمجھتے ہیں تمام شہرین اوسکی شہرت و تہن
 اوس سے ترک ملاقات کرتے ہیں فاجر اوس کو بنا دیتے ہیں اگرچہ وہ شخص
 پہر توبہ ہی کرے زنا سے اوس کو ندامت ہی حاصل ہووے لیکن لوگوں کے
 دل میں جو خیال و سکی بدی کا آجاتا ہو اوس کا مٹنا محال ہو جاتا ہو اور علماء
 اور شرفاء کہ شام و بچاہ لوگوں کی غیبتیں کیا کرتے ہیں اس فعل میں کوئی
 او کو فاسق نہیں کہتا ہو کوئی بدنام نہیں کرتا ہی بلکہ خود لوگ ہی اوس غیبت
 کرنے والے کی مجلس میں جا کے مزہ اوشٹاتے ہیں اپنی آخرت خراب کر دین
 اثر حاتم زاهد فرماتے ہیں ثلاث اذا کن فی مجلس فالرحمۃ عنہم مصروفۃ

ذکر الدنیا والضحاک والوقیعة فی الناس نقل کیا ہو تنبیہ العافلیں میں لیجئے
 تین مجلس میں کہ اون مجلسوں میں رحمت اللہ تعالیٰ کی نازل نہیں ہوتی
 ہو خدا کی عنایت اہل مجلس پر کم ہوتی ہو پہلی مجلس وہ جس میں ذکر دنیا ہو
 لیجئے لوگ اوس مجلس میں بیٹھے ہوئے امور دنیا کا ذکر کر رہے ہوں اور دنیا
 کے امور کے ساتھ خوشی کر رہے ہوں ایسی مجلس میں رحمت اللہ تعالیٰ کی
 نہیں نازل ہوتی ہو راقم الحروف کہتا ہو اسکی کمی وجہ ہیں پہلی وجہ
 یہ کہ رحمت اون لوگوں پر نازل ہوتی ہو جو ذات واجب تعالیٰ کے ساتھ
 انیت رکھتے ہیں اور غیر خدا سے وحشت رکھتے ہیں اور جب یہ لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو کر
 دنیا کے امور سے خوشی کرنے لگے رحمت اللہ بند ہو گئی عنایت اللہ سے رک گئی ہے
 ہم خدا خواہی وہم دنیاوی دون ۛ این خیالست و محالست و جنون
 و دوسری وجہ یہ کہ دنیا ایک شئی فانی ہو جای فرار نہیں ہو مولانا روم فرماتے ہیں
 اطلس عمرت بمقراض شہور ۛ پارہ پارہ کرد خیاط عمر و ر
 بلکہ مثل مسافر خانے کے ہو ہر شخص اپنے مان کی بیٹ سے آتا ہو اور زمین کے
 نیچے چلا جاتا ہو جس طرح مسافر ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتا ہو ایات

اسے دل تر کہ گفت بدینا قرار گیر جاے مقام نیست دل خود بر و نہ بنگر کہ تا تو آدہ چند کس رفت	دین جان نازنین خود اندر رحم مالگیر خود را مسافر کن و این رکذار گیر آخریکے ز رفتن شان اعتبار گیر
---	---

پس انیت دنیا کے ساتھ سخت بیوقوفی ہو اور بیوقوفی ہی سبب ہے
 رحمت کے بند ہونیکا جس طرح مولیٰ اپنے غلاموں میں جو عاقل ہوتا ہے
 اوسکی طرف التفات کرتا ہو اور جو غلام احمق ہو اوس سے نظر ہیر لیتا ہو
 تمہیری وجہ یہ کہ دنیا اگرچہ ظاہر میں خوب ہو لیکن اللہ تعالیٰ کو نزدیک

نہایت بد ہی پس جو بد چیز کی طرف التفات کرتا ہو اللہ تعالیٰ اوس سے
 رحمت کو کہ عمدہ ترین سب چیزوں سے ہی بند کرتا ہو جس طرح اگر کسی سلطان کا
 ایک پانچمانہ ہو اور اوسمین سلطان نے موتی لگا دیے ہوں کہ اوس کے
 سبب سے ظاہر ہیں وہ مقام خوب معلوم ہوتا ہو اور حقیقت میں نہایت
 برا ہی پس جو شخص اوس پانچمانے کی طرف نظر کر گیا اور اوس پر اپنا دل لگا دیا
 بلا شک اوس پر سلطان خفا ہو گا اگرچہ عتاب نہ کر گیا فقط اوس سے بات
 کرنا چھوڑ دیا اپنے عنایت اوس پر کم کر گیا چوتھی وجہ یہ کہ دنیا خلاف شرعی
 مولیٰ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو عبادت کی واسطے پیدا کیا نہ دنیا کو ذکر کی واسطے
 مستہ مل بہین دیر نا پایدار ز سجدی بہین یک سخن یاد دادر
 خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہو وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون یعنی نہیں
 پیدا کیا میں نے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے نہ واسطے غواہت
 کے جس طرح جو شخص کہ خلاف مرضی سلطان کے کرے اوس پر سلطان نظر عنایت
 کم کر دیتا ہو اوسکی طرف کشیدہ خاطر ہی کرتا ہو دوسری مجلس جن میں مصلحہ
 ہووے یعنی لوگ اوس مجلس میں نہیں ہی ہوں اپنے طبیعتوں کو خوش
 کر رہی ہوں راقم الحروف کہتا ہو اسکی بھی کئی وجہ ہیں پہلی وجہ یہ کہ ہنسنا
 سبب غفلت کا ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے غافل ہوا اللہ تعالیٰ سے
 اوس سے غافل ہوا اسواسطے رحمت ایسی مجلس سے بند ہوتی ہو دوسری وجہ
 یہ کہ ہنسنے کے سبب سے ہنسنے والی کا دل سخت ہو جاتا ہو اثر بہتر کا پیدا کر لیتا ہو
 چنانچہ یہ امر مجرب ہو کہ جو لوگ بہت ہنستے ہیں اون کے دل میں نہایت
 سختی آجاتی ہو رقت اون کے دل سے چلی جاتی ہو اسیواسطے ہر نصیحت و نکو
 اثر نہیں کرتی تو بہ کی طرف اونکی طبیعت سیل نہیں کرتی اور اونکو کہہ ہی نہ

نہیں آتا ہو دل و نگاہ ذکر جہنم سے خوف نہیں کہتا ہو اگر کسی کی شہادت
 بیان ہو یا کسی کی وفات کا حال عیاں ہو مطلق اون کے دل میں ہل نہیں
 ہوتا ہو بلکہ وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا کہ سب مصیبتوں
 سے زائد ترین مصیبت ہی خیال نہیں ہوتا ہو اور سختی دل کو اللہ تعالیٰ نہایت
 بد جانتا ہو اسید واسطے کفار کے حالات میں اونکی سختی دل کا بھی بیان فرماتا ہو
 پس اسید واسطے جس مجلس میں جنک ہو او اس سے رحمت اوٹھ جاتی ہو و قیقہ
 ہنسی کی تین صورتیں ہیں اول صورت اسطرحے ہنسنے کہ نہ آواز نکلے
 اور نہ دانت کھلیں اور نام اسکا تبسم ہو کہ جبکو ہندی میں مسکرا نا کہتے ہیں
 دوسری صورت اسطرحے ہنسنے کہ اگرچہ دانت کھلیں لیکن آواز
 نہ نکلے اور اسکو صخک کہتے ہیں تیسری صورت اسطرحے ہنسنے کہ آواز
 بھی نکلے جبکو قہقہہ کہتے ہیں مصیحت اس لئے میں مسکرا نا نہایت کم ہو
 اور صخک یعنی دانت کھولنے ہنسنے نہایت شایع ہو اور قہقہے کا رواج بجا
 ہو ہر مجلس میں لوگوں میں قہقہے ہوتے ہیں آواز بلند ہوتی ہو ہر شخص
 ایسی بات کرتا ہو کہ لوگ قہقہہ ماریں پس وہ شخص اپنے سر پر ایک گناہ اپنے
 قہقہے کا دوسرے گناہ لوگوں کے ہنسنے کا لیتا ہو اور راہ جہنم کو اختیار
 کرتا ہو خصوصاً مسجدوں میں اور مقبروں میں کہ پنج وقتہ نماز کے واسطے
 جب لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں لوگوں کے مذاکرے شروع ہوتے ہیں
 قہقہے اوڑتے ہیں اگر کوئی منع کرے کہ ہنسنے مسجد میں حرام ہو او سپر لوگ
 ہنسنے لگتے ہیں او سکے ساتھ استہزاء کرنے لگتے ہیں اور مقابر میں جب ایام
 عرس میں لوگ جاتے ہیں فاسقوں اور ہنسنے والوں کو اپنے ساتھ
 لیجاتے ہیں قبروں کے قریب ذکر خدا کو چہرہ کے ہشتہ تعبیرت کو توڑ کے

تذکرے دنیا کی کرتے ہیں اور خوب ہنستے ہیں لوگوں کو ہنساتے ہیں اپنی
 دین کو بگاڑتے ہیں حال آنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
 اکثر قسم فرماتے تھے اور کبھی دانت بھی آپ کے کھل جاتے تھے لیکن کبھی اپنی
 قہقہہ نہیں مارا کیونکہ قہقہہ نہایت خراب ہو اسبواسطے خدا ہی تعالیٰ نے
 قہقہہ کو جب نماز میں واقع ہووے مفسد نماز اور وضو کا مقرر کیا ہو اور اگر
 باعتبار عقل کے دیکھو تو عقل کہتی ہے کہ ہنسا نہایت حماقت ہو کیونکہ بدلتی
 کا خوشی پر ہو اور جو خوشی زائل ہو اوپر کسی کو ہنسی نہیں آتی ہو خصوصاً جب
 ہر طرف سے غم لاحق ہو اور ہر طرح سے رنج عارض ہو اور معلوم ہو کہ جو بات
 خوشی کی دنیا میں ہو وہ جاتے والی ہو پس خوشی کرنا اسپر سخت بیوقوفی ہو
 باوجودیکہ آدمی کو ہر طرف سے فکر عارض ہو کیونکہ جسوقت اللہ تعالیٰ نے
 حضرت آدم علیہ السلام کے پشت سے ہم کو نکالا اور گروہ
 جہنمی کو گروہ بنائی سے جدا کیا نہ معلوم کہ اسوقت ہم کو کس فرقہ میں شمار کیا اور
 جسوقت مان کے پیٹ میں روح ہم میں پڑی نہیں معلوم کہ اسوقت ہماری
 تقدیر میں سعادت لکھی گئی یا شقاوت اور جسوقت موت عارض ہو گے
 نہیں معلوم کہ روح خوشخبری کے ساتھ نکلیگی یا بدخبری سے جاوے گی سعادت
 چہ سالہا کے فزاوان و عمر بای دراز کہ خلق بزرگوار بر زمین بنجوا ہر نشت
 اور جسوقت قیامت قائم ہوگی ہر طرح کی دہشت ہوگی وہو پ کی شدت
 ہوگی پسینے کی کثرت ہوگی با اینہم ہر وقت ہنسا خالی حماقت سے نہیں
 حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کہ لا تباغضوا و
 لا تدابروا ولا تنافسوا وكونوا عباد الله اخوانا واریت کیا اسکو مسلم نے
 کتاب البر والصلۃ میں لیکن باہم بغض نہ کرو اور تدابر نہ کرو یعنی غیبت اور

تنافس کرو یعنی دنیا کی طرف غایت مرتبہ رغبت یا پیہ چاہنا کہ ہمارے مثل
 کوئی فلاں وصف میں نہو اور ہو جاؤ تم سب باہم بہائی اور بعضوں نے
 تدابیر کے معنی یوں لکھے ہیں کہ تدابیر کہتے ہیں باہم مومنہ پیر لینے کو یعنی جب
 دو شخصوں میں ملاقات ہووے ہر شخص بہت بعض کو دوسرے سے مومنہ پیر
 لیوے اور اپنی پیٹھ اوسکی طرف کر دیوے نصیحت جن جن امور کے
 مخالفت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمائی اس زمانے
 میں وہ سب امور شایع ہیں کہ ہر شخص دوسرے شخص کے بعض رکھتا ہو حتی کہ
 بیٹا باپ اور مان سے لڑتا ہو اور اوسکی شکایتیں کرتا ہو اور شاگرد استاد سے
 بعض رکھتا ہو اگر موقع پڑ جاتا ہو کہتا ہو کہ میں فلاں شخص کا شاگرد نہیں ہوں
 اور بہائی بہائی سے عداوت رکھتا ہو اپنی اوقات کو اوسکی غیبت میں صرف
 کرتا ہو اور جب دو بعض والوں میں ملاقات ہوتی ہو نوبت تدابیر کی آتی
 ہو ہر شخص دوسرے پر سلام نہیں کرتا ہو اوسکی طرف رخ نہیں کرتا ہو اور
 یہ تباغض وغیرہ قرابت میں بہت ہوتا ہو ہر شخص چاہتا ہو کہ میں فلاں
 عزیز سے رشتہ میں اوپر ہو جاؤں اور ہر شخص اپنے قریب کے ساتھ ایسی
 بات کرتا ہو تا اوس سے دشمنی ہو جاوے اور باہم لڑائی ہو جاوے باوجودیکہ
 صلہ رحم کا کرنا اور قرابت کا لحاظ رکھنا ہر شخص کو پر ضرور ہو اللہ تعالیٰ جمع
 مسلمانوں کو ہدایت دیوے اور راہ راست پر چلاوے حکایت
 ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس ایک شخص
 آئے اور عرض حال کرنے لگے کہ یا رسول اللہ میں سوایچ وقتہ نماز کے
 نماز نہیں پڑھتا ہوں اور سو افرض روزوں کے روزہ نہیں رکھتا ہوں
 اور میں فقیر ہوں پس صدقہ نہیں دیتا ہوں اور حج بھی نہیں کرتا ہوں

جب میں مرنے لگا کمان جاؤنگا کیونکہ کوئی کام میرا جنت کے جانے کیونکہ اس میں ہی
 پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو میرے ہمراہ جنت میں
 جاؤنگا اگر اپنے دل کو دو چیزوں سے محفوظ رکھیں گے ایک حسد و سرائل یعنی
 کینہ اور اپنی زبان کو دو چیز سے نگاہ رکھیں گے ایک ہوٹھ دوسرے غیبت اور
 اپنی آنکھ کو دو چیزوں سے بچاؤنگا ایک کسی حرام چیز کی طرف دیکھنے سے
 دوسرے کسی ذلیل سمجھنے سے پس اس وقت تو جنت میں جاؤنگا اور میرے
 ہمراہ ہوگا نفل کیا ہو اسکو امام غزالی نے رجا کے دوا کی بیانیہ راقم الحروف
 کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت کا چوڑا نماز سے اور روزے
 سے بڑھ کے ہے جیسا کہ صحابہ سمجھتے تھے چنانچہ اوپر اسکا تذکرہ ہو چکا اور اوپر
 مینے سات جہین بیان کی ہیں اسوقت ایک وجہ آٹھویں خیال میں آگئی وہ
 یہ ہے کہ غیبت کی تشبیہ مردار کے گوشت کہانے کے ساتھ واقع ہو گئی ہے اور شخص
 کی طبیعت نماز اور روزہ چوڑا دینے کو گوارا کرتی ہے لیکن مردار کا کھانے کو
 جائز نہیں رکھتے ہے پس اسی سبب سے صحابہ کے نزدیک غیبت کا چوڑا ناجائز
 رہتا نماز اور روزے سے واللہ اعلم اور ان آٹھ وجہوں سے یہ بات ثابت
 ہوتی ہے کہ نماز فرض اور روزہ فرض کے چوڑا دینے سے غیبت نہ کرنا بہتر ہے
 پس عبادت نفل کو کون بوجہا ہے یا پانچویں فرض غیبت کو مضر توں کے
 بیان میں پوچھنا کہ غیبت سے بہت مضر پیدا ہوتے ہیں دنیا میں ہی
 اور دین میں ہی اور غیبت کرنے والا خیر الدنیا و الاخرہ ہوتا ہے پہلی
 مضر نہ قبول ہونا دعا کا شخص بہت غیبتیں کیا کرتا ہے اور کبھی نہایت
 نہیں کرتا ہو اسکی دعا قبول نہیں ہوتی ہے اور اوپر عنایت نازل نہیں ہوتی ہے
 ارشاد فقیر ابواللیث تنبیہ الغافلین کے باب المحسدین فرماتے ہیں

ثلاثة لا يستجاب دعوتهم اكل الحرام و فلتنازل الغيبة ومن كان في قلبه بخل
او حسد للمسلمين يعني تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی ہو اور اوسکی عاجزی
منظور نہیں ہوتی ہو ایک وہ شخص کہ مال حرام کھاتا ہو دوسرا وہ شخص کہ
غیبت کی کثرت کرتا ہو تیسرا وہ شخص جو مسلمان سے حسد رکھتا ہو یا بخل کرتا ہو
حکایت ابراہیم بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ سے لوگوں نے پوچھا یا حضرت
اسکی کیا وجہ ہو کہ ہم لوگ دعا کرتے ہیں لیکن دعا قبول نہیں ہوتی ہو ابراہیم نے
جواب دیا اس سبب سے کہ تمہارے دل مردہ ہیں اونہوں نے پوچھا کیا وجہ
ہو مردہ ہونے کی ابراہیم نے کہا تم لوگوں میں آٹھ عیب ہیں اس سبب سے
تم لوگوں کے دلوں میں تازگی نہیں رہی ہو اسی سبب سے تمہارے
دعا قبول نہیں ہوتی ہو پہلا عیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو تم لوگ جانتے ہو
اور اوسکی قدرت کو تم لوگ پہچانتے ہو اور خدا کے حق میں مقصور کرتے ہو اوسکی
اطاعت میں فتور کرتے ہو دوسرا عیب یہ کہ تم لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہو
اور اوسکے موافق عمل نہیں کرتے ہو تیسرا عیب یہ کہ زبان سے تم لوگ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہو
اور اوسکی حدیث کے موافق عمل نہیں کرتے ہو حالانکہ محبت کے معنی یہ ہیں
کہ محب موافق مرضی محبوب کے کرے اور اوسکی پال پر چلے چوٹھا عیب یہ کہ زبان
سے تم لوگ کہتے ہو کہ ہم موت سے ڈرتے ہیں اور موت کی استعداد عبادات
سے پیدا نہیں کرتے ہو حالانکہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہو اپنی نجات کی فکر کرتا
ہو یا بچو ان عیب یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو ان الشیطان لکم عدو و فاتخذہ عدوا
یعنی شیطان تم لوگوں کا دشمن ہے اوس سے ڈرتے رہو
بحقیق شیطان انسان کا عدو ہے کہلا یہ خدا نے کہا

اور تم لوگ گناہ میں صرف اوقات کرتے ہو شیطان کو اپنا دوست بناتی ہو
 کجا سرور آریم ازین عارفانگ ✽ کہ با او بصلحیم با حق جنگ
 چنان عیب یہ کہ زبان سے کہتے ہو کہ ہم دونوں سے ڈرتے ہیں اور دونوں میں
 اپنے بدنوں کو ڈالتے ہو کیونکہ ہمیشہ گناہ کیا کرتی ہو ساقی عیب یہ کہ زبان سے
 جنت کی محبت کو ظاہر کرتے ہو اور جنت میں جانے کا کام نہیں کرتے ہو
 آئو ان عیب یہ کہ جب تم سو کے اٹھتے ہو اپنے عیبوں کو سچو پیٹھ کو ڈال دیتے ہو
 اور کسی طرف خیال نہیں کرتے ہو اور لوگوں کے عیبوں کو اپنے سامنے رکھتے ہو
 لوگوں کی شکایتیں کرتے ہو اسی سبب سے تمہارے رحمت نازل نہیں ہوتی
 و عاقبول نہیں ہوتی ہے چنانچہ اسی مضمون کی طرف شتوی میں اشارہ ہو
 غافلند این قوم از خود سیر ✽ لاجرم گویند عیب ہمدگر
 نقل کیا ہو اسکو تذکرۃ الاولیاء اور احیاء العلوم میں دوسری مضرت
 کم ہونا نیکوں کا نامہ اعمال سے اثر حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں ان العبد لیعطی کتابہ یوم القیامۃ فیہ حسنات لم
 لیکن عملہا فنقول یا رب انی لی کذا فیقال لہ ہذا ایما اعتبارک الناس
 وانت لا تشعرا نقل کیا ہو اسکو تنبیہ الغافلین میں اور کتاب الترغیب والترہیب
 میں یعنی قیامت کے روز جب ہر شخص کی کتاب ہر شخص کو ملیگی اور ہر شخص
 اپنی کتاب میں جب نیکی دیکھیگا خوش ہوگا اور جب بدی پر نظر پڑے گی
 طبیعت مضطرب ہوگی اور سوت بعض لوگوں کو جو کتاب ملیگی وہ اپنی کتابوں
 میں ایسی نیکیاں پائیں گے کہ دنیا میں انہوں نے وہ نیکیاں نہیں ہوگی
 پس وہ لوگ خدای تعالیٰ سے پوچھیں گے یا اللہ یہ نیکیاں مجھے دنیا میں
 نہیں دی ہیں پس ہماری کتاب میں کس طرح درج ہیں ارشاد ہوگا کہ اے

شخص اگر یہ سمجھے یہ نیکیاں نہیں ہوئیں لیکن جن لوگوں نے قیامت میں غنیمتیں
 اونکی نیکیاں اونکے نامہ اعمال سے محو ہو کے قیامت میں لکھ دی گئیں
 حکایت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سنا کہ فلان شخص نے میری غنیمت
 کی پس اس کے پاس کچھ نہ رہا یہ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ تو نے بسبب غنیمت کے
 اپنی نیکیاں محو کر دیں ہیں اس کے بدلے میں میں یہ دے رہا ہوں نقل کیا ہے
 اسکو نذر ہتہ المجالس میں ان شہر حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 ان الرجل ليعطى كتابه منشورا فيقول يا رب فاين حسناتي كذا او كذا علمتها
 ليست في صحيفتي فيقول له محيت باغتيا بل ان الناس نقل كذا او كذا اسکو مندرجہ فی
 کتابہ فرماتے ہیں یعنی بعض لوگوں کو قیامت کے میدان میں کتاب اعمال
 کے ملیگی وہ لوگ دیکھ کے کہیں گے یا اللہ میں نے فلان فلان نیکیاں دنیا میں کی تھیں
 وہ کیا ہوئیں کہ میرے نامہ نامہ اعمال میں نہیں ہیں پس اللہ تعالیٰ جوابے چکا کہ چونکہ
 تم نے دنیا میں لوگوں کی غنیمتیں کی تھیں اس واسطے وہ نیکیاں تمہاری کتاب سے
 محو کر کے جنگی تم نے غنیمت کی تھی اونکے نامہ اعمال میں درج کی گئیں

نہو گا کہ میں اوہیں نیکی کا نام
 لکھیں تمہیں جو ساری غنیمتیں یہاں
 ترے کام نیک اوہیں سب بہن لکھے

صحیفہ جو ظالم کا ہو گا تمام
 کہیں گے اٹھے مرے نیکیاں
 یہ ہو حکم نامے میں مظلوم کے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہوں اللہ لا یظلم متقال ذرۃ یعنی خدا کے تقاضے
 قیامت کے روز کسی پر ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریگا پس خب کا حق جس پر ہوگا
 وہ ادا کریگا اور اگر کسی نے کسی کی غنیمت کی ہوگی غنیمت کرنے والی کی نیکیاں
 اوس شخص کو دی جائیں گی حدیث ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم لوگ آیا جانتے ہو مفلس کو صحابہ نے

جواب دیا یا رسول اللہ مفسل وہ شخص ہر جس کے پاس کچھ مال ہو آپ نے فرمایا
 یہ مفسل باعتبار مال کو ہے اصل مفسل وہ ہے کہ قیامت کے روز خدا کے حضور میں
 حاضر ہووے اور اسکی عبادات مثل نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے بہت ٹوٹن
 پہر اوپر لوگوں کے حق بھی ہو وین کسی کو اسنے گالی دی ہو کسی کو سونہیت
 کی ہو کسی کا مال و سنے کہا یا ہو کسی کے جان او سنے ماری ہو پس سب حق والے
 قیامت کے روز اسکی دامنگیر ہو وین جناباری میں اسکی فریاد کریں اللہ تعالیٰ
 عدل پر بیٹھے ہر حق والے کو خوش کرے ہر مدعی کو اسکا حق پونجا دیں ہر شخص
 بساط احسان پہلاوے اس شخص کی نیکیاں حق والوں کو دینا شروع کرے
 اسکی عبادات میں کم کرنا شروع کرے جب نیکیاں اسکی فنا ہو جاوین اور
 حقوق باقی رہ جاوین حق والوں کی بدیان او سپر ڈالی او سکے نامہ اعمال کو
 رمیوں کے سیئات سے سیاہ کرے آخر الامر وہ لوگ اپنا اپنا حق لیتے
 جنت میں جاوین اور وہ شخص جہنم میں جاوے حقیقت میں وہ شخص
 مفسل ہے کیونکہ جو دنیا میں مال کا مفسل ہو اسکو جہنم تکلیف نہیں ہوتی ہے
 کیونکہ اور اہل سلام او سکے خبر گیران ہو جاتے ہیں بخلاف اس شخص کے
 کہ قیامت کے دن ہر طرف سے آواز نفسی نفسی بلند ہوگی ہر طرف سے جہنم کی
 جوش و خروش کی صداکان میں پڑگی ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار ہوگا
 کوئی کسی کا بارہ دو گار ہوگا یہاں تک باب بان سے بہائی بہن سے جو رو
 خاوند سے لوگ بہا گینگے کسی کی قریب نہ جائینگے بلکہ لوگ تنہا کریں گے کہ اگر
 ہمارا حق کچھ ہمارے باب پر ہوتا تو ہم اس سے آج لے لیتے اس کے
 نیکیوں کو اپنی کتاب میں لے لیتے اسدن عوام کو کون پوچھتا ہے اپنا نفسی
 کسکے شفاعت سے ہاتھ اوٹھا ئینگے اپنی لغزشوں پر ہندامت کر لینگے کیونکہ

اوس روز جناب باری کا دریا سے غضب جوش کر گیا ہر کس ناکس کو مدد جوش کر گیا
عجب ایک کیفیت عالم کو طاری ہوگی کہ ہر شخص کو اپنی جان بہاری ہوگی پھر یہ
اعمال تلینگے لوگوں کے چہروں کے رنگ اور رنگے کہ دیکھا جاسے کون پہ بہاری

ہوتا ہے کون پہ ہلکا ہوتا ہے ۵ تب اوس وقت عاصی کا ہونا گئے رو
وہ حسرت سے ہر دم بہر موی سانس سرد پھر جب ہر شخص کو حساب کیوں ملے

نہا ہوگی ہر شخص کی روح قبض ہوگی ایک آفت ہوگی ہر شخص کو سخت کلفت
ہوگی لوگوں کے ابدان کا پینکے بلکہ ابنیا ہی لرزینگے پھر جب اللہ تعالیٰ
حق والوں کو بلاوے گا نہایت انصاف کرے گا تب لوگوں کو نہایت مذمت ہوگی
کہ کاش ہم لوگوں کی نہایت غیبت نہ کرتی کسی کو تکلیف نہ دیتی اوس وقت ہر شخص
چاہے گا کہ میری بدیان دوسرے کو دیا وین اور دوسروں کی نیکیاں مجھ کو عطا
ہو وین پس اوس روز جو حساب و کتاب میں گرفتار ہوا نہایت افلاس میں
پڑا کہ روایت کیا ہوا اس حدیث کو بغوی رحمہ اللہ نے تفسیر عالم القرآن میں
حکایت عبد اللہ بن المبارک کہتے ہیں کہ میں ایک روز سفیان ثوری کو
مجلس میں بیٹھتا ہوا دیکھا تو نے امام ابو حنیفہ کی غیبت شروع کی میں نے
سفیان سے کہا عجب شان ہو امام کی کہ وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا میں
کسی کی شکایت نہیں کرتے میں سفیان نے کہا عقل کی ہی شان ہے
کہ اپنی نیکیوں پر دوسروں کو مسلمان نہ کریں اور کسی کے غیبت کریں نقل کیا ہے
اسکو خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ میں اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں تیسری
مصرحت زیادہ ہونا بدیون کا نامہ اعمال میں حدیث فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے آیا کمر والغیبت فان فیہا
ثلاث آفات لا یستجاب لہ الدعاء ولا یقبل لہ التمسنا ویزاد علیہ

البیئات نقل کیا ہو اسکو خزانۃ الروایات میں لکھنے بجو تم لوگ غیبت سے
 کیونکہ اسمین تین آفتیں میں ایک یہ کہ غیبت کرنے والی کی دعا قبول نہیں
 ہوتی اور دوسرے یہ کہ غیبت کرنے والی کے نیکیاں قبول نہیں ہوتی ہیں
 تیسرے یہ کہ بیان اسکی نامہ اعمال میں زیادہ ہوتے ہیں اثر حضرت
 ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہوگی اور دنیا تمام
 ہوگی اللہ تعالیٰ تمام خلق کو ایک جگہ جمع کرے گا جمع ہوگی خلق ساری یکجا
 نفسی نفسی کے بلند ہوگی صدائے اسوقت اللہ تعالیٰ ایک ندا کرے گا کہ
 جس شخص کا حق کسی پر ہووے وہ آوے پس ہر شخص خوش ہوگا اور
 اپنے باپ اور ماں اور بہائی اور چوروسے حق کا طالب ہوگا
 جب ندے ماں باپ بھی بڑی کا ساتھ دے پہر وہاں پکڑے تمہارا کون ہاتھ
 اسی مضمون کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ کر کے فرماتا ہو فاذا نظرت فی الصور
 فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتسألون یعنی جب صور ہوگا جاوے گا اور
 حساب سانسو آوے گا اسوقت لوگوں کی قرابتیں مٹ جائیں گی اور محبتیں فنا
 ہو جائیں گی پہر ہر شخص ہر شخص سے حق کا مدعی ہوگا کوئی کیسی رعایت نہ کرے گا اور
 اس میدان میں دو قسم کے لوگ ہوں گے جو شخص نیک ہوگا اور اللہ تعالیٰ
 کو اسکو جنت میں داخل کرنا منظور ہووے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی عنایت
 اسطرح کرے گا کہ جب اسکی نیکیاں حق والے لی جائیں گی مگر ایک ذرہ برابر نیکی
 بچیکے فرشتے ہدای تعالیٰ سے کہیں گے یا رب اس شخص کی نیکیاں سب ہو گئیں
 مگر ایک ذرہ برابر نیکی باقی رہی ہو پس اللہ تعالیٰ فرماوے گا اس ذرہ برابر
 نیکی کو بڑھا دو اور میری عنایت سے اس بندے کو جنت میں داخل کر دو
 اور جو بد ہوگا جہنم کا مستحق ہوگا اسکا حال یہ ہوگا کہ جب اسکی نیکیاں بجا نیکی

اور حق والوں پر تقسیم ہو جائیگی فرشتے کہیں گے یا رب ایک ذرہ برابر نیکی اس بندے کی بھی نہیں ہی اور حق والے ابھی تک باقی ہیں پس اللہ تعالیٰ فرما دیگا حق والوں کے گناہ اسکے نامہ اعمال میں ڈالو اور اسکو جہنم میں لیجاؤ پس فرشتے لوگوں کی بدیاں اسکے نامہ اعمال میں زیادہ کریں گے اور جہنم کے طرف اسکو لیجا بیٹھیں گے

اور نیکی ظالموں کی کردگار اور جو اسکے نامہ اعمال میں تو اوسى مظلوم کے اعمال زشت دیگا اوس ظالم کو حق بے ہشتبہا	دیگا مظلوموں کو تاہوں رستگار کچھ ہونوگی نیکیاں اوس حال میں جو کہ ہونگے درمیان سر نوشت تاکہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ
---	--

نقل کیا ہو اسکو نبوی نے معالم التنزیل میں مناصیحت انسان کو لازم ہو کہ اپنی عبادت پر غرہ نہ کرے اور اپنی کثرت عبادات سے خوش نہ ہووے کیونکہ قیامت کے روز یہ سب عادتیں دوسرے کی کتاب میں چلی جائیں گی اور انکی بدیاں اپنے نامہ اعمال میں آئیں گے اسواسطے کہ جسقدر آدمی عبادت کرتا ہو اوس سے زائد اپنے گردن پر حقوق لیتا ہو مثلاً جب انسان روزہ رکھتا ہو شیطان اوس پر سوار ہوتا ہو لوگوں کو مارتا ہو لوگوں کا سر کاٹتا ہو کسی کے غیبت کرتا ہو کسی کو گالی دیتا ہو کسی پر خفا ہوتا ہو کسی کے دل کو پرموہ کرتا ہو پس یہ سب بدیاں ایک روز سے زائد ہو جاتے ہیں اسواسطے امام غزالی فرماتے ہیں لعنہ لواحسبت نفسک وانت مواظب علی نفسک بصیام النهار و قیام اللیل اعلمت انہ لا ینقض عنک یوم ولا یجبر علی علیک من غیبتہ المسلمین ما یستونی جمیع حسناتک یعنی اگر تم ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کرو اور رات کو عبادت کیا کرو اور ہر خیال کرو تو تمام دن میں شجیت مسلمان کی تم سے ہوئی ہوگی وہ نیکیوں سے بڑھ جائیگی اور تمام نیکیوں کو

غارت کر دیگی پس انسان کو لازم ہو کہ بندوں کے حقوق سے حتی الوسع اپنی
 نفس کو بچائے رکھے اور اپنی ذات کو بندوں کے گناہوں سے محفوظ رکھے
 اگرچہ عبادت کم کرے اور غلبیوں کی تحصیل کم کرے کیونکہ بند و گناہ زائد تر ہو
 اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اور تکلیف بندوں کے بد ہو اللہ کی عصیان سے
 اسے واسطے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الکباشر ما کان فیہ
 المظالم بینک وبين عباد اللہ تعالیٰ لان اللہ تعالیٰ کثیر العفو یعنی جو گناہ
 بندوں کے درمیان میں ہو وہ کبیرہ ہو اگرچہ ادنیٰ ہی تکلیف ہو وہی اور
 جو گناہ اللہ تعالیٰ کا ہو وہ صغیرہ ہو اگرچہ زنا ہی ہو وہی کیونکہ اللہ تعالیٰ
 بخشش کر دینگا اور بندہ حق کا طالب ہو گا ثقل کیا ہوا اسکو بغوی نے
 آیت ان تجتنبوا کبار ما تنہون عنہ کی تفسیر میں آور آخرت میں ادنیٰ اولیٰ
 چیز کا جب حساب ہو گا پس غیبت اور غیمہ کہ کبار میں اشکا شمار ہو بدرجہ اولیٰ
 جہنم میں لیجا ئینگے ارشاد حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ان الرجل
 يتعلم بالرجل يوم القيامة فيقول بنی وبنیاء اللہ فيقول واللہ ما
 اعلم فاک فيقول علی انت اخذت لبنۃ من حاطی واخذت خطا من
 ثوبی ثقل کیا ہوا اسکو امام غزالی نے کتاب النیۃ میں یعنی قیامت میں
 ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے کہیگا ہماری اور تیرے درمیان میں خدام
 ہو وہ شخص کہیگا میں تجکو نہیں پہچانتا تو کون ہو میں یہ شخص کہیگا تو میرے
 دیوار سے ایک اینٹ لگا لی تھی اور تو نے میرے کپڑے سے ایک دبا گا
 نکالا تھا اس سبب سے میں یہاں دعویٰ کرتا ہوں خراکت کسبت کس بن الحسن
 ابن بشر فرماتے ہیں لکے میں نے ایک گناہ کیا ہے کہ اسکی مذمت مجھ پر جائے
 برس ہے اور ہمیشہ میں روتا ہوں لوگوں نے پوچھا یا حضرت وہ کون

گناہ ہو آپ نے فرمایا میں نے ایک مرتبہ ایک چھپی ایک شخص کی ضمانداری
کے واسطے لی تھی اس کے کہانے کے بعد اپنے ہمسایے کے دیوار پر بلا اجازت
اوسکی مین نے مٹی لیکے ہاتھ دھویا تھا اوسی گناہ پر مین روتا ہوں نقل کیا ہے
اسکو فقید ابو اللیث نے باب الذنوب میں پس لازم ہے ہر انسان کو کہ اس مقام
کو دیکھ کے نصیحت پکڑی اور اپنی نفس کو قیامت کے روز نصیحت نہ کرے اگر
لوگوں کے حقوق اوسپر ہو وین اونسے معاف کرالئے تاکہ قیامت میں
پاک صاف ہووے ورنہ اسکی عبادت میدان حشر میں کچھ کام نہ آئیگی جب
ہر طرف سے غل حقوق والوں کے اوٹھنگی اور ہر گوشے سے اسکی فریاد اٹھگی
اللھم یا رحمن لاتنا قشنا فی الحساب واجعلنا من لاکمین یوم یقین
الکتاب یا وہاب تبسمل البنی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جو تھی
مضرت نہ قبول ہونا نیکیوں کا حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے ما الناس فی الییس یا سرع من الغیبة فی حسنات العبد
نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے باب علاج الغیبة میں یعنی نہیں ہے آگ
سو کسی چیز میں جلدی اثر کرنے والی غیبت کی اثر سے نیکیوں میں یعنی
جب سو کسی لکڑی آگ میں ڈالو کیسے آگ اوس میں جلدی لگتی ہے اور وہ لکڑی
جلدی جلجاتی ہے لیکن غیبت کا اثر نیکیوں میں اس سے بھی جلدی ہوتا ہے
کہ جب کسی نے غیبت کی اوسکی نیکیوں میں فتور پڑ جاتا ہے اور عبادات
قبول نہیں ہوتی ہیں حدیث خالد بن معدان نے حضرت معاذ رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا اے معاذ کچھ حدیث بیان کرو وہ حدیث کہ آپ نے خود جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زبان سے سنی ہو پس حضرت معاذ
بہت روئے اور ایک حدیث نہایت طویل بیان کی اوس میں یہ مضمون بھی

بیان کیا کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اے معاذ جو لوگ حافظہ عمل ہوتے ہیں اور جو فرشتے اعمال کو لکھتے ہیں کبھی
 ایسا ہوتا ہو کہ صبح سے شام تک کے ایک شخص کے اعمال نیک آسمان پر
 لیجاتے ہیں اور وہ اعمال مثل آفتاب کے چمکتے ہوتے ہیں جب اول
 آسمان پر پونہچتے ہیں اور دوسرے آسمان پر جانے کو چاہتے ہیں ایک فرشتہ
 جو اللہ تعالیٰ نے اول آسمان پر مقرر کر رکھا ہو کہتا ہو کہ ان اعمال کو صاحب
 اعمال کے موہنے پر مار دو اور اسکو عدم مغفرت کے خبر دے دو کیونکہ وہ شخص
 مسلمانوں کی غیبتیں کیا کرتا تھا پس اسکو اعمال قبول نہیں ہونے کی روایت
 کیا ہو اسکو فقیہ ابواللیث نے باب التفکر میں ارشاد حسن بصری
 فرماتے ہیں واللہ الغیبتہ اسرع فی دین الرجل المؤمن من کلامہ فی الجحیم
 یعنی قسم ہے خدا کی ہر آئینہ غیبت جلدی اثر کر جاتی ہے غیبت کرنے والے کی
 دین میں زخم کے اثر کرنے سے بدن میں جسوقت غیبت انسان نے کی
 اوسی وقت اسکی دین میں نقصان ہو گیا نیکیوں کی قبولیت میں فتور ہو گیا
 نقل کیا ہو اسکو امام غزالی نے باب الغیبت میں پانچویں مضمرات
 قیامت کے روز لوگوں کا دعویٰ کرنا اور جنگی غیبت کی ہوا کا فائدہ کرنا

یہ یاد رکھے کہ وہ مجھے نکل پاویگا
 بیدار کرے آج تو کل پاویگا

اے یار جو کوئی سیکو کھلایگا
 اوسن ار مکافات میں سن پاویگا

حکایت ایک روز ایک شخص ایک زاہد کے سامنے حجاج کی غیبت کر رہا
 اور اسکا ظلم بیان کرنے لگے پس زاہد نے کہا خداے تعالیٰ منصف حقیقی ہے
 جس طرح حجاج اے مظلوموں کے حقوق کو لیگا اسی طرح حجاج کی طرف سے
 اسکی غیبت کرنے والوں سے بدلا لیگا جب حجاج دعویٰ کرے گا جنت اپنے

سعد سے علیہ الرحمۃ اسی حکایت کو منقول کر کے فرماتے ہیں

دلش بھیچو سنگ سپا رہ ایت
خدا یا تو بہستان از واد خلق
جوان رہ اسیکے پندیر انداد
بخواہست درواز دیگران گین او

کسے گفت حجاج خوشخوارہ ایت
نعرہ سے زہاد و فریاد خلق
جہان دیدہ پیر و پیر نہ زاد
کز واد منطلوم مسکین او

حکایت ایک زاہد نے اپنی بی بی کے واسطے روئی خریدی بی بی نے روئی کو دیکھ کے کہا جنون نے روئی بیچی اور جنون نے تمہارے ساتھ وفا بازی کی یہ سنکے فوراً اوس زاہد نے طلاق دیدیا لوگوں نے پوچھا یا حضرت کس واسطے آپ نے طلاق دیا اور جنون نے کہا اس عورت نے روئی بیچنے والوں کی غیبت کی قیامت کے روز وہ سب اسپر و عوی کرینگے اور اسکے دانگ پر ہونگے حاضرین کہینگے کہ یہ لوگ فلاں کی بی بی کو عوے کرتے ہیں اس کہنے میں مجکو ندامت ہوگی اس واسطے میں نے طلاق دیدیا تاکہ لوگ یہ امر زبان زد نہ کریں اور میری طرف اوس بی بی کو منسوب نہ کریں نقل کیا ہوا اسکو تنبیہ الخافلین کی باب الغیبت میں و قیقہ اگر واقع میں ہو تو عیب بیان کرنا اوس عورت کا روئی بیچنے والوں کا غیبت نہیں ہو کیونکہ غیبت میں یہ امر معتبر ہے کہ عیب بیان کرنا معین کا ہو وے اس واسطے مجھول کی غیبت درست ہو اور اوس عورت نے روئی بیچنے والوں کا عیب بیان کیا تھا اور وہ مجھول تھے کیونکہ اوس نے کسی کا نام نہیں لیا تھا لیکن زاہد اپنے کمال زاہد سے اسکو بھی غیبت سمجھا اور بی بی کو چوڑا دیا اور اقامت کر دیا کہتا ہو شاید اوس زاہد نے بیان کیا ہو گا کہ فلاں شخص سے روئی خریدی ہے پس جب بی بی نے عیب بیچنے والوں کا بیان کیا یہ غیبت معلوم کی گئی

اس واسطے اسنے طلاق دیدیا نصیحت اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بد
بی بی سے صحبت رکھنا اور اسکے ساتھ معاشرت کرنا بد ہو بلکہ اسکو چھوڑ دینا
بہتر ہو کیونکہ ہر شخص سے صحبت جس پر پیدا کرتی ہو اور زیادہ ملاقات کچھ اثر
پیدا کرتی ہو جب بی بی بد سے زائد صحبت ہوگی خاوند میں بھی دیکھی برائی ہوگی
کیونکہ صحبت کا اثر مشہور ہو اور بار بار بد ہونا سانپ سے بھی مائوس رہے

دور شو از اختلاط یار بد	یار بد بد تر بود از رمار بد
یار بد تنہا ہمین بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایمان کند
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

اور اس زمانہ کا عجیب حال ہو کہ لوگوں کی بی بیان فاسقہ ہوتی ہیں لیکن
اونکو نہیں چھوڑتے ہیں طلاق دنیا عار سمجھتے ہیں امر شرعی میں حیا کرتے
ہیں بی حیائی کو حیا سمجھتے ہیں نہ اپنی بی بیوں کو چھوڑتے ہیں نہ اونکو نصیحت
کرتے ہیں اگر بی بی نماز نہ پڑھی کچھ التفات نہیں دیتے ہیں اگر بی بی روزہ
نہ رکھی کچھ خفا نہیں ہوتے ہیں اور باوجودیکہ جانتے ہیں کہ بی بی بعد جماع کے
ناپاک رہتی ہو غسل نہیں کرتے ہو لیکن اسکو کبھی غسل کی تنبیہ نہیں کرتے ہیں
راقم الحروف کہتا ہوں ایسی صورت میں جماع کرنا بی بی کے ساتھ بہتر نہیں
ہے کیونکہ جو شخص ایک شر کو پیدا کرے گویا کہ وہ فاعل شر ہوتا ہو پس
ناپاک رہنا بی بیوں کا اسکا سبب جماع ہو مردوں کے پس لائق ہو مردوں کو
کہ جب بی بی غسل نہ کیا کرے اسکے ساتھ جماعت میں کمی کیا کرتی عورتیں
خود ہی نگاہ ہو جاوین اپنے قصور پر نادام ہو دین غسل کرتے لیکن پاک صاف
رہنے لگیں اور چونکہ مرد عورتوں کو تعلیم نہیں کرتے ہیں عورتیں مردوں پر
غیر سو جاتی ہیں اپنی حکومت جاتے ہیں پھر مرد ایسا ڈرتے ہیں جیسے

آدمی شیرے اور بلی بھیڑے اور عورتوں کے تابع ہو جاتے ہیں اگر بلی بی کتھی
 ہو جو تمھاری معاش جو سب ہمیں کو دو ہمارا زیور بناؤ مان کو اور ہم کو یا
 قریب کو نہ دو وہ ویسا ہی کرتے ہیں اپنے عزیزوں سے بی بیوں کی طرف سے
 رٹتے ہیں اگر بلی کو تم اس وقت مسجد میں نہ جاؤ یا نماز نہ پڑھو اتنا بلع امر واجب
 سمجھتے ہیں خدا کے حکم کو طاق پر رکھ دیتے ہیں باوجودیکہ اگر مان منع کرے
 بیٹے کو کہ عشا کے وقت اندھیری میں نماز کو نہ جاؤ فرزند کو لازم ہو کہ مان کا گنا
 نہ مانے اور مسجد کو چلا جاوے چنانچہ بخاری نے حسن بصری سے نقل کیا ہے
 اور اس زمانے والے ایسا کرتے ہیں کہ اگر مان منع کرے کہ کچ مسجد میں نماز
 کیواسطے نہ جاؤ تو مان کی ضد کرتے ہیں مسجد میں چلے جاتے ہیں اور جب
 بی بی کہو کہ مسجد میں نہ جاؤ فی الفور حکم کو مان لیتے ہیں تا بیداری کو واجب
 جان لیتے ہیں سعدی فرماتے ہیں کسی گفت کس از ن بد سبا و بد و گرفت
 زن در جهان خود سبا و بد پس لازم ہو ان لوگوں کو کہ تو یہ کریں اور ایسی
 بی بیوں سے یا صحبت کم کریں یا نصیحت کریں کیونکہ گنہگار صحبت رکھنا اچھا
 نہیں اور ہر مخلوق گنہگار کو بد سمجھتی ہو منقول ہے جو وقت جنت میں حضرت
 آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے گناہ سدا رہا اور انکو زمین پر آینکا
 حکم ہوا جنت کے ہر چیز روئے لگی اور انکی جدائی پر حسرت کرے لگی مگر سونا
 اور چاندی خدای تعالیٰ نے ان دونوں سے پوچھا تم مفارقت پر کیوں نہیں
 روتی ہو سونا اور چاندی نے عرض کیا یا رب جس شخص نے تیری مخالفت کی
 اسکی جدائی پر ہم کس طرح روئیں پس اللہ تعالیٰ نے کہا اے سونا اور چاندی
 بسبب اس تمھاری عقل کے تمکو میں نے ایسی عزت دی کہ ہر چیز کی تمکو قیمت بنایا
 اور ہر شخص کا تمکو محبوب کیا نقل کیا ہو اسکو نہتہ المجالس کے باب التوبہ میں

امر واجب
 احادیث

سونا
 چاندی

اللہ ہر بخانا من البلاء العام یا ذہ الجلال والا کرام آمین چھٹی مضررت
 قیامت کے روز حساب کی سختی ہونا اور باب غیبت میں شدت سوال کا ہونا
 ایسا وسطیٰ زیادہ حساب محشر سے نہایت لرزاتے تھے اور عذاب محشر سے ہیوش
 ہو جاتے تھے اشر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میدان حشر میں خدا تینا
 کے سامنے بارہ موقف ہونگے ہر موقف میں ایک ایک چیز کا سوال ہوگا اونہیں
 سے جو تھے موقف میں غیبت سے سوال ہوگا اگر اوس شخص سے غیبت نہ ہوئی
 ہوگی آگے بڑھایا جائیگا ورنہ اوسی مقام میں ہزار برس کھڑا کیا جائیگا نقل
 کیا ہوا اسکو عبد الوہاب شمرانی نے کشف الغمۃ عن احوال الامۃ میں حکایت
 ایک روز عوف نے ابن سیرین کو سامنہ حجاج کی غیبت شریع کی ابن سیرین
 نے کہا اے عوف اگرچہ حجاج ظالم ہو پس اللہ تعالیٰ مظلوموں کا حق حجاج سے لےگا
 اور اوسکا حساب حجاج سے کریگا لیکن غیبت کرنا حجاج کی نہ چاہیو کیونکہ اللہ تعالیٰ
 غیبت کرنے والے سے حجاج کی طرف سے حساب کریگا نقل کیا ہوا اسکو امام
 غزالی نے کتاب الغیبتہ میں وقیقہ راقم الحروف کہتا ہوں جبکہ زندگی حجاج
 میں اوسکی غیبت کا یہ حال ہوا کہ ابن سیرین نے اوسکو ناجائز کیا پس ب
 بدرجہ اولیٰ غیبت حجاج کی جائز نہوگی اس وجہ سے ہر مردی کی غیبت بعد
 مرنے کے جائز نہیں جو چنانچہ تفصیل اسکی سابقہ گذر چکی پس حجاج کی بھی
 غیبت اسی طرح ہوگی اور حجاج سے وقت موت کے کلمات مغفرت کے
 منقول ہوئی ہیں پس شاید اللہ تعالیٰ نے اوسکے گناہوں کو اپنی عنایت سے
 معاف کیا ہو کیونکہ وہ غفور رحیم ہو منقول ہو کہ وقت موت کے حجاج
 کہتا تھے یا رب اغفر لی فان الناس یقولون انک لا تغفر لی یعنی اے
 رب بخش دے مجھکو اور مرحوم کر مجھکو کیونکہ لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ تو مجھکو

بخشیدگا بعد مرنے حجاج کے اس کلمہ کی خبر جب حسن بصری کو پونجی اونوں نے
تعجب کیا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب کلام المختصرین میں آور دیا
کتے ہیں لایجو زلعن الحجاج یعنی حجاج پر لعنت کرنا درست نہیں نقل کیا ہے
اسکو مرتبہ المجالس کے باب فضل الدعاء میں اور منقول ہے کہ حجاج وقت مردن کہتی
تھی یا رب لوگ میرے باب میں قسم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حجاج کو بخشیدگا لیکن
تو بڑا غفور رحیم ہی میرے گناہوں کو بخش دے اور یہ اشعار اسی مضمون کے ہیں تو

یا رب قد حلفت لأعاده وأجتهلدا	ایمانہم انتی من ساکنی البسار
أحلفون علی عیاء ویجھم	ما ظنهم بعظیم عفارا

جیسا کہ حیوۃ الحیوان میں مذکور ہے حکایت ایک روز داؤد طالی نے
ایک مقام میں گزر کیا اور اونکو وہاں غش آگیا جب مدہوشی اونکی لگی
لوگوں نے پوچھا یا حضرت اس مقام میں آپکی مدہوشی کا کیا سبب ہو داؤد
نے جواب دیا مجھ کو یاد آیا کہ اس مقام میں بیٹے ایک شخص کی غیبت کی تھی
پس مجھکو اللہ تعالیٰ کے حساب کا خیال آگیا کہ دیکھا جا ہو اس غیبت میں
اللہ تعالیٰ کس طرح مجھکو پکڑیگا پس میں مدہوش ہو گیا نقل کیا ہے اسکو
مرتبہ المجالس کے باب الغیبت میں منصحیح اللہ تعالیٰ کا حساب نہایت
سخت ہے کیونکہ نہ ہو اگر کوئی بادشاہ اپنے کسی لوکر کو پکڑے اور پوچھنا شروع کر
کہ تیری کام کیوں کیا یہ کام کیوں کیا وہ شخص اس حساب سے نہایت تنگ ہو جاتا
ہو پس خدا تعالیٰ کہ علام الغیوب ہے جب ایک ایک فعل کا سوال کر گیا ہر
شخص کا بدن لرزے گا قول سعدی سے بجائے کہ دہشت خور نہ دنیا
تو عذر گنہ راچہ داری بیادہ اور اس واسطے عباد حساب الہی سے نہایت
خوف کرتے تھے اور عذاب الہی سے ڈرتے تھے حکایت ایک مرتبہ ایک عباد

عباد کی کہ او سچین عطا ہی موجود تھی سفر کے واسطے نکلا اور وہ لوگ اس طرح کے
 عبادت کرتے تھے کہ بسبب کثرت عبادت کے اونکی آنکھیں گڑ ہو میں گیس گھین
 تھیں اور اونکے پیر پھول گئے تھی اور اس طرح کے لاغر ہو گئے تھے کہ گویا خربزہ
 کے چمکے تھے اور گویا ابھی قبروں سے نکل کے آئے تھے راہ میں ایک مقام پر
 ایک غائبہ بیوش ہو گیا اور باوجودیکہ وہ ایام نہایت سردی کے تھی اس کے سرے
 بسبب دہشت کے پسینہ ٹپکنے لگا جب اس کو پیش آیا لوگوں نے پوچھا او سو
 کہا جب میں اس مقام پر گذر گیا مجھ کو یاد آیا کہ فلان روز اس مقام میں تینے
 گئے کیا تھا یہ خیال کے میرے دل میں دہشت حساب کی آگئی اور مدہوشی طاری
 ہو گئی نقل کیا ہوا اس کو امام غزالی نے باب احوال الخائفین میں حکایت
 ایک روز امام ابو حنیفہ رحم راہ میں چلے جا رہے تھے کہ انکا پیر ایک لڑکی کے
 پیر ہن نین لگ گیا او میں لڑکی نے کہا اے شخص تو نے مجھ کو تکلیف دی کیا تو
 قیامت کے حساب کو خیال نہیں کرتا ہوا اور خدا تعالیٰ کے قصاص سے خوف
 نہیں کرتا ہوا پس یہ شے امام بیہوش ہو گئے اور حساب کے نام کو سکی نہایت
 دہشت میں آ گئے نقل کیا ہوا اس کو نزد مہم الحیاس و منتخب انقاس کے باب
 اجتناب الظلم میں الحق حساب الہی مقام دہشت ہوا اور قصاص الہی مقام
 دہشت ہو دیکھو اگر کوئی شخص کسی کے افعال بد کو پوچھنا شروع کرے
 کس طرح طبیعت اسکی گہرا تھی ہوا اور روح جانے کو چاہتی ہے پس
 سید ان محشر کے حساب کو پوچھنا چاہیے کہ اسکا دواپان نہیں ہو
 دوران روز کز فضل پسند و قول افلو العزم راعن بلرزوز ہول
 ساتوین حضرت خشرین ندامت کا عارض ہونا اور تشرین حسرت کا لاحق ہونا
 سعدی کہتے ہیں ۵ سزا جیب غفلت بر آور کنون ہر فردا ناند محبت نگوں بہ

کیونکہ دنیا میں اگر کوئی کسی کو گالی دیوے اور وہ شخص اپنا دعویٰ گالی بخود اپنے
 عدالت فوجداری میں پیش کرے پس اس گالی دینے والے کو سطح مذہب
 ہوتی ہے اور گالی دینے پر کیسی حسرت ہوتی ہے کیونکہ اگر عدالت میں اقرار گالی
 دینے کا کریگیا سزا پائیگا اور اگر انکار کریگا مدعی گواہ پیش کریگا آخر گالی دنیا کا
 ثابت و جایگا اور وبال اسکی جان پر آئیگا اسید طرح قیامت کے روز جب لوگ
 کسی شخص پر دعویٰ کریں گے کہ اسنے ہماری غیبت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کہ عالم الغیب
 ہو اس سے سوال کریگا پس اگر یہ اقرار کریگا مجمع عام میں رسوا ہوگا اور اگر
 انکار کریگا اللہ تعالیٰ اسکی اعینا کو حکم کریگا اور زبان کو گویا کی عنایت کریگا اور
 ہر عضو اس شخص کمال کو لیاگوں کو گویا کو سامنے رسوا کریگا مگر ہاں جو لوگ براہین پلچن پر
 فضل حضور وہ لوگ نجات والوں سے ہوں گے نہ امت سے بخوف ہونگی سعدی سے

قیامت نیکان برا علی رسند	ز قعر ترے بر تر یار رسند
ترا خود بد سزا سنگ پیش	کہ گردت بر آید علما سے خویش
برا در زکر بدان شرم دار	کہ در روے نیکان شوی شرمسار

مولانا روم فرماتے ہیں :-

روز محبت ہر نہان پیدا شود	ہم ز خود ہر مجرمے رسوا شود
دست و پاہ گواہے یا بیان	یرفساد او بہ پیش بستمان
دست گویند چنین دزدیدہ ام	لب گوید من چنین بوسیدہ ام
پاے گویند شہرستم تمانی	فرج گوید من بکمر دستم زمینی
حشمت گوید کہ ام غفرہ حرام	گویش گوید چیدہ ام سودا کلام

اسیمواسطے نذاہد قیامت کی نہ امت سے ڈرنے لگے اور حساب قہار سے
 خون کرے۔ حکایت حبیب الہی سلمان دارالرحمہ قریب تعالیٰ ہوئے

اہل مجلس و سنے کہنے لگے اے سلیمان مقام فرحت ہو کہ آپ غفور رحیم کو پاس
تشریف لیجاتے ہیں آپ کو کچھ اندیشہ نہیں ہو کیونکہ وہ سب گنہ بخشیدیتا ہے پس
ابو سلیمان نے کہا کیا وہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہو کہ گناہ صغیرہ پر حساب کرتا ہو
اور گناہ کبیرہ پر عقاب کرتا ہو پس حسب طرح اس کی رحمت کے امیدوار رہنا چاہیو
اسی طرح اس کو غضب سے بھی ڈرنا چاہیو نقل کیا ہے اس کو امام غزالی نے باب
کلام المحققین میں نصیحت اہل زمانہ جب کوئی گناہ کرتے ہیں اور کوئی
اونکو نصیحت کرتا ہو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا غفار ہے وہ ہمارے گناہوں کو بخش دے گا
اور کسی گنہ کی حقیقت نہیں سمجھتے ہیں اور بی باک ہو کے گناہ کرتے ہیں
اور نہیں سمجھتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ایک ادنیٰ گنہ پر سوال کرے انسان سے
کچھ جواب بن نہ پڑے اور اگر دریا می غضب آئی جوش کرے کسکا ہوش زانو
اور میدان حشر میں اس طرح غضب آئی گا سامان نمودار ہو گا کبہ خض حتی کہ
انبیاء سابقین نفسی نفسی کہینگے اور کوئی کسی کی شفاعت نہ کرے گی حتی کہ جب
تمام لوگ تنگ ہو کے حضرت آدم اور ابراہیم اور موسیٰ اور نوح اور عیسیٰ
علیہم السلام کے پاس بامید شفاعت جائینگے سب جگہ
کرینگے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر بستہ ہو کے شفاعت
کا اقرار کرینگے اور آپ امتی امتی پکارینگے پس اہل زمانہ غضب آئی کو کچھ
خیال نہیں کرتے ہیں اور بی باک ہو کے گناہوں کو خوش ہو ہو کر ذہین حال کہ
بعد گناہ کے ہوتا سمجھنا گناہ کو اور خوش ہونا نہایت گناہ صغیرہ سے

مع
یہود مذکور
کرینگے ۱۱

نیک کاموں سے رہا میں دور دور	عمر بہت بڑھ کر تا با فسق و فجور
ہو گی پرستش شہر میں مجھے ضرور	پیش جائیگا نہ وہاں کچھ مکر و زور
آٹھویں مصرت قیامت میں گوشت آدس شخص کا علی غیبت کی ہی	

پیش کیا جانا اور مردار کے کھانے کا حکم کیا جانا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے روایت گزر چکی کہ جو شخص کسی غیبت کر گیا قیامت میں اس کے سامنے
 وہ شخص جسکے غیبت کی ہو مردہ پیش کیا جاوے گا اور حکم ہوگا کہ جس طرح توڑا اسکے
 گوشت کو زندگی میں کیا جاتا تھا بعد مردن بھی کہا پس وہ شخص مردار کا گوشت کھاوے گا
 اور نہایت مومنہ بناوے گا نقل کیا ہے اسکو سیرۃ احمد یہ میں طبرانی سے
 نوین مصنف قیامت کے روز اپنا گوشت کھانا اور اسطرح کا عذاب و سزا ہونا
 حدیث جسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم معراج سے
 تشریف لائے آپ نے فرمایا مردت بقوم یقطع اللحم من جنوبہم ثم یلقون
 ثم یقال لہم کلوا ما کنتم تاكلون من لحم اخوانکم فقلت یا جبریل من
 ہولاء قال ہولاء من امتک الہما زون والما زون یعنی المغتابین روایت
 کیا ہے اسکو نفیہ ابواللیث نے باب الغیبت میں یعنی جسوقت میں معراج کو گیا
 دیکھا میں نے چند لوگوں کو کہہ اونکی پسلیوں سے گوشت کاٹا جاتا ہے اور اونکی
 مومنہ میں ڈالا جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں جس طرح تم لوگ دنیا میں اپنے
 بہاؤ نکا گوشت کھاتے تھے اب اپنا گوشت کھاؤ اور اپنے عضو کو اپنا لقمہ
 بناؤ پس میں نے کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہیں اونہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ
 ہیں کہ لوگوں کی غیبتیں کرتے ہیں اونکے واسطے یہ عذاب مقرر ہوا اوسوں
 مصنف قیامت کے روز اپنے بدنوں کو ناخنوں سے نوچنا چنانچہ حدیث
 معراجی میں ابو داؤد سے سابقا حدیث گزر چکی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے شب معراج میں جو لوگ غیبت کرتے ہیں اونکو دیکھا کہ
 وہ اپنے ناخنوں سے اپنی بدنوں کو نوچ رہے ہیں اور اس عذاب سخت میں
 گرفتار ہیں گیا رہوین مصنف جہنم میں مرض عارشت میں مبتلا ہونا

چنانچہ سابقاً مجاہد سے نقل گذر چکی کہ جو لوگ مسلمان کی غیبت کرتے ہیں وہ لوگ بسبب ذلیل کرنے مسلمانوں کے جہنم میں عارشت میں مبتلا ہونگے بارہویں مضرت جنت میں سب کو بعد جانا اور جہنم میں سب کو اول جانا یعنی اگر غیبت کر نیوالا غیبت سے توبہ کر کے مرے اگرچہ وہ جنت میں جائیگا لیکن بعد لوگوں کے جائیگا اور اگر بغیر توبہ کے مراہویں وہ سب کے پہلے دوزخ میں جائیگا چنانچہ یہی مضمون سابقاً قول کعبا جبار سے نقل ہو چکا حکایت روضۃ الواعظین میں ملاسکین ہر وہ شخص تحریر کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں یہ نصیحت لکھی تھی کہ اے ابن آدم غیبت کو تو چھوڑ دے تا کہ بہشت تیری مشتاق ہو ویر تیر ہو میں حضرت آخرت میں بندر ہونا چنانچہ مزبہ المجالس سے حاتم اصم کا قول منقول ہو چکا کہ غیبت کرنے والی دوزخ میں بندر ہونگے چودہویں مضرت عذاب قبر کا زیادہ ہونا چنانچہ سابقاً یہ مطلب قنادہ سے ہو چکا کہ ایک نہائی عذاب قبر کی بسبب غیبت کر ہوتی ہو بندر ہو میں حضرت صفت نفاق کے آجانا اور مثل منافقین کے ہو جانا چنانچہ سابقاً ہو چکا کہ ایک شخص نے حجاج کی غیبت کی ابن عمر نے اس سے پوچھا اگر یہاں حجاج موجود ہو تو تم اونکو برا کہتے یا نہیں اس نے کہا نہیں پس ابن عمر نے کہا اسکو ہم نفاق سمجھتے تھو کہ جب کسی سے ملاقات ہووے نہایت مہربانی کریں اور پھر اس کے اوسکی قربانی کریں سو لوہویں مضرت اعتماد کا چلا جانا یعنی جو شخص لوگوں کے سامنے کسی کی غیبت کرتا ہو لوگوں کے نزدیک اس شخص کا اعتماد چلا جاتا ہے اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسکا اعتبار نہیں ہو جیسا اس نے آج ہمارے سامنے فلان شخص کو برا کہا ایسا ہی ہکو بھی لوگوں کے سامنے کہیں گے

ہر آنکس پر نام مردم بے ارے تو چشم نگو گولے از دے مدار
کہ اندر قفاے تو گوید ہمان کہ پیش تو گفت از پس مردمان
حکایت ایک شخص نے ایک زاہد کے سامنے کسی کی غیبت کی پس وہیں
زاہد نے کہا اے شخص تو میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کر اور اپنے حق میں مجھ کو
بدگمان نہ کر سعدی اسی حکایت کو نظم میں فرماتے ہیں

زبان کرو و شخصے بہ غیبت دراز	بدگفت داندہ سر فراز
کہ یاد گسان پیش سن بد گمن	مرا بدگمان در حق خود گمن

شہر ہون مرتضیٰ ظلم کرنا مسلمان پر اور ضرر پہنچانا اہل ایمان پر
ارشاد و ایک حکیم سے کسی نے کہا کچھ نصیحت کرو پس وہوں نے کہا
لا تجف ربك ولا تجف الخلق ولا تجف لنفسك یعنی تین بات کو لازم
لو ایک یہ کہ اللہ پر ظلم نہ کرو بانی طور کہ سوا اللہ کے کسی کی خدمت نہ کرو اور یہ کہ
دخل نہ دو دوسرے یہ کہ مخلوقات پر ظلم نہ کرو باین طور کہ کسی کی غیبت نہ کرو
تیسرے یہ کہ اپنے نفس پر ظلم نہ کرو باین طور کہ فرائض میں اور عبادات میں
کمی کرو نقل کیا ہوا اسکو فقیر ابواللیث نے باب الذنوب میں حدیث فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خصلتان لیس فوقہما من الشر
الشراک باللہ والضر لعیباد اللہ وخصلتان لیس فوقہما من الخیر الا یمان باللہ
والنعم لعیباد اللہ یعنی دو صفت سے بہتر کوئی نہیں ہو ایک ایمان لانا اور دوسرے
نعم دینا اور دو صفت ہیں کہ اون سے بد کوئی صفت نہیں ایک شرک کرنا
دوسرے اللہ کے بندوں کو ضرر دینا نقل کیا ہوا اسکو امام غزالی نے
باب حقوق المسلم علی المسلمین اٹھا رہوین مرتضیٰ اللہ تعالیٰ کے عدو کو بیٹھنے
ابلیس کا خوش کرانا کیونکہ ابلیس غیبت و نہایت خوش ہوتا ہوا حکایت

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک روز شیطان کو بلایا
 کر اوسکے ایک ہاتھ میں شہدہی اور دوسرے ہاتھ میں راکہہی پس حضرت
 عیسیٰ نے شیطان سے پوچھا اوس مردود الرحمن نے کہا یہ راکہہ میں یتیموں
 کے موہونہیں ڈالتا ہوں تھا اونکے موہنہ خراب ہو جائیں اور اونکی صورتیں
 بہ ہو جائیں پس لوگ اونسے اجتناب کریں یتیموں کی خبر گیری نہ کریں اور
 یہ شہدہ غیبت کرنے والوں کے موہنوں میں ڈالتا ہوں کیونکہ میں اوسنی
 نہایت خوش ہوتا ہوں نقل کیا ہے اسکو نثر بہہ المجالس منتخب النفاہ کے
 باب الغیبتہ میں اور شیطان کا خوش ہونا نہایت ضرر کرتا ہے دوجہ سے
 ایک وجہ یہ کہ شیطان خداے تعالیٰ کا نافرمان ہے اور اوسے غضبِ جہنم
 ہی پس موجب خوشنودی شیطان باعث غضبِ رحمن ہے کیونکہ جو شخص
 اپنے مولیٰ کو دشمن کی اطاعت کرے گا بلا شک مولیٰ اوس سے رنجیدہ ہوگا
 دوسری وجہ یہ کہ شیطان انسان کا بھی دشمن ہے نبی و مولا ناروم فرماؤ ہیں
 زائد ان شیطان عدو جانست * واما در فکر ایمان است
 ایسا کہ ظاہر میں دوست معلوم ہوتا ہے کیونکہ نفس کو اسکی اطاعت سے مزلتا ہے
 اور خفیہ خفیہ شعلہ لگاتا ہے نفس کو بوقوت بنا کے اپنے دام میں لاکے جہنم
 میں لیجاتا ہے اور ایسا عدو نہایت سخت ہوتا ہے اور اوسکا دفع نہایت مشکل
 ہوتا ہے کیونکہ جو شخص ظاہر ظاہر دشمنی کرتا ہے لوگ اوسکو کبھی جان لیتے ہیں
 اوسکی شیطنیت سے واقف ہو رہتی ہیں بخلاف اوسکے جو دشمن خفی ہو کہ ظاہر
 میں اوسکی باتیں اچھی معلوم ہوتیں اور حقیقت میں وہی باتیں فتنہ انگیز ہوتے
 ہیں ایسواسطے کیا عوام کیا خواص ظاہر میں شیطان کو گالیان دیتے ہیں
 اور حقیقت میں اوسکی اطاعت کرتے ہیں ایسواسطے وہب بن منبہ کہتے ہیں

ارشاد واقع اللہ فلا تشب الشیطان فی العلانیۃ وانت صدیق فی السریۃ
یعنی اے ابن آدم اللہ سے خوف کر اور نہ گالی دے تو شیطان کو ظاہر میں چل
یہ کہ باطن میں اسکی تابعداری کرتا ہی کیونکہ اس گالی دینے سے کچھ فائدہ
نہیں ہو نقل کیا ہوا سکوا امام غزالی نے باب تفصیل مدخل الشیطان نے
القلب میں ہاں جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی راہ میں چلتے ہیں
شیطان کو اپنا عدو ظاہر میں اور باطن میں بناتے ہیں اور از حد اوس سے
اجتناب کرتے ہیں حکایت فقیر ابو اللیث باب التوکل میں ایک قصہ عجیب
قابل استماع لکھتے ہیں کہ ایک روز شفیق نے حامی اصم سے پوچھا یا حامی تم میرے
خدمت میں تیس سال سے رہتے ہو اس مدت میں تنہا کیا تجھے سب کاموں نے
جواب دیا اس مدت میں بیوی چھ چیزیں سکھیں اور چھ امر صحت کی تھیں
پہلا امر یہ کہ بیوی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو وہا میں دعا ہوتی کہ اس مرض کا
علی اللہ رزقہا یعنی کوئی چلنے والا زمین پر نہیں ہو مگر اوسکا رزق خدا کی
ذمہ پر ہو اور میں بھی ایک چلنے والا ہوں میں سو ہوں پس بیوی توکل کو اپنا شیوہ
کیا اور عبادت کو اپنا طریقہ کیا کیونکہ خدا تعالیٰ میرے رزق کا حاسب ہے
میری جان فشانہ کی حاجت نہیں ہے جب کہ اللہ تعالیٰ چوٹو رزق پونجا تا
مجھ کو کہ بشر ہوں کیونکہ نہ رزق دیگا اور اپنی عنایت سے قوت حمت کرے گا و سر اہم
یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو انما المؤمنون اخوة یعنی سب مسلمان باہم بہائی ہیں
اور بہائی کو لایق ہے کہ اپنی بہائی کو تکلیف دے ہمیشہ اوسکے ساتھ نرمی کیا
کرے اور باہم عداوت نہ کرے اپنی بہائی سے بغض نہ کرے اور سب بغض کا
حسد ہوتا ہے پس بیوی اپنے نفس کو خوب صاف کیا بالکل حسد سے پاک کیا اب
میرا نفس ایسا ہو گیا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو مشرق میں بھیج دوں اور مجھ کو

اوسکی خبر ہووے میرا بھی دل بچ کر تا ہی میرا نفس بھی بسبب بھائی کے
 تکلیف کو مغموں ہوتا ہو اور اگر کسی مسلمان کو مغرب میں خوشی پونجی اور محکو
 خبر اوسکی پونجی میرا دل خوش ہو جاتا ہی بسبب بھائی کی خوشی کی سیرا دل
 فرحت کرتا ہی تیسرا امر یہ کہ میں بچ دیکھا کہ ہر شخص کسی چیز سے دوستی پیدا کرتا ہی
 لیکن پھر بعد مرنے کے دوست سے جدا ہوتا ہی پس ایسے دوست سے کیا فائدہ
 ہی اس واسطے مینو عبادت کو لازم لیا اور طاعت ہوئی کو اپنا دوست بنایا کیونکہ
 یہ دوست میرے ہمراہ قبر میں رہیگا اور محشر میں بھی ہمراہی کریگا اور صراط پر ہی
 خبر گیری کریگا پس مینو اپنے دل سے تمام چیزوں کے دوستی نکال ڈالی
 اور عبادت سے دوستی پیدا کی ایک شاعر کہتا ہے

کچھ نہ تو نے اپنے رب کی یاد کی	عمر اپنے مفت میں برباد کی
کچھ نہ کی اعمال پر اپنے نظر	آخرت کا آئینا آخر سفر

چوتھا امر یہ کہ مینو دیکھا کہ ہر شخص کسی چیز کو برا جانتا ہی کسی شخص سے عداوت
 رکھتا ہی لیکن سوا ضرر کے عداوت سے کچھ فائدہ نہیں ملتا ہی پس میں نے
 کافر سے اور شیطان سے از حد عداوت کے کیونکہ کافر کو اگر میں قتل کروں گا
 ثواب پاؤں گا اور اگر وہ محکو قتل کریگا شہید ہوں گا پس اس دشمنی میں ہر طرح کا
 فائدہ ہے اور شیطان کو میں نہیں دیکھتا ہوں تا اس سے کسی طرح کا
 انتقام کروں اور وہ ہر وقت محکو دیکھتا ہی جہنم میں محکو پہنکتا ہی
 ہے شیطان دشمن اولاد آدم ۛ سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
 پس مینو اس امر کو لازم لیا کہ جب تک میں زندہ ہوں خدا کا بندہ ہوں شیطان
 سے عداوت رکھوں گا اوسکی دسا اس سے بچوں گا پانچواں امر یہ کہ دیکھا میں نے
 کہ ہر شخص دنیا میں گم رہتا ہی نہایت اوسکو آراستہ کرتا ہی تا اوس میں کسی طرح

تکلیف نہ ہووے کیسی طرہ علیٰ مصیبت نہ پڑے لیکن جب آدمی مرجاتا ہو سب
خانہ و ان کو چھوڑ جاتا ہو تاریکی میں سوتا ہو اپنے اعمال پر روتا ہو پس
میں نے دنیا کی زینت کو اور عمارت کو چھوڑا اور شیار و بیوی سے منہ موڑا
میں اپنا گھر قبر کو سمجھا ہے اور سکی آراستگی کے طرف متوجہ ہوا اہیات

یہ دنیا ہے تحقیق وارفتا	تو ہرگز کبھی اس میں دل مت لگا
نہ آیا کوئے جو کہ باقی رہا	نہ سا غر رہا اور نہ ساتی رہا

چھٹا امر یہ کہ میں نے دیکھا کہ میرا طالب ملک الموت ہے اور میرا رغب
ملک الموت ہی نہیں میں ملک الموت کے آنے کے واسطے مہیا ہو بیٹھا جیسے
دولہن نوشہ کے واسطے زینت کر کو بیٹھتی ہو جب نوشہ آتا ہو دولہن کو لیجاتا ہو
اور اس وقت وہ دولہن کچھ عذر نہیں کرتی ہی اس طرح میں بھی ملک الموت
کے آنے کے واسطے تیار ہو رہا اپنی نفس کو دنیا سے جدا کر رکھا تا جب ملک الموت
آوے میری روح کو لیجاوے محکو مہلت مانگنے کی احتیاج نہ ہووے سے

تھمے تو بہ کر گئے سے ایسجوان	تا مجھے نکلتے خدا ہی دو جہان
کچھ ہر وسائیں ہستی کا نہ کر	موت کو تو جہان لے بالا سے سر

جب یہ باتیں شفیق سن چکے کہنے لگے اے حاتم جو تجھے سمجھا خوب سمجھا اگر
تم اس کے موافق کرتے جاؤ گے ہلاریب راہ راست کو پاؤ گے اور تیسویں مضرت
خدا کی نافرمانی کرنا اور خوف خدا کو چھوڑ دینا اور یہ امر جو جب ہلاکت کا ہی
اور یہی امر باعث خباثت کا ہی کیونکہ آتش قاعے دانا بیٹا ہے اور سکی
نافرمانی کرنا سامنے اس کے نہایت زبون ہے رومی کہتے ہیں سے
ہر کہ او عصیان کند شیطان شود * گو خسود دولت نیکان شود
آسیو اسطے حاتم اصم فرماتے ہیں رشا و اذا احدث ان تعصی مولک فاعص

فی موضع لایراک یعنی جب تیرا ارادہ گنہ کر نیکا ہووے پس ایسے مقام میں
 گنہ کر کہ اللہ تعالیٰ مذکبے ورنہ گنہ نہ کر نقل کیا ہوا سکو مولا ناجا می نے
 تفحات الانس میں اور حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں کیں منجملہ
 اونکے یہ ہوا ارشاد کہ یا بنی اذا سردت ان تعصی اللہ فاطلب مگانا لا یوالہ
 اللہ و ملائکتہ یعنی جب تیرا ارادہ کسی گنہ کا ہو وی پس تو اس گنہ کیواسیت
 ایسی مقام کو تلاش کر کہ وہاں اللہ اور فرشتے نہ دیکھتے ہوں اگر ایسا کوئی مکان نہ ہو
 نہ ملے پس گنہ سے بچ نقل کیا ہوا سکو تنبیہ الغافلین کے باب بقول میں بعد ہی کہ تیرے
 چنان شرم و ارا خداوند خویش ہے کہ شرمست نہ گنا گناست و نہ شرم
 اور خوف خدا دنی اوئی جانور کرتے تھے پس انسان کو کیوں نہ چاہیو چاہے وہ
 خون سے تیرے خداے ذوالمن ہے بید کے مانند لرزان ہے بدن
حکایت ایک مرتبہ حضرت داؤد علی بنینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
 دریا کے کنارے تمام سال عبادت کے بعد کہنے لگے اے رب میرے
 پیٹ عبادت کرتے کرتے جھک گئی اور آنسو میرے بہت ہو لیکن معلوم نہیں
 کہ میرا مقربیت ہو یا دوزخ پس ایک مینڈک دریا سے حکم خدا بولا کہ او داؤد
 تم ایک سال کی عبادت میں خدا پر احسان بجانے لگے قسم یہ خدا کی مین
 تیس برس سے اس مقام میں خدا کی عبادت میں مشغول ہوں پہر ہی میرا
 بدن خون خدا سے لرزتا ہو یہ سنکے حضرت داؤد بہت روئے نقل کیا ہوا سکو
 فقیر ابواللیث نے باب العجب میں اور انبیا کہ یقینہ جنتی تہو دنی زلت سے
 کیسی آہ و زاری کرتے تھے چنانچہ منقول ہو **حکایت** کہ جب حضرت داؤد
 ایک زلت ہو گئی یعنی ایک شخص کی بی بی حسینہ کو دیکھ کے چاہا کہ وہ میرے
 بی بی ہو جائے باوجودیکہ ایک کم سوبی بیان رکھتے تھے اور بعد اوسکے نام ہوئے

چالیس و نیک سجدے میں رویا کیا ایسا روئے کہ اونکے آنسوؤں سے زمین پر
 گہنا نشیادگی نقل کیا ہوا سکو امام غزالی نے باب احوال الانبیاء الخافضین میں
 ہر گاہ ایک اولی گنہ پر اسقدر حضرت داؤد روئے پس بھلو گونگولازم ہے
 کہ ہر وقت رویا کریں کیونکہ شام و بچاہ غیبت میں مبتلا رہتے ہیں اور
 اپنی اوقات کو کبائر میں صرف کرتے ہیں سعدی فرماتے ہیں
 تبرس از گناہان خویش این نفس کہ روز قیامت نترسے ز کس
 لیکن ہم لوگ پر وہ غفلت میں چھپے ہوئے ہیں اور عقلوں پر
 ہم لوگوں کے پردے پڑے ہوئے ہیں رومی شنیوی میں فرماتے ہیں
 جملہ بر خودے کئے اے سادہ مرد ہر چو آن شیریں کہ بر خود حملہ کر د
 اسی سبب سے عوام و خواص کا یہ حال ہے کہ جب کبھی غیبت کی برائیاں
 سنتے ہیں اور اوسکے کرنے والوں کی سزا دیکھتے ہیں نہایت روتے ہیں
 بعد جب مجلس برخواست ہو جاتی ہے خوف اُن کے دل سے چلا جاتا ہے
 پس انکی رقت عورتوں کی رقت کے مانند ہو جس طرح عورتیں جب کوئی امر مال
 کا سنتے ہیں کیسا روتی ہیں پھر بعد ایک گھڑی کے اونکے دل میں مطلقاً خیال
 ہی نہیں رہتا جو اس طرح یہ لوگ ہیں اللہم اجعلنا من الابرار الناجین
 یا رب العالمین بیسویں حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آلہ وسلم کی مخالفت کرنا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہایت غیبت سے لوگوں کو منع فرماتے تھے اور اسباب میں صحابہ کو بہت زجر
 فرماتے تھے یہاں تک کہ انتقال کے قریب جب آپ نے خطبہ الوداع پڑھا تو
 ہی غیبت سے ہر شخص کو منع کیا اور غیبت کو موجب ہلاکت کا شریک
 اکیسویں حضرت روزہ مکروہ ہونا اگر غیبت کر نیو الاز روزہ دار ہو

بلکہ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ غیبت سفیان ثوری کے نزدیک مفسد صوم ہو چنانچہ یہ سنو
بعض خاوریت سے نکلتا ہوا **ارشاد** و مجاہد کہتے ہیں خصلتان تفسدان الصوم
الغیبتہ والکذب یعنی دو صفت ہیں کہ اون سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ایک غیبت کرنا
دوسرے جھوٹ بولنا حالت صوم میں نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے کتاب الصوم
میں **حکایت** دو شخص روزہ دار تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کے نماز ظہر اور عصر میں ہمراہ تھے بعد نماز عصر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم آئے وسلم نے اون دونوں سے فرمایا تم دونوں پہ وضو کرو اور ظہر اور عصر کی
نماز کا اعادہ کرو اور اس روزے کی قضا کرو اون دونوں نے پہنچا یا رسول اللہ
کسو اسطے ہم یہ حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اس سبب سے کہ حالت روزے
میں تم نے غیبت کی ہے اور آیت کیا ہے اسکو بھیقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے
اسکو باب الغیبت کی فصل ثالث مشکوٰۃ المصابیح میں **حکایت** ایک روز
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ آج کوئی شخص بغیر میرے
حکم کے روزہ افطار نہ کرے جب شام ہوئی ہر شخص آتا تھا اور افطار کا اذن دے دیکھ
افطار کرتا جاتا تھا یہاں تک ایک شخص نے آکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آہ وسلم دو جوان عورتیں میرے گھر میں روزہ دار ہیں اور وہ آپ کے پاس آ کر
حیا کرتے ہیں اور افطار کا اذن چاہتے ہیں یہ سنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے منہ پیر لیا پھر اوس شخص نے عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اعراض کیا جب تیسری مرتبہ اوس شخص نے افطار کا اذن
چاہا آپ نے فرمایا اون دونوں عورتوں کا روزہ نہیں ہوا کیونکہ جو شخص تمام دن
لوگوں کا گوشت کھایا کرے اور مسلمانوں کی غیبت کیا کرے اوس کا روزہ کیونکر
ہوگا اون دونوں سے کہو کہ یہاں آؤں اور تم کہیں وہ دونوں عورتیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں آئین جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایک پیالہ منگوا یا اور اون دو وزن کے سامنے
 رکھوایا اور اونکو تکی کر نیکا حکم فرمایا ہر ایک کی تو میں خون نکلا اور پیپ بھی
 اوس میں ملا ہوا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تھے یہ دو وزن
 عورتیں تمام دن ایک جگہ پر بیٹھیں کہ گوشت کھا یا کین نقل کیا ہو اسکو
 امام غزالی نے باب الغیبت میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی
 آلہ وسلم نے اسربع یفطران الصائم وینقض الوضوء ویهد من العمل العینة
 والكذب والنميمة والنظر الى حاسن المرأة التي لا يحل النظر اليها ویتقین
 اصول الشر كما یسئ الماء اصول الشجر یعنی چار چیزیں ہیں کہ اونکے سبب سے
 وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نیک کام خراب ہو جاتا ہے اور روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور ایک نسبت
 دوسرے چغلخوری تیسرے جھوٹ چوتھے اجنبیات صبر تو ان کو دیکھنا اور حرام نظر
 عورتوں کی طرف کرنا اور یہ چار چیزیں بدی کی جڑ ہیں پانی ڈالنے میں جس طرح
 پانی درختوں کی جڑوں میں ڈالا جاتا ہے ویسی ہی جس طرح پانی کے ڈالنے سے جڑیں
 درختوں کے ترو تازہ ہوتے ہیں اسی طرح ان چار چیزوں سے بدی کے بیج
 ترو تازہ ہوتی ہے نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الخافلین کے باب انیبت میں حدیث
 فرمایا حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے خمس یفطران الصائم
 الکذب والنميمة والغیبة والیمن الکاذبة والنظر بشهوة یعنی پانچ چیزیں ہیں
 کہ اون سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور روزی میں فساد آ جاتا ہے اور ایک جھوٹ بولنا
 دوسرے غیبت کرنا تیسرے چغلی کرنا چوتھے حیوانی قسم کھانا یا بیخود کسی عورت
 کو شہوت سے دیکھنا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے کتاب الصوم میں
 حدیث حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں

من بعد قول الزور والعلم به فليس حاجته في ان يدم طعانه وشرا به زور
 کیا ہے اسکو بخاری نے کتاب الصوم میں لیجئے جو شخص قول زور حالت روزی
 میں نہ چوڑی کچھ پروا نہیں ہے اللہ کو اس کے کھانا اور پانی چوڑنے کی تلخ
 اللہ تعالیٰ اسکی روزی کی طرف التفات نہیں کرتا ہے اور اس کے روزی کو
 قبول نہیں کرتا ہے اور ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مراد قول زور سے
 قول باطل ہے خواہ جوڑ بات ہو یا غیبت ہو یا جھوڑی ہو یا جو چیز کہ انسان کو
 اوس سے رکنا چاہیے حدیث فرمایا جناب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم
 آلم وسلم لوگوں من صائم فليس له من صومه الا ان يجمع والعطش یعنی بہت
 روزی دار ہیں کہ انکو روزے میں سوا ہو کہ اور پیاس کے کچھ فائدہ نہیں ہوتا
 ہے کیونکہ وہ شخص تمام دن لوگوں کی غیبتیں کیا کرتا ہے نقل کیا ہے اسکو اسحاق العلوم
 کے کتاب الصوم میں و قیقہ روزہ تین طرح ہوتا ہے ایک روزہ وہ کہ اوسمیں
 روزہ رکھنے والا فقط کھانا اور پانی اور جماع کو چوڑ دے اور غیبت وغیرہ
 جو امور حرام ہیں جس طرح خالی دلوں میں کرتا تھا کیا کرے اور یہ روزہ عوام کا
 ہے دوسرا روزہ وہ کہ اوسمیں روزہ رکھنے والا غیبت وغیرہ سے بھی بچے اور ہر
 حرام سے اجتناب کرے اور یہ روزہ خواص کا ہے تیسرا روزہ وہ کہ روزہ
 رکھنے والا بالکل امور دنیویہ سے علاوہ چوڑے اور اپنے دل کو اور اعضا کو
 خدمت مولیٰ میں صرف کرے اور یہ روزہ کاملین کا ہے اور غیبت وغیرہ سے روزہ
 ٹوٹ نہیں جاتا ہے لیکن روزے میں کراہت آجاتی ہے اور روزے میں
 خرابی ہو جاتی ہے پس غیبت سے روزہ کاملین کا اور خواص کا باقی نہیں
 رہتا ہے اگرچہ فی نفسہ روزہ باقی رہتا ہے اسی واسطے حنفیہ وغیرہ احادیث کی
 تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو غیبت کو مفہم روزہ فرمایا خفکے اور سختی کے واسطے فرمایا اور اشارہ اس طرف فرمایا
 کہ بسبب غیبت وغیرہ کے روزہ مرتبہ کمال میں نہیں رہتا ہی بلکہ ناقص ہو جاتا ہے
 و اللہ اعلم فیصلحت اہل زمانہ ہمیشہ لوگوں کی غیبتیں کیا کرتے ہیں لوگوں کو تکلیف
 دیا کرتے ہیں خصوصاً جب روزہ رکھتی ہیں کہ حالت صوم میں بسبب غلبہ بہوک کے
 شیطان اوپر غالب ہوتا ہے اور دوزخ کا طالب ہوتا ہے اسی سبب سے روزہ داروں کو
 اس زمانے میں غصہ بہت آتا ہے شیطان ان کو بہت ستاتا ہے لوگوں کو گالیاں
 دیتے ہیں مسلمانوں کی غیبتیں کرتے ہیں مساجد میں تلاوت قرآن کے بدلے
 لہو و لعب میں مصروف ہوتے ہیں طرفہ ماجرایہ ہو کہ جب رمضان کا ہلال ہوتا ہے
 بعض لوگ اپنا بستر مسجد میں بچھاتے ہیں لوگوں کو اپنی عبادت دکھاتے ہیں
 اور سوا لوگوں کو غیبت کی اور دنیا کے تذکرے کے کوئی اور کار در میان نہیں لاتے
 ان تعرض جو امور منع ہیں حالت صوم میں انکے کثرت کرتے ہیں تلاوت قرآن
 سے لوگوں کا رہنمائی ذکر خدا سے ان کو سروسو کا رہنمائی صحبت فساق انکے بار بار ہو انجام کا
 اونکا نارہی اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت اس بات کی کرے کہ جب روزہ رکھا کریں بان کو
 بند کیا کریں ذکر خدا سے مشغول کیا کریں لغت مصطفیٰ پڑھا کریں لغویات سے اجتناب
 کیا کریں و اہیات سے بچا کریں آمین یا رب العالمین یا مکیسویں حضرت لوگوں کی
 دلوں میں بعض پیدا ہوتا ہے اور برائی مسلمان کے ولیمین آنا سعدی فرماتے ہیں
 میان دو تن جنگ چون آتش است * سخن چین بد بخت ہیزم کش است
 کیونکہ جب لوگوں کے سامنے کسی کی غیبت کوئی کر گیا لوگوں کو اس کی طرف سے
 خیال بد آویگا اور سو برا جانے لگے اس سے بغض کیونکہ اس کے عیوب کی فکر میں رہے
 جب ایک مرتبہ عیب اس کا سننے لگا دل و نگاہ اسی کے عیب کے ساتھ متعلق ہو جائیگا
 بغیر بیان اس کے عیب کو دل اوں کا گہرا ایگا حکایت ایک عاقل گرا سننے

کسی شخص نے ایک مسلمان کی شکایت کی اور اس عاقل نے کہا اس شخص پہلے میرا
 دل فارغ تھا اب تو نے اس غیبت سے دل میرا اس مسلمان کے عیب کو ساتھ
 مشغول کیا اور میرے دل میں اس شخص کی طرف سے بغض پیدا ہوا اور کوئی
 میرے نزدیک متہم ہو اکیونکہ پہلے میں سمجھتا تھا کہ تو امین ہوں بات کو خوب چھپاتا
 ہوں اب جب تو نے اس کا عیب کو لا معلوم ہوا کہ تو امین نہیں ہوں تیرے دل میں
 بات رکھتی نہیں ہوں نقل کیا ہوا اسکو فقہ ابو اللیث نے باب النمیمہ میں
 تینیسویں حضرت ہمد کو لانا اور ایک بھائی مسلمان کے عیب کو لوگوں کو
 سامنے بیان کرنا حال آنکہ افتاء سرینے پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنا نہایت منع ہے
 اور کسی کے عیوب پر لوگوں کو مطلع کرنا بہت گناہ ہے لیکن اس زمانے میں
 یہ امر نہایت شائع ہو گیا یہی گناہ بہت پرانہ ہو گیا ہے اسی واسطے اس
 زمانے میں بہتر ہے کہ لوگوں سے صحبت کم کرے اور لوگوں کی تکالیف سے
 بہرہیز کرے ارشاد و امام غزالی باب حقوق المسلمین فرماتے ہیں ولحدک
 صحبۃ اکثر الناس فانہم ولا یقبلون عشرۃ ولا یغفرون ذلۃ ولا یسترون
 عوراتہم اسبون علی التقیر والقطیر وشمسدون علی القلیل والکثیر
 یعنی ایسے لوگوں سے صحبت نہ کر کہ عذر کو قبول نہیں کرتے ہیں کسی تصور کو
 معاف نہیں کرتے ہیں توڑی چیز پر ہی حسد کرتے ہیں ادنیٰ ادنیٰ چیز پر
 کہہ کر کہہ کر لوگوں کے عیوب کو پوشیدہ نہیں رکھتے ہیں سبوں سے لوگوں کی
 عیوب کو کہہ دیتے ہیں آں جو شخص کہ ظاہر عیوب کرتا ہے اور آشکارا سبق
 وخطوبین مبتلا رہتا ہے اسکی غیبت درست ہے چنانچہ تفصیل اسکی سابقہ جگہ
 اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لیس بغاۃ حرامۃ یعنی جو شخص
 فاجر ہو علانیہ اسکی کچھ عزت نہیں ہے اسکی غیبت درست ہے نقل کیا ہے اسکو

امام غزالی نے باب الامذار المرضة للغیبت میں جو بیسیوں مضرت
 وضو کا بوجہ غیبت کے ناقص ہو جانا جیسا کہ تفصیل اسکی عنقریب آویگی
 چھٹی فرج غیبت کو چھوڑ کر فائدہ کو بیان میں مخفی نہ ہو کہ غیبت کے چھوڑنے سے
 اور زبان کو لوگوں کی شکایت سے روکنے سے بڑے بڑے فوائد ہوتے ہیں
 اور غیبت چھوڑنے والو کو کیسے کیسے مرتبے ملتے ہیں یہاں فائدہ مسلمانوں کو گشت
 کہانے سے بچنا کیونکہ غیبت کرنا مثل مسلمان کے گوشت کھانے کو ہر چنانچہ
 اسباب میں تفصیل مرقوم ہو چکی ہو اور بقیہ تحریر ہوتا ہو حکایت جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص سے خلال کرنیکا حکم
 فرمایا اونہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگوں نے آج کہا نا نہیں کہا یا پس
 خلال کیوں کریں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہو
 خدا کی میں تمہارے دانتوں میں اس شخص کے گوشت کی سرخی جسکی تم غیبت
 کی ہو دیکھتا ہوں نقل کیا ہوا اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر پر منشور میں
 حکایت ایک شخص نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے غیبت کا حال چچا
 اونہوں نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک دفعہ جمعے کے روز ایک ہمسائی کی عورت
 میرے پاس آئی اور ایک شخص کی غیبت کرنے لگی میں بھی غیبت میں شریک ہوئی
 اور منہ لگی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر کے
 تشریف لائے ہم دونوں چپ ہو گئے پس آئے فرمایا جاؤ تم دونوں تو کرو پس
 حضرت ام سلمہ نے تو کی اوٹے منہ سے بہت گوشت نکلا اور اسے طرح و طرح
 عورت نے بھی تو کی ام سلمہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پوچھا کہ گوشت نکلنے کی کیا وجہ ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا یہ گوشت اس شخص کا ہو جسکی تم غیبت کی ہو روایت کیا ہوا اسکو ابن مروج

نے نقل کیا ہے اسکو درمنثور میں دو سرفامدہ زنا کرگناہ سوچنا کیونکہ غیبت زنا
 سزا مند ہے اور گویا کہ غیبت کر نیوالا زنا کرتا ہے چنانچہ اس باب میں احادیث وغیرہ گذر چکیں
 اور تمہ یہ ہی حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الربوا انیف
 وسبعون بابا اھونھن بابا مثل من نكح امه فی الاسلام ودرہم الربوا اشد
 من خمس وثلاثین زینۃ واشد الربوا وادب الربوا واخبت الربوا انتھال
 عراض المسلم و انتھال حرامتہ یعنی سو دھماکے کے ستر سے زائد دروازی میں جو
 دروازہ بہت آسان ہو وہ مانند اپنے مان کے ساتھ نکاح کرنے کے ہے اور سو دھما
 کا ایک روپیہ لینا پینتیس زنا سے زائد ہے گناہ میں لیکن سو سے زائد تر
 مسلمان کی عزت ریزی ہے روایت کیا ہے اسکو بھیقی نے شعب الایمان میں
 تیسرا فامدہ روز کا صحیح رہنا اور روزے کا خراب نہونا کیونکہ غیبت سفطرات
 صوم ہے اور چنانچہ تصریح اسکی گذر چکی اور شتمہ اوسکا یہ ہو حکایت ماہ رمضان میں
 ایک شخص بچنے لگتا تھا اور بچنے لگانے والے کی ساتھ شریک ہو کے حالت
 صوم میں غیبت کر رہا تھا کہ او دہر سے بنا با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ
 وسلم کا گذر ہوا آپ نے فرمایا افطر الحاجر والحجوم یعنی بچنے لگانے والے کا
 روزہ ٹوٹ گیا اور محجوم کا بھی روزہ فاسد ہو گیا روایت کیا ہے اسکو بھیقی نے
 و قیقہ راقم الحروف کتابہ بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ بچنے لگانے سے روزہ
 بچنے لگانے والے کا ٹوٹ جاتا ہے اور اونکی دلیل ہی حدیث ہے کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطر الحاجر والحجوم لیکن اگر
 اس حدیث کا موقع یہ ہووے جیسا کہ بھیقی نے روایت کیا ہے کہ بچنے لگانے والا
 اور بچنے لگوالا دونوں روزے میں غیبت کر رہے تھے اسواسطے آئینے
 یہ قول فرمایا نہیں یہ حدیث اون لوگوں کی دلیل نہ ہوگی واللہ اعلم وهو الحق

فانه الحق وعندہ الحق ومنہ الحق والیہ الحق چوتھا فائدہ وضو کا باقی رہنا
 اور وضو کا مکروہ نہ ہو جانا کیونکہ غیبت سے وضو میں نقصان آجاتا ہی اسی
 سبب حنفیہ کے نزدیک بعد وضو کے اگر کوئی شخص غیبت کرے یا جھوٹ بولے
 اسکو بہتر ہے کہ وضو کا اعادہ کر لے اور وضو کو تازہ کرے ارشاد ابراہیم تابعی
 فرماتے ہیں الوضوء من المحدث واخذی المسلمو یعنی وضو کا اعادہ دو چیزوں
 ہوتا ہی ایک حدیث سے دوسرے مسلمان کی اذیت سے یعنی لایق ہو اوس شخص کو
 جو کسی مسلمان کو بعد وضو کے اذیت دیوے سمجھے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا اور پھر
 وضو کر لے روایت کیا ہی اسکو بہت ہی حکایت دو شخص ایک مسجد کے
 دروازے پر بیٹھے تھے او دوسرے ایک تخت لے گئے کیا اون دونوں نے اوسکی
 غیبت کی بعد فرض نماز ادا کی اور پھر انکے دل میں ندامت ہوئی عطاء سے جا کر
 یہ کیفیت بیان کی عطاء نے کہا کہ تم دونوں پھر وضو کرو اور اعادہ نماز کا کرو
 اور اگر روزہ دار ہو تو روزے کی قضا کرو نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے
 باب الغیبت میں اثر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں الحدیث حدیثان
 حدثت من فیک وحدث من نوامی وحدث القبر اشد الکذب والغیبة
 یعنی حقیقت میں جیسا کہ وضو سونے سے جاتا ہی ایسی ہی غیبت اور جھوٹ بھی
 حدیث ناقض ہو نقل کیا ہی اسکو درمنثور میں یا پنجوان فائدہ حرام سے بچنا
 کیونکہ غیبت کی حرمت باجماع آیات واحادیث ثابت ہوئی ہی چنانچہ ثبوت اسکا
 احادیث اور آثار سے مسطور ہو چکا اور بعض احادیث مرقوم ہوتے ہیں
 حدیث فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے المؤمن حرام
 علی المؤمن لمحہ علیہ حرام ان یا کلمہ ویغتاب علیہ یا لغیب وعرضہ علیہ
 حرام ان یخترہ ووجہہ علیہ حرام ان یلمہ یعنی ہر مسلمان پر دوسرے کا گوشت

حرام ہو پس نہیں درست ہو غیبت کرنا کسی کی اور یہی عزت ہے حرام ہو پس نہیں جائز ہے
 کسی کو یہ کہ پہاڑ سے کسی کی عزت کو اور یہی حرام ہو موندہ پس کسی کو طمانچہ مارنا
 درست نہیں ہو روایت کیا ہو اسکو ابن مرویہ نے نقل کیا ہو اسکو تفسیر درمنثور میں
 ضعیف است اس زمانے کی لوگوں کے نظرون سے غیبت کی حرمت مخفی ہو گئی
 اسی واسطے اگر کسی سے کہو کہ تم نے حرام کیا بہت خفا ہوتا ہو اور کہتا ہے کہ تم
 ہم پر زنا کا بہتان کرتے ہو اور یہ نہیں سمجھتا ہو کہ جس طرح زنا حرام ہو غیبت بھی
 حرام ہو اور حرمت منحصر زنا پر نہیں ہو چنانچہ تفصیل اسکی سابقہ گزری چکی اور اسی واسطے
 لوگ ہمیشہ زنا سے بچتے ہیں اور دعائیں زنا کی نہ کر سکی مانتے ہیں اور ہمیشہ غیبت
 سے آلودہ رہتے ہیں الحمد للہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت کرے اور بغاوت سے سعادت کی
 طرف لاوے آمین چھٹا فائل مسلمانوں کا زبان کے تیرے اور مومنوں کا
 لسان کے زخم سے بچنا ارشاد سفیان ثوری رحمہ فرماتے ہیں کان امرے
 راجلا سہم احب الی من ان امرامیہ بلسانی کان امرامی اللسان کا لفظ
 لکھتے اگر میں کسی کو تیرے زخمی کروں میرے نزدیک بہتر ہو اس سے کہ کسی کو زخمی
 کروں اپنے زبان سے اور کسی کی غیبت کروں کیونکہ تیرا کئے میں احتمال ہے
 کہ شاید اس شخص کو نہ لگے بخلان زبان کے باتوں کے کہ جب کسی کی شکایت
 زبان سے نکلے وہ شخص زخمی ہو گیا نقل کیا ہو اسکو فقیہ ابواللیث نے باب
 حفظ اللسان میں سابقہ ان فائدہ نداشت سے بچنا کیونکہ جو شخص زبان
 نہیں روکتا ہو لوگوں کی غیبتیں کرتا ہو آخر کو نادم ہی بہت ہوتا ہو لیکن
 ندامت کچھ فائدہ نہیں کرتی ہو کیونکہ جو بات زبان سے نکلی وہ پہنچ سکتی
 ہو اسی واسطے اہل زہد زبان کو لغویات سے بہت روکتے تھے اور خواص و
 ضروریہ کے کہی بات نہیں کرتے تھے تا مذمت سے بچیں اور آخرت میں نجات

حکایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صفایا مہج میں لبیک پڑھتے
تھے اور اپنے نفس کو نصیحت کرتے تھے کہ اے نفس قل خیرا تغفر واسکت
عن شرکک من قبل ان تندم یعنی کہہ تو زبان سے خیر بات تا بہرہ مند ہو تو
اور کوئی بات شر مثل غیبت اور گالی وغیرہ کے زبان سے نہ نکال تا تجھ کو سزا
ہو وے قبل اسکے کہ ندامت ہو وے نقل کیا ہوا اسکو امام غزالی نے باب
فضیلتہ الصمت میں حکایت ایک مرتبہ راہ میں حضرت عیسیٰ سے اور
سور سے ملاقات ہوئی عیسیٰ نے کہا اے خضریر سلامت سے چل حصار نے
کہا یا بنی اس سور کو آپ ایسا کلمہ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ نے جواب دیا
انی اخاف ان اعود لسا فی المنطق بالسوء یعنی میں نہیں دوست رکھتا ہوں
اس امر کو کہ کسی کے حق میں بری بات زبان سے نکالوں اگرچہ سو رہی ہو
روایت کیا ہوا اسکو مالک نے موطا کے باب ما یکرم من الکلام میں حدیث
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من سرہ ان یسلم فیلزم
الصمت یعنی جس شخص کو سلامت ندامت اور ہلاکت سے منظور ہو وہی پس
چاہی کہ سکوت کرے مگر امور ضروریات سے نقل کیا ہوا امام غزالی نے اسکو
باب فضیلتہ الصمت میں حکایت حضرت لقمان ایک شخص کے غلام تھے
ایک روز انکے مولیٰ نے ان سے کہا ایک بکری کو بیچ کر واور جو عصبو او سکوا
عدہ ترین اعضا ہوا و اسکو حاضر کرو لقمان نے بکری کو بیچ کر کے اسکی زبان
اور دل کو حاضر کیا دوسرے روز مولیٰ نے کہا آج بکری کو بیچ کر کے جو
بدترین عصبو ہو حاضر کرو لقمان نے بکری کو بیچ کر کی اور وہی دونوں عصبو یعنی
زبان اور دل حاضر کیے مولیٰ نے کہا اسکی وجہ یہی کہ جب میں نے عدہ عصبو
مانگنا تھے یہ دونوں عصبو حاضر کیے اور آج بھی تم یہی دونوں عصبو لائے

لقمان نے کہا اگر زبان و ردول سلامت رہے انسان سلامتی پائے اور اگر
ان دونوں میں فساد آئے آدمی ہلاک ہو جائے پس یہی دونوں جتنو جتنی بھی
ہیں سمجھ ہی ہیں نقل کیا ہے اسکو ابو الیث باب حفظ اللسان میں حدیث فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من وقی شر قبقبہ و ذذبہ و لقلقہ
فقد وقی البشر کلہ یعنی جو شخص تین چیز کی بدی سے بچے کس کو یا وہ کام خرابی
سے بچا ایک قبقب یعنی پیٹ کہ اگر آدمی اسکی بدی سے بچیکا اور کسب حرام
سے کما نہ کہنا و کیکا وہ شخص مرتبہ علیا میں پونچیکا و دوسرے ذذب یعنی
فرج کہ اگر انسان اسکی شر سے بچیکا زنا و نیرہ کا ارادہ نہ کریکا بلا شک نجات
پائیگا تیسرے تعلق یعنی زبان نقل کیا ہے امام غزالی نے باب فضیلت بصرت
میں ارشاد حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے کہا یا بنی من یعجب
صاحب السوء لا یسلم و من یدخل مدخل السوء یتہدم و من کا یصلح لسانہ
لسانہ یندم یعنی امی فرزند جو شخص بد صحبت رکھیگا نجات نہ پائیگا صحبت کا
اثر اوسمیں آجائیگا آخر وہ بھی فاسق ہو جائیگا اور جو شخص بد مقام میں جاوے
مثلاً محفل عورتوں میں جاوے وہ شخص متہم ہوگا لوگوں کی نظروں میں
ذلیل ہوگا اور جو شخص اپنی زبان کو نہ روکے نادم ہوگا دنیا اور آخرت میں
حسرت کریگا نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الخافلین کے باب حفظ اللسان میں ٹھون
فائل نجات پاناز زبان کے گناہ کبیرہ سے اور سالم رہنا بدی زبان سے
حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عقبہ بن
عامر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کون فعل ہو کہ موجب نجات ہو دوسرا اپنے فرمایا
املاک علیا لسانک و لیسواک و لیسواک و لیسواک و لیسواک یعنی روک تو
اپنے زبان کو کہ زبان سے کوئی امر شر کا نہ نکال و اگر میں طبعیہا سوسا اللہ

منقطع ہو کے خدا کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے گناہوں پر رویا کر
 روایت کیا ہوا اسکو احمد بن حنبل نے نقل کیا ہوا اسکو مشکوٰۃ المصابیح میں اسکو
 بعض زہاد نے یہ شیوہ اختیار کیا تھا کہ مطلق کلام کو موتوں کر دیا تھا کیونکہ اگر
 کلام کریں شاید کسی کے غیبت ہو جاوے کسی کو مصرت پونچ جاوے چنانچہ
 منقول ہو حکایت ربیع بن خثیم نے زبان کو بند کیا اور ایک گوشہ اختیار
 کیا بیس برس تک دنیا کی بات نہ بولے اور کبھی لوگوں سے بات نہیں کی یہاں تک
 جس روز امام حسین کی شہادت ہوئی لوگوں نے کہا اگر خبر ہم آئے تو پوچھنا چاہیے
 البتہ وہ کچھ بول سکے پس لوگوں نے یہ خبر ربیع تک پونچائی ربیع نے اس خبر کو
 سنے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ فرمایا اللہم فاطر السموات والارض
 عالم الغیب والشہادۃ انت تحكم بین عبادک فی ما کانتوا فیہ یمتخلفون
 یعنی اے پروردگار خالق آسمان اور زمین عالم الغیب تو انصاف کرتا ہے
 اپنے بندوں کے درمیان میں اور سوا اسکے کوئی کلام کسے سے نہ کیا اور اپنا
 دل عبادت کی طرف مشغول کیا نقل کیا ہوا اسکو تنبیہ الخافین سے اس کے باب
 حفظ اللسان میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 من صمت بجا یعنی جو شخص چپ رہا اپنی زبان کو حتیٰ الاربعة کا اوس شخص کے
 نجات پائی روایت کیا ہوا اسکو دارمی نے نقل کیا ہوا اسکو مشکوٰۃ المصابیح میں
 ارشاد طحاوی فرماتے ہیں لسانی سبعہ ان امرہ ملتہ الکلی یعنی زبان
 میری مثل درندے کے ہو جس طرح درندے کو جب تک قید میں رکھو کسی کو اس
 اذیت نہیں ہوتی ہو اور جب چوڑ دو ہر شخص کی جان جاتی ہو اس طرح زبان کو
 چپ روکے رہتا ہو البتہ بہتری ہوتی ہو ورنہ وہ زبان مجھکے کہا جاتی ہو
 مجھکو جنم میں ڈالتی ہو نقل کیا ہوا اسکو امام غزالی نے باب فضیلت بصیرت میں

ائمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوان سے فرمایا یا شباب ان وقت شہر
 ثلاث فقد وقت شر الشباب ان وقت شر لقلقلک وذبذبک وحقبک
 یعنی امی جوان اگر تو فرج اور زبان اور پیٹ کے شرارت سے بچے گا اللہ تو
 شر شباب سے بچے گا ورنہ شباب سے تنگ و ہنایت ضرر ہوگا نقل کیا ہے اسکو
 فقہ ابو اللیث نے باب حفظ اللسان میں نصیحت انسان کی عمر تین حالت
 کی ہوتی ہے ایک زمانہ صبا کا کہ جب تک آدمی بالغ نہیں ہوتا ہی مرتبہ عقل
 کامل کو نہیں پاتا ہی دوسرا زمانہ جوانی کا تیسرا زمانہ بڑھاپے کا اور ظاہر
 ہو کہ عبادت خدا کی پیری کی حالت میں نہیں ہو سکتی نہ اس وجہ سے کہ قوت
 شہوانیہ غالب ہوتی ہو کیونکہ پیری کی حالت میں شہوت کم ہو جاتی ہے
 ہو کہ بھی مٹ جاتی ہو زبان کی طراری بھی چلی جاتی ہے بلکہ اس وجہ سے کہ
 زبان پیری میں آدمی کو سستی آتی ہو اور ضعیف ہوتا ہو کہ وہ مانع عبادت
 سے ہوتا ہو اور طاقت آدمی کی کم ہو جاتی ہو اس سبب سے عبادت بھی نہیں
 ہو سکتی ہو اور زمانہ صبا کا قابل عبادت نہیں ہو دو وجہ سے ایک یہ کہ لڑکھاپن
 ہوتا ہی عبادت کی طرف رغبت نہیں کرتا ہی دوسرے یہ کہ اس پیر عبادت فرض
 نہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں باقی رہا زمانہ جوانی کا کہ یہ زمانہ قابل عبادت
 کہ ہو ہر عضو میں قوت بھی ہو ہر کام کی طاقت بھی ہو لیکن اس زمانے میں
 شیطان غالب ہوتا ہی آدمی نفس امارہ کا تابع ہوتا ہی اگر زنا ہو جائے
 کچھ خیال نہیں کرتا ہی اگر غیبت ہو جائے کچھ التفات نہیں کرتا ہی اگر مال حرام
 لے جاوے او سکو نہیں چھوڑتا ہی اسی واسطے سعدی فرماتے ہیں سے
 نگہدار دم را کہ عالم دمی ست آدمی پیش وانا بہ از عالمی ست
 اسی واسطے بعض حکما نے کیا عمدہ مضمون فرمایا ہے کیسا اچھا مطلب کہا ہو

ارشاد فقہ ابو الیث باب ہول الموت میں ایک حکیم کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسنے زبان فارسی میں یہ مضمون کہا ہی کہ جو دکی بازی ہی بچوانی مستی یہ پیر ہی سستی خدا را کی پرستی پس اگر لڑکا عبادت کرے کچھ کمال نہیں ہے کیونکہ وہ لڑکا لوگوں کو دیکھ کے خود ہی عبادت کرنے لگا کیونکہ اسکو اللہ تعالیٰ قوت نفس کی عطا نہیں کی اور پیر اگر عبادت کرے محل تعجب نہیں ہو کیونکہ جب بچہ سمجھا کہ اب ہمارے مرنے کے دن قریب آ رہے ہیں لاچار ہو کر عبادت کرنے لگا ہاں جو شخص جوان ہو مستی اس کے چہرے سے عیان ہو باوجود غلبہ شیطان کے اگر عبادت کی کثرت کرے اعضا کی شر سے بچے اللہ وہ قابل مدح و ثنا ہو اور وہی شخص جوانی کی بدی سے بچا ہو ورنہ اگر جوانی کی شر میں پڑ گیا جہنم میں چلا جائیگا آسیوا سطلے سعدی فرماتے ہیں کہ جو نادرہ طاقت امروز اگر پڑے کہ قردا جو اسنے نیاید نہ پیر نہ لڑکا جو جوان عبادت خدا سر پرست کرتا ہو مثلاً نماز بہت پڑھتا ہو درود شریف سے مومنہ کو ترکتا ہو پیر ہر وقت لوگوں کی غیبتیں کیا کرتا ہو تحصیل مال حرام کی فکر میں رہتا ہو اجنبیات سے نظارے کرتا ہو محرمات سے اشارے کرتا ہو اس جوان کی جوانی کی شرارت نہیں گئی ہو جب تک کہ وہ ان امور کو نہ چھوڑے گناہوں سے مومن نہ موڑے کیونکہ گنہ چھوڑنا بہتر ہی عبادت کرنے سے ارشاد بعض حکما فرماتے ہیں کل سفلة یعمل بالطاعة ولكن الکریہ من یتوک الحصیۃ یعنی جو شخص عبادت کر لیتا ہو اگرچہ رذیل ہی ہو پس عبادت کرنے میں کچھ کمال نہیں ہو لیکن بہتر ہی وہ شخص جو حتی الوسع گناہوں سے بچے اگرچہ عبادت کم کرے نقل کیا ہو اسکو فقہ ابو الیث نے باب الذنوب میں آور دیا اسکی یہ ہے کہ گنہ کرنے سے آدمی کے دل میں ایک نقطہ پڑ جاتا ہو پیر جسقدر آدمی

گناہ کرتا چنگا لی سیاہ ہوتا چائیکا حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ
و سلم نے ان المؤمن اذا اذنب كانت فکلتہ سوداء فی قلبہ فان تاب و
تزع صقل قلبہ فان نراہ ذاد ت یعنی جب مسلمان کوئی گنہ کرتا ہو اسکے دل میں
توڑی سیاہی آجاتی ہو پس اگر اس شخص نے توبہ کی اور سکا دل صاف
ہو جاتا ہو اور وہ نقطہ سیاہی کا اسکے دل سے مٹ جاتا ہو اور اگر اس نے
دو گنا گناہ کیا وہ سیاہی زیادہ ہو جاتی ہو روایت کیا ہو اسکو ابن ماجہ نے
باب الذنوب میں اسکو واسطے حضرت سری سقطی فرماتے ہیں ارشاد
انی لا نظرا فی النفی فی کل یوم مرات مختلفہ ان یکون قد اسود وجہی
یعنی میں ہر دن اپنی ناک کو چند مرتبہ دیکھ لیتا ہوں اس خیال سے کہ شاید
سیاہ نہ ہو گئی ہو اور سبب گناہوں کے میرے مونہ پر سیاہی نہ آگئی ہو
نقل کیا ہو اسکو امام غزالی نے باب احوال الخائفین میں راقم الحروف کہتا ہے
اکثر لڑکے اول زمانے میں نہایت خوبصورت ہوتے ہیں اور بعد بلوغ کے
اونکی شکل سیاہ ہو جاتی ہو سبب اسکا گناہ ہیں اون لوگوں کے بعد بلوغ
کے جب اونہوں نے ایک گناہ کیا اونکے چہرے کی رونق چلی گئی اس طرح
بعض نکارنگ سفیدی سے گندمی کی طرف ہو جاتا ہو واللہ اعلم اللہم انی
منبع السیئات ظلمت نفسی بالظلمات فاعف علی والوالدی والخالۃ
ولا قادی ولا ساندتی ولا شیخی ولا حیاء ولا اموات فانک ان تطردنا
منہیات ونحن عبادک العجز موم وقد غلبت رحمتک علی غضبک فاحرم
یا من هو عواد بالمغفرۃ علی العوادین بالذنوب یوم المحشرات امین
نوان فائدہ مردار کے گشت کہانے سے سلامت رہنا کیونکہ غیبت کرنا
مثل مردار کے گوشت کے ہو جیسا کہ گزر چکا اور ایک حکایت یہ ہو حکایت

ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدرا ایک مرد اور خیر
 پر ہوا آپ نے اوسکو دیکھ کے فرمایا لان یا کل احد کلمن هذا حتی یلا
 بطنہ خیر من ان یا کل لحم رجل مسلم یعنی ہر آئینہ اس مرد کے گوشت کو
 سیر ہو کے کہانا بہتر ہو انسان کی غیبت کرنے سے روایت کیا ہو اسکو ابن
 ابی شیبہ نے نقل کیا ہو اسکو تفسیر در مشورین و سوان فاعل قیامت
 کے میدان میں کف افسوس سو نجات پانا اور روز حشر میں حسرت سو فلان
 پانا کیونکہ جب غیبت کرنے والی کا واسن لوگ پکڑینگے اسکو نہایت طلال ہوگا
 و بہشت و جشت سے عجب اسکا حال ہوگا لوگوں کی بدیون کا اسکو گردن و بال
 ہوگا بسبب اسکے کہ اوسدن کبریا کا ظہور جلال ہوگا ایسا خدا تعالیٰ غنبناک
 ہوگا کہ ہر شخص خود نکاح ہوگا علما وہ یہ ہوگا کہ جم غفیر میں لوگوں کے عیوب
 کہلینگے صی کف لوگوں کے پہلینگے ارشاد و اوزاعی فرماتے ہیں کہ قیامت
 کے روز جب ہر شخص حساب کو واسطے بلایا جاوے گا لوگوں کو ارشاد ہوگا جسکا
 حق اس شخص پر ہو وہ آدمی اور اپنا بد لالیوسے لوگ کہینگے کچھ ہمارا حق ہے
 نہیں ہے تو خدا تعالیٰ یاد دلاوے گا کہ فلان روز اس شخص نے غیبت
 کی تھی فلان روز تمکو گالی دی تھی پس وہ لوگ خوش خوش ہو ہو کے
 اوٹینگے اور اپنے حقوق کی فریاد کریں گے نقل کیا ہو اسکو سیوطی نو تفسیر مشورین
 ارشاد و امام غزالی باب الصفۃ المسالیہ میں فرماتے ہیں فہذا الخا
 یوجی لعبد ستر علی الناس عیوبہم و احتل فی حق نفسه تقصیرہم و
 لم یحراک لسانہ بذکر مساد بہم و لہرید کرہم فی غلبۃ ہمد بجا کہ ہوں اوسکو
 یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا عنایت کرنا قیامت میں اس شخص کے واسطے ہوگا جس نے
 لوگوں کا عیب چھپایا ہوگا لوگوں کی تکلیف اٹھائی ہوگی لوگوں کی غیبت کی ہوگی

اور جو شخص سب گناہ کرتا ہو قیامت کے روز اس پر سختی حساب کی ہوگی نہایت شدت عذاب کی ہوگی اللہم یا رحمن اظلنی و اظل والدای و خالتامی و اقاربائی و اساتذتی تحت ظل عرشک یوم الدین ولا تناقضنا فی الحساب یا مبین العین یا رب العالمین گیارہواں فائل ۱۷ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وسلم کا خوش ہونا کیونکہ قبر شریف میں جب آپ کو خبر پونہجی ہی کہ فلان شخص نے یہ گناہ کیا آپ کو ملال ہوتا ہو آپ استغفار اور اس شخص کے واسطے کرتے ہیں مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور جب آپ کو خبر نیکی کی پونہجی ہو طبیعت آپ کی نہایت خوش ہوتی ہو پس جب کسی کی غیبت کرنے کی آپ کو خبر پونہجی ہو طبیعت آپ کی فی الجملہ ملال کرتی ہو اور اگر لوگوں کی غیبت چھوڑنے کو آپ سنتے ہیں نہایت خوش ہوتے ہیں اللہم اجعل البنی صلی اللہ علیہ وسلم منا سراضیا واجعلنا معہ یوم تکثیر المتقون یا ارحم الراحمین آئین ساتویں موضع غیبت کی اسباب میں اور اس کے چھوڑنے کے علاج میں چاہنا چاہیو کہ انسان سے جو غیبت ہوتی ہیں اور اس کے کئی سبب ہیں کہ جب وہ سبب پائے جاتے ہیں اکثر غیبت ہو جاتی ہو کس لازم ہو انسان کو کہ اور سببوں سے بچے تا غیبت سے بھی نجات پائے اس واسطے میں اسباب غیبت کے لکھتا ہوں اور ہر سبب کے ذکر کے بعد اس سبب کے دفع کی تدبیر اور اس کی رفع کا علاج بھی رقم کرتا ہوں پہلا سبب غصہ ہونا اور غضب کرنا جب آدمی کسی شخص پر خفا ہوتا ہو اور اس کی غیبت کرتا ہو اور اس کی کسی صورت میں پہلی صورت غصہ کرنا امر دنیا میں جیسے جب کوئی شخص سنتا ہو کہ فلان شخص ہموگالی دیتا ہے یا ہماری غیبت کرتا ہو نہایت دل طیش میں آتا ہو شیطان جوش لاتا ہو پس خود بھی اول گالی دینے والے کی غیبت کرنا شروع کرتا ہو بغیر تحقیق اس امر کے کہ فی الواقع

اوس شخص نے گالی دی یا نہیں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آوہ وسلم نے من خزن لسانہ ستر اللہ عورتہ ومن کف غضبہ کف اللہ
 عند عذابہ ومن اعتذر الی اللہ قبل معذرتہ یعنی جو شخص اپنی زبان کو
 روکیگا خدا ہی تعالیٰ اوسکے عیوب کو قیامت کے روز چپا دیگا اور روزِ محشر میں
 اوسکو ذلیل نہ کرے گا اور جو شخص اپنے غضب کو روکیگا اور موافق غصے کے
 نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اوس سے اپنے عذاب کو روکیگا اور جو شخص جناب باری کی
 خدمت میں گناہوں سے معذرت کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکی توبہ کو قبول کرے گا
 روایت کیا ہے اوسکو بیوقوفی نے علاج اس صورت کا کئی طرح پر پہلی طرح
 یہ کہ اوس نقل کرنے والے کو جھوٹا سمجھے اور جس شخص نے نقل کیا ہے کہ فلان شخص نے
 تمکو گالی دی ہے وہ چٹخوڑ ہے اوسکے قول کا اعتبار نہیں ہے ارشاد فقیر ابو الیث
 کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص تیرے سامنے کسبیل بات نقل کرے کہ فلان نے تیری حق میں
 ایسی بات کہی ہے میں تجھ کو لازم ہو چہ چیزیں اول یہ کہ اوس چٹخوڑ کے قول کو
 دوسرے کی طرف نقل نہ کرے کسی سے اسکی چٹخوڑی کا حال بیان نہ کرے نہ کہ
 یہ اسکی غیبت ہو جائیگی دوسرے یہ کہ جس شخص کے بات اوسنے تیرے سامنے نقل
 کی ہے کہ فلان شخص تجھ کو گالی دیتا ہے اوسکے عیب کو تجسّس نہ کرے نہ کہ قرآن میں
 عیب جوئی سے منع وار د ہوئی ہے تیسرے یہ کہ جس شخص کی بات اوس نقل کی ہے
 اوسکے ساتھ بدگمانی نہ کرے نہ کہ بدگمانی کرنا ناپائیدار ہے چوتھے اوس چٹخوڑ سے
 فی اللہ بعض رکھ کرے نہ کہ گنہگار سے بعض رکھنا واجب ہے اور اوسکے صحبت سے
 کنارہ کرنا ضروری ہے پانچویں نقل کرنے والے کو اس چٹخوڑ سے منع کر کہ بار و بار
 ایسا کام نہ کرے چوتھے یہ کہ اوس چٹخوڑ کو جھوٹا سمجھ کرے نہ کہ فاسق کی خبر کا اعتبار نہیں ہے
 حکایت سلیمان بن عبد الملک کی مجلس میں ایک روز زہری بیٹھے تھے

کہ ایک شخص یا سلیمان نے اس شخص سے کہا میں سنا ہوں کہ تو نے میری شکایت کی ہو اس شخص نے انکار کیا سلیمان نے کہا میں ایک مجتہد سے سنا ہوں ہری بولے اور سلیمان وہ شخص جس نے تمہارے سامنے کہا کہ فلان شخص نے تمہاری شکایت کی ہے چلنور ہو اور چلنور کہی سچا نہیں ہوتا ہے نقل کیا ہوا اسکو احیاء العلوم کے باب النمیمہ میں تصحیح است اس زمانے میں عجب لوگوں کا حال ہو کہ اگر کوئی شخص جو جوٹا مشہور ہو کہتا ہو کہ فلان شخص تکبر کرتا تھا اسکی بات کو سچ سمجھ لیتے ہیں اور مسلمان بہائی سے بعض رکھتی ہیں اور اس چلنور سے دوستی پیدا کرتی ہیں تاہم یہ شخص اسکی باتیں نقل کرے بلکہ اس چلنور کو مانند نبی کے نہایت صادق سمجھتے ہیں اور مسلمان بہائی کی غیبت میں غیبت کرتے ہیں اور اگر وہ درسیانی کہی کوئی خبر نہیں کہتا ہو اس سے کہتے ہیں کہ ہو کیا خبر ہے اور جب اپنے بی بی لوگوں کی محفل سے آتی ہے بی بی سے پوچھتی ہیں کہ کوئی ہماری آج تعریف کرتا تھا یا نہیں اگر سنتے ہیں کہ آج عورتوں نے یا مردوں نے انکی تعریف کی ہے نہایت خوش ہو رہی ہیں بہت بھولتے ہیں اور اگر سنتے ہیں کہ فلان نے آج برا کہا ہے بی بی کی بات مثل وحی کو سمجھ کے خفا ہوتی ہیں جسکیا لیا دی ہوئی ہیں اسکی غیبت میں مبتلا ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو راہِ راست پر لاؤ اور اللہ اعظم پر جلاؤے اور ہکوان عیسوں سے بچاؤے آمین سعدی

اگر نادان بوجہ سخت گوید	خود منہش بنی دل بگوید
وگر از ہر دو جانب جاہلانند	اگر زنجیر باشد بکسلانند

دوسری طرح یہ کہ جب کسی سے کہ فلان شخص تکبر کرتا تھا ہو سچے کہ ہم میں کچھ عیب ہے پس اپنے کو ہر عیب سے پاک کرے ہرگز سے صاف کرے اور سمجھو کہ اس شخص کا تکبر کرتا تھا ہے پس اسکا بدلہ کیا ہو قیسی طرح

یہ کہ انسان سمجھے اس بات کو کہ فلان بہائی نے اگر ہکو برا کہا ہو شاید ہم سے
 اس کو تکلیف پہنچی ہوگی پس اس کے ساتھ احسان کر کے ملاقات میں
 خاطر داری کرے تا اس کا دل بجال ہو وے ملا لکڑ وال ہو وے نہ یہ کہ
 اس کو زائد تکلیف پہنچا وے اس کی غیبت و شکایت کرے چوتھی طرح
 یہ کہ سمجھے کہ اگر اس شخص نے ہکو برا کیا ہو بلا وجہ گناہ کیا ہو خدا ہی تعالیٰ
 اس کے گناہ کو معاف کرے اگر ہم بھی اس کی غیبت کریں گے ویسی ہی سزا پائیں گے
حکایت امام ابو حنیفہ کو جب خبر پہنچتی تھی کہ فلان شخص نے ہکو برا کہا ہو
 اس کے ساتھ نہایت نرمی کرتے تھے اور اس کی غیبت نہیں کرتے تو نقل کیا ہو
 اس کو محمد خوارزمی نے مسند امام اعظم میں دوسری صورت خفا ہونا
 اس پر جو رو برو گالی دیوے اور اس کو پیچھے اس کی غیبت کرنا علاج ایسی
 صورت میں انسان کو ضرور ہو کہ اپنے نفس کو روکے اور اس کی گالی سے
 درگزر کرے اور حکم کو دخل دیکے جو ایجنہ دی کرے **حکایت** ایک روز
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور میں صحابہ حاضر تھے کہ ایک
 شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی حضرت ابو بکر چپ رہے پھر دوسری
 گالی دی پھر آپ خاموش رہے جب اس نے تیسری مرتبہ گالی دی حضرت
 ابو بکر نے بھی گالی دینے کا ارادہ کیا پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
 وسلم مجلس سے اٹھنے لگے حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ سے
 ناراض ہو گئے حالانکہ میں زیادتی نہیں کی جب اس شخص نے تین مرتبہ گالی دی
 میں بھی بدے کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا
 جب تک تم چپ تو بہتاری طرف سے ایک فرشتہ اس گالی دینے والے کو جوتا
 کر رہا تھا اور جب تم نے بولنے کا ارادہ کیا شیطان بیچ میں کودا سیو اسے میں اڑھا

روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے کتاب البر والصلة کے باب لانتصارین حکایت
ایک روز امام ابو حنیفہ رحمہ منی میں مسجد خیف میں بیٹھے تھے تو کہ ایک شخص آیا اور
اوسنے امام سے کہا امی حرام زادے تجھے بیوقوفان مسئلہ پوچھا تھا اور تو نے اوسکا
جواب غلط جواب حسن بصری کے دیا امام نے فرمایا حسن بصری نے خطا کی
حقیقت میں وہی فتویٰ ہو چھینے کہا سبیل وس شخص نے چند گالیاں امام کو
دین حصار سب اوس شخص کے مارنے کی ارادے سے اوٹھے امام نے بہو کو
منع کیا اور لوگوں کو اوسکی تکلیف سے روکا پھر امام نے کہا امی شخص تو نے
مجھکو جو کافر وغیرہ کہا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں نے کسکیا اور کاشربیک
نہیں کیا اور میں نے کسی سے اسید نہ لہی سوا اوس ذات و محد لا شربیک کے
اور میں نہیں ڈرا مگر اوس کے عذاب سے جب ذکر عقاب کا آیا امام کو ایک
خوف ہوا اور نہایت رونے لگے زار زار التوون کو بہانے لگے جب اوس
شخص نے یہ کیفیت دیکھی خود بخود نادوم ہوا اور امام سے قصور معاف کرایا امام
نے کہا تیرے قصور کو بیوقوفان معاف کیا اور جو مجھکو گالی دے اوسکی گالی سے پین
درگذا نقل کیا ہے اسکو محمد خوارزمی نے عبد الرزاق بن ہمام سے مستند امام
اعظم میں و قیقہ امام نے اگرچہ حسن بصری کی غیبت کی اور اونکی خطا بیان
کی لیکن یہ غیبت جائز ہی نہ تھی سابقہ اسکی تشریح ہو چکی کہ جو غیبت واسطے
امروین کے ہو وہ درست ہی جیسے محدثین جرح و تعدیل کیا کرتے ہیں
حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے لبس الشدید
بالعراۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عنہ الغضب یعنی جو غمزدی کا مدار
کشتی پر نہیں ہے اصل جو غمزدہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کو روکے
روایت کیا ہے اسکو موطا کے باب الغضب میں امام مالک رحمہ نے و قیقہ

راقم الحروف کہتا ہوں اسکی دو وجہ ہیں اول وجہ یہ کہ نفس کشتی کرنا نہایت مشکل
 ہے کیونکہ نفس عجیب طرح کا عدو ہے کہ آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے پس اس سے کشتی
 کرنا بالابلا شک جو اندوہ ہو گا اس شخص سے جو آدمیوں سے کشتی کرتا ہے
 دوسری وجہ یہ کہ کشتی کرنا ظاہر اعضا کا کام ہے اور غصے کو روکنے کا
 کام ہے اور باطن کی عمدگی نہایت عمدہ ہے ظاہر کی عمدگی سے ارشاد
 ابو بکر و راق فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے بندوں سے چہ چیزیں طلب
 کیں ہیں لازم ہے بندوں کو کہ اسکو بجا لائیں دو چیزیں دل سے ایک خدا کے
 حکم کی تعظیم دوسرے خلق اللہ کی تکریم اور زبان سے دو چیز ایک اقرار کرنا
 توحید جناب باری کی دوسرے نرمی کرنا مخلوقات کے ساتھ اور خلق سے
 دو چیز ایک صبر اور امر خدای تعالیٰ پر دوسرے حکم کرنا خلق پر نقل کیا ہے اسکو
 تذکرۃ الاولیاء میں حکایت بنی اسرائیل میں ایک شخص نے تین بھائیوں اور
 ساتھ کتابین حکمت میں تصنیف کیں اور اس تصنیف کو اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچو گا
 وسیلہ گردانا اس زمانے کی عجیب کی طرف وحی آئی کہ اس شخص نے تمام زمین میں
 بسبب ان کتب حکم کے نفاق پیدا دیا اور کوئی تصنیف اسکو مفید نہیں ہوگی
 جب اس شخص نے یہ خبر سنی دینا و پانینہا کو چوڑے کے سہون سے موندھوڑے کے
 ایک گوشہ میں ہو کے نہایت عبادت کے اور محبت اللہ تعالیٰ کی اپنی دل میں
 پیدا کی پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اب تک میں اس سے راضی نہیں ہوا
 ہاں اگر یہ شخص لوگوں سے موافقت رکھے لوگوں سے معاملات جاری نہی
 باوجود اسکے لوگوں کی تکالیف پر صبر کرے کسی سے بدلہ نہ لے لیوے اور وقت میں
 راضی ہو گیا اس شخص نے جب یہ خبر سنی ایسی ہی کیا پس اللہ تعالیٰ نے
 کھلا بھیجا اب میں اس سے راضی ہوا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے

کتاب العزلة میں چہٹی فائدے مخالفت کے بیان میں تیسری صورت
 خفا ہونا اور سپر جسے کسی طرح کی تکلیف دی ہو وہ اور کسی طرح کی اذیت پہنچائی ہو
 اس سبب سے اس کی غیبت کرنا لوگوں کے سامنے اس کے عیبوں کو کہنا کیونکہ جب
 اس نے ہم کو تکلیف دی ہو ہم بھی اس کو اذیت دینگے اور اس کی غیبت کریں گے علان
 ایسے وقت میں اگرچہ آدمی کا دل طیش کرتا ہو نفس چاہتا ہو کہ اگر اس نے ہم کو
 ایک طرح کی تکلیف دی ہو ہم سوطر حکم تکلیف دین لیکن لازم ہو کہ اس کی اذیت کو
 عفو کرے اور اس کی غیبت نہ کرے اور سمجھے کہ اگر اس پر احسان کریں گے قیامت کو روز
 ہم کو اس کی نیکیاں ملیں گی اور اگر ہم اس کی غیبت کریں گے اس کی بدیاں ہماری کتابتیں
 آئیں گی۔ بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسان الی من لہا حکایت
 حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں منجملہ نصائح کی یہ مضمون بھی لکھا تھا کہ ایسی آدم
 جو تجھ پر ظلم کرے اس کے ساتھ عفو کر اور جو تیرے ساتھ بدی کرے اس کی ساتھ نیکی
 کرتا تو بہشت میں یزدادی جاوے اور میری رحمت پاوے نقل کیا ہے اس کو
 روضۃ الواعظین میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فر
 لا تكونوا متعة تقولون ان احسن الناس احسننا وان ظلموا ظلمنا و لكن
 وطنوا انفسكم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا
 یعنی نہ تو تم لوگ ساتھ ہو جانے والے ایسے کہ کہنے لگو کہ اگر لوگ احسان کریں گے
 ہم بھی احسان کریں گے اور اگر لوگ ہم کو تکلیف دینگے ہم بھی ان کو ستاؤں گے بلکہ
 تم لوگ اپنے نفوس کو اس طرح رکھو کہ اگر لوگ احسان کریں تم بھی احسان
 کرو اور اگر لوگ ظلم کریں کچھ نہ کرو اذیت دین تم اس کا عوض نہ لو کہ وایت
 کیا ہے اس کو ترمذی نے باب الاحسان والعفو میں نصیحت اہل زمانہ
 کو عجب چال ہو گئی کہ اگر لوگ ان کو اذیت پہنچا دیں بخشش کا نام نہیں لیتے

بلکہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہیکو کی طرح کی تکلیف دیکھا ہم اسکے باپ کو اذیت دیکو
 اگر کوئی ہیکو گالی دیکھا ہم اوسکی سو پشت کو گالی دینگو ہاں اگر کوئی احسان
 کرے گا البتہ ہم بھی اوسکے ساتھ احسان کریں گے اور یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ احسان
 کے بدلے میں احسان کرنا کچھ کمال نہیں ہو کمال وہ ہو کہ تکلیف کے بدلے میں
 احسان کرے اصلاح حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے
 ہیں لیس الا احسان ان تحسن من احسن الیک ذلک مکافاة لافک احسان
 ان تحسن الی من اساء الیک یعنی نہیں ہو احسان یہ کہ خیر نہ بچا دے تو پھر
 محسن کو کیونکہ وہ بدلہ ہو احسان وہ ہو کہ اپنی تکلیف دینے والے کے ساتھ
 آدمی احسان کرے نقل کیا ہو اسکو امام رازی نے والعا فین عن الناس
 کی تفسیر میں حکایت ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
 وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرٹ ہوئے اونہوں نے پوچھا یا رسول اللہ
 لوگوں کے ساتھ معاشرت کیا کروں یا یہ کہ اکیلے ہو کے عبادت کیا کروں
 جناب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے الگ ہو کر
 موانع جوڑ کے عبادت کرنا کمال نہیں ہو کمال وہ ہو کہ لوگوں سے مخالفت
 رکھو اور انکی تکلیف اڑھایا کرو نقل کیا ہو اسکو نزہۃ المجالس منتخب انفس
 کے باب الحکم میں چوتھی صورت خفا ہونا اوس شخص پر جو اپنا کہنا نہ اٹھا
 حکم بجا نہ لاتا ہو اور اوسکی غیبت کرنا جس طرح اہل زمانہ کا دستور ہے کہ لوٹدی
 ہو یا غلام مانا ہو جب وہ کوئی امر خلاف مرضی کے کرتے ہیں مولیٰ اولیٰ سے
 خفا ہو کر ہیں اور لوگوں کے سامنے اونکی شکایتیں کرتے ہیں اور لوٹدی
 اور غلام کو نہایت تکلیف دیتی ہیں کہی اونکو مارتے ہیں ایسا کہ خون بہاؤ
 ہیں کہی اونکی شکایت کرتے ہیں ہر طرح سے اونکو ستاتے ہیں علاج

اسکا کئی طرح ہوا ایک یہ کہ آدمی کو لازم ہو کہ کیسی مخالفت سے خفا نہ ہو کہ
 کسی کو اُن نہ کہی خواہ لونڈی ہو یا غلام ہو یا ماہویا غیر ہو کسی کو نہ جہڑ کے اور
 سمجھے کہ جس طرح ہو اس قدر غصہ اسکی مخالفت سے آیا اللہ تعالیٰ کو بھی ہمارے
 مخالفت سے کس قدر غصہ آتا ہو پس اگر ہم ان لوگوں کو تکلیف دینگے تو کوئی کوتاہی نہ ہو
 جیسا کہ ہم سے بہت خفا ہو گا نہایت سختی ہم پر کرے گا اتر حضرت انس رضی اللہ عنہ
 عنہ فرماتے ہیں واللہ لقد خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ وسلم سبع
 سنین او ثمان سنین ما حلت قال لشی صنعتم لو فعلت کذا ولا لشی ترکتم
 ہلا فعلت یعنی میں نے سات برس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 کی خدمت کے اگر کوئی کام مجھے جو کرنا چاہی ہوتا ہو گیا کہیں حضرت نے مجھ کو
 خفا ہو کے نہ کہا کہ یہ کام کیوں نہ کر کیا اور اگر کوئی کام مجھے جس کا کرنا ضرور تھا چھو گیا
 کہیں اپنے نہیں فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں نہ کیا روایت کیا ہو اسکو ابو داؤد
 نے کتاب الادب میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوانکم
 جعلہم اللہ تحت ایدیکم فاطعموہم مما تاکلون واللبسوہم مما تلبسون ولا تکلفوہم
 ما یعینہم فان کلفتموہم فاعینوہم یعنی لونڈی اور غلام سب تمہارے بھائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اون پر قادر کیا
 اور ان لوگوں کو تمہارے تابع بنایا پس جیسا تم لوگ کہاتے ہو ویسی ہی ان
 کو کہلاؤ اور کھڑا بھی بہتر پہناؤ اور کسی کام میں ان کو سخت تکلیف نہ دو اگر کہیں
 ان کو کسی مشکل کام کا حکم کرو پس تم بھی ان کی مدد کرو روایت کیا ہو اسکو
 ابن ماجہ نے باب الاحسان الی الممالیک میں حکایت ایک شخص نے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کے عرض کیا
 یا رسول اللہ میرے دو غلام ہیں اور وہ میرے نافرمان ہیں اسی سبب میں ان کو

مارتا ہوں گالی ہی دیتا ہوں قیامت کے روز میرا کیا حال ہوگا جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میدانِ حشر میں فدیہ ذریعہ کا حساب ہوگا اور
 ادنیٰ پر عذاب ہوگا اگر تیری مار اور گالی اون کے گناہوں کے برابر ہو چکی
 پس نہ تجھ کو کچھ جزا ملیگی کیونکہ تو نے موافق اون کے نافرمانی کی اون کو نہ دو کو ب کیا
 حد سے تجاوز نہ کیا اور نہ اون کو کچھ سزا ملیگی کیونکہ بدلے میں اون کی نافرمانی کے
 تو نے اون کو تکلیف بھی دی اور اگر تیرے مار اور گالی اون کی نافرمانی سے کم
 ہوگی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے اون سے بدلہ لے لے گا اور اون کو سزا دیگا اور اگر تیری
 مار اور گالی اون کی نافرمانی سے زائد ہوگی اللہ تعالیٰ تجھ سے اس کا حساب کرے گا اون کی
 طرف سے تجھ سے اس ظلم کا قصاص کرے گا جب یہ کلام اوس سائل نے سنا نہایت
 رویا اور بہت ڈرا کہ شاید میرے مار اور گالی اون کی نافرمانی سے بڑھ جاوے
 پس کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اون دونوں غلاموں کو آزاد کیا اپنا ذمہ پاک
 کیا روایت کیا ہے اسکو ترندی نے ابواب الحساب میں دوسرا اعلان
 جب کسی غلام یا نوکر یا فرزند سے کوئی قصور ہو جائے جس کے کہ یہ مقام کرم ہو موضع
 رحم ہو کیسے طرح سے اوس کی شکایت نہ کرے بلکہ اوس قصور کو معاف کرے کیونکہ
 از خردان حصیان و از بزرگان امتنان اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو
 نہایت دوست رکھتا ہے اور اجر جزیل عنایت کرتا ہے حکایت میمون بن
 حمران کی لونڈی ایک روز شور باپا لے میں لائی اتفاقاً وہ شور با میمون
 پر گر پڑا میمون نے ارادہ مانے کا کیا پس اس لونڈی نے کہا اے مولیٰ
 اللہ تعالیٰ غصہ کہا جانے والوں کی مدح کرتا ہے موافق اوس کے تھوعلی لازم ہے میمون
 نے کہا موافق قول اللہ تعالیٰ کی اچھو لوگوں کی تعریف میں والکاظہین العیظ
 میں نے غصہ پی لیا ہے لونڈی نے کہا اللہ تعالیٰ اچھے لوگوں کی تعریف میں

یہ بھی فرماتا ہے کہ اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو قصور و ن کو معاف کرتے ہیں
 میمون نے کہا میں تو ترے قصور کو معاف کیا پہراوس لونڈی نے کہا کہ خدا کی قسم
 احسان کرنے والو نکو دوست رکھتا ہی میمون نے کہا میں تجھ پر احسان ہی کرتا ہوں
 کہ میں تجھ کو آزاد کرتا ہوں نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب کظم الغیظ میں
 شخصیت اہل زمانہ عجب خیال رکھتے ہیں کہ ہرگز رحم کو دخل نہیں دیتے ہیں
 اگر کسی کا غلام یا کسی کی لونڈی نافرمانی کرے اسکو مارتے ہیں اسکی ذلت
 کرتے ہیں خصوصاً یہ امر عورتوں میں بہت شایع ہے کہ اگر لونڈی خلاف مرضی
 کوئی کام کرے بہت اوسپر خفا ہوتی ہیں اسکے سامنے بہت گالیاں دیتی
 ہیں قہجہ حر امزادی کہہ سنا تی ہیں اسکے پیچھے اسکی ذلت کرتی ہیں اسکی
 غیبت کرتی ہیں تمام عمر کے عیب اسکے بیان کرتے ہیں کہی کہتی ہیں اس لونڈی
 سے ہکو کہی فائدہ نہیں ہوا کہی کہتی ہیں اس لونڈی سے ہمیشہ ہکو ضرر ہوا
 اور لونڈیوں کو از حد مارتے ہیں یہاں تک کہ خون بہتا ہی ہر طرف سے
 غوارہ نکلتا ہی اور جو لوگ عورتوں سے صحبت بہت رکھتے ہیں خاصیت
 عورتوں کی پیدا کرتے ہیں لونڈیوں کو غلاموں کو گالیاں دیتے ہیں اپنے
 بی بیوں کی تابعداری کرتے ہیں سعدی فرماتے ہیں
 نہ نے را کہ بolest و ناراستی * بلائے سرخ و نہ زن خواستی
 اگر کوئی لونڈی اپنے بی بی کے خلاف مرضی کرے نہایت اوس سے ناراض
 ہوتے ہیں ایسا واسطے عورت کی تابعداری نہایت منع ہی چنانچہ شمرہ اسکا
 رقم ہو چکا دوسرا سب تکبر اور غرور اور اسکی ہی کئی صورتیں ہیں
 پہلی صورت تکبر کرنا نسب میں اور اپنی نسب کو سب سے بہتر سمجھنا اور
 دوسروں کے نسب کے باب میں غیبت کرنا لوگوں کے نسب کی برائی بیان کرنا

اثر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لا یتحزن احد احد من المسلمین بیتی
 نہ ذلیل جانے کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اور ذلیل جاننا حرام ہی قتل کیا ہو
 اسکو ایام غزالی نے باب دوم الکبر میں علاج انسان کو لازم ہے کہ سمجھے اس
 امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو حضرت آدم اور حضرت حوا علی نبیاء وعلیہما الصلوٰۃ
 والسلام سے پیدا کیا اگرچہ بیچ میں کسی کا باپ اچھا بنایا کسی کا دادا بد کیا پس
 اگر ہم نسب میں عمدہ ہوئے اور دوسرے لوگ نسب میں خراب ہوئے اس سے
 بیکو فضیلت اون لوگوں پر نہیں ہو جاتی ہے کیونکہ اگر باعتبار بنیاد کے دیکھو تو اصل
 ہم سبوں کی ایک ہے اور اگر باعتبار عاقبت کے دیکھو پس ہمارا اسکا تقویٰ پر
 ہے کہ جو شخص متقی ہووے اگرچہ بد نسب ہووے وہی شخص صراط مستقیم کو چاہوے گا
 اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت میں قصور کرتا ہو اگرچہ اشراف زادہ ہو وہ آخر میں
 ہمتا و یگالیں نیست کرنا رہی نسب والوں کی اور ان کی حقارت کرنا محض حماقت ہے حدیثی
 یکبشہر بود عادت جاہلان ۛ یکبشہر نیاید ز صاحبان
 حدیث جسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے
 حجۃ الودع میں گیارہویں تاریخ ذی الحجہ کو مقام منی میں خطبہ فرمایا منجم
 نضاح کی آپ نے فرمایا یا ایہا الناس ان سبکم واحد الا فضل امرائی
 جعی ولا جعی علی عربی ولا لا اسود علی احمد ولا لا احمد علی اسود ولا بالتقوی
 ان اکرامکم عند اللہ اتقاکم یعنی اس لوگوں میں سبہو کا معبود چکا ہو لا شریک لہ ہے
 اور اگر حقیقت میں دیکھو تو کسی کو کسی پر بزرگی نہیں ہو مگر باعتبار رتبہ پر نہیں
 لازم ہے عربی کو کہ فخر کرے نسب میں عجمی پر یا عجمی فخر کرے عربی پر یا سیاہ شخص
 فخر کرے سرخ رنگ داسے پر یا سرخ رنگ والا فخر کرے سیاہ رنگ واسے پر
 یا ان مگر جمہین تقویٰ او وہ بہتر ہے غیر یہ ہیز گارے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اگر مگر عند اللہ اتفاقاً کہ یعنی بزرگ ترقم سے وہ شخص جو متقی ہو نہ وہ کہ شفیق ہو
نقل کیا ہو اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور میں طبرانی سے
سوال اگر کوئی شخص بوجہ وہ کون چیز ہو کہ حضرت آدم کے جسم سے پیدا
ہوئی ہو بغیر علاقہ حضرت حوا کے جواب وہ کتاب ہو کہ حضرت آدم کا کالبد
اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بنا کے تیار کیا فرشتوں کو اسکی دیکھنے کا حکم ہوا سب
فرشتوں نے دیکھا جب نوبت شیخ نجدی یعنی ابلیس کے آئی شیطان کو اس
کالبد کو حقیر سمجھ کر دھتک دیا اللہ تعالیٰ نے جس مقام پر شیطان نے ہوا کا تھا اس
مقام سے ایک ٹکڑا جدا کر لیا اور اس سے کتے کو بنایا اور وہ مقام خالی رہا
چنانچہ اناف کے مقام میں غلو ہی گوشت نہیں ہی یہ وہی مقام ہی کہ اللہ نے
اوس جگہ سے ایک ٹکڑا کاٹ کے کتابنا یا اسیواسطے کتے کو آدمیوں سے
انیت بہت ہوتی ہو پس کتابنا ایسی چیز بد ہو کہ اسکی پیدائش حضرت آدم کو
بدن سے ہوئی اور حضرت حوا سے کچھ علاقہ نہیں ہو نقل کیا ہو اسکو زہرۃ المجاہدین
اور منتخب النفالیں میں تصحیح ت اہل زمانہ کو نہ عاقبت کا پاس ہے نہ
آخرت کا لحاظ ہو تقویٰ کو طاق پر رکھ دیا ہو زہد کو ہاتھ سے پسکدیا ہو ہر شخص
اپنے نسب کو اچھا کہتا ہو دوسروں کی ذلت کرتا ہو کوئی کتاب ہے میرا نسب
بہت عمدہ ہو کہ تا بہ غوث اعظم بلکہ تا برسول اللہ اوسکا سلسلہ ہو کوئی کتابا ہو
میرا نسب سب سے بہتر ہے کیونکہ میرے آبا و اجداد میں ہر شخص بہتر ہے
کوئی کتابا ہو میرا نسب بہت اچھا ہو کیونکہ میرے آبا و اجداد میں ہر شخص عالم ہوا ہے
کوئی کتابا ہے ہم لوگ کہ اہل ہند میں حسب و نسب میں عقل و دانش میں
ہنایت بہتر ہیں اور اہل دکن نسب میں ہنایت بدتر ہیں کیونکہ بعض ولد الزنا
ہوتا ہو اسکی صورت سے یہ مصنون عیان ہوتا ہو اور نہیں سمجھتے ہیں کہ نسب

وحسب آخرت میں کام نہ آئیگا جب کوئی حامی مددگار نہ ہوگا ہاں اگر تقویٰ
 ہمراہ ہوگا البتہ صورت نجات ہوگی جب کہ ہر طرف آواز جوش جہنم کی آویگی
 اللہ عزوجل اس حوالہ را حین اسر جنایا دم لایہ رحم فیہ الا انت یا من ھو ارحم من کل ھم
 دوسری صورت تکبر کرنا حسن و جمال میں فضل و کمال میں اور دوسروں
 کی حقارت کرنا صورت و خلقت میں اعتقاد و ملت میں پہلا علاج سمجھے
 اس بات کو کہ سب صورتیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں کسی صورت اچھی بنائی کسی خلقت
 بری بنائی پس صورت بری ہونا محل طعن نہیں ہو اور خلقت کو بدی میں کہ نقصان میں ہو سکتا
 تکبر رز وانا پو ونا پسند نہ غریب آید این معنی از ہوسند
 بدار غلج دارین کا زہد و عبارت احسان و مروت پر ہی اس واسطے انسان کو
 لازم ہو کہ خدا تعالیٰ کی کسی مخلوق کو بد نہ سمجھے اور کسی مخلوق خدا کو برا نہ کہے
 حکایت ایک مقام پر ایک کتا مروار بدبو دار پر پڑا تھا کہ حضرت نوح
 علی نبیا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا اودھر سے گذر ہوا اوہ نون نے اوس سے
 گراہست کی طبیعت نے انکی اوس سے نفرت کی فی الفور اللہ تعالیٰ نے حکم بھیجا
 کہ اوی نوح اس چیز کو چھو اسے طبع بنایا اگر تکو یہ کتا مروار برا معلوم ہوتا ہو تم اس سے
 عمدہ بنا لو حال آنکہ تم اسکے مثل بنانے پر ہی قادر نہیں ہو پس کیوں اسکو برا
 سمجھتے ہو جب یہ حکم نازل ہوا حضرت نوح کا دل کا نیاز زار نوحہ کرنے لگے
 اور گریہ و زاری کرنے لگے اوی وقت نام الکاح نوح مقرر ہوا نقل کیا ہوا اسکو
 نزہۃ المجالس منتخب القائل کے باب الادب میں دوسرا علاج یہ کہ آدمی
 خیال کرے کہ کوئی شخص جسے عیوب سے خالی نہیں حتیٰ کہ خود ہی تمام عیوب سے
 سبرا نہیں ہو پس جب تک اپنی ذات میں عیب موجود ہو دوسروں کا عیب
 بیان کرنا اور اپنے جمال پر یا حسن صورت پر فخر کرنا بیوقوفی ہی حدیث

ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا اَلْحَمْدُ
 لِمَنْ شَفَعَهُ عِبَادُہٗ مِنْ عِیۡوَبِ النَّاسِ یعنی بڑی خوشی اوس شخص کے واسطے
 ہے جو ہر وقت اپنی عیب کو دیکھ کر اور غیورین کے عیب سے نظر پیرے نقل کیا
 ہوا اسکو امام غزالی نے ابواب العلم میں یہ سیر اعلام حج بھیجے کہ مدار بہتری کا
 صورت کی عمدگی پر نہیں ہے بلکہ تقویٰ پر ہی حدیث جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں الْمُسْلِمُونَ اخُوۃٌ لَا فَضْلَ لَا حُدُودَ عَلٰی
 اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی باعتبار اصل کے سب مسلمان بھائی ہیں کسی کو کسی پر
 بزرگی نہیں ہے کسی طرح سے مگر بسبب پرہیزگاری کے روایت کیا ہوا اسکو
 طبرانی نے نقل کیا ہوا اسکو رشتہ ورین پس کسی کی غیبت کرنا صورت میں
 اور اپنی صورت کو اچھی جاننا دوسروں کی صورتوں کو بد سمجھنا کار عقلیہ
 نہیں ہے کیونکہ جو صورت ہو اگر چہ مثل یوسف ہو بعد مرگ خاک میں ملی گئی ہو اسکو کھانچا
 عزت شاہ و گدازیر زمین کی مانند ہو سیکند خاک پرے ہمہ کس جا خالی
 جب آدمی قبر میں جائیگا سارا کارخانہ دنیا کا رہ جائیگا
 باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں ۛ ساتھ بیکس کے کوئی جاتا نہیں
 حکایت ایک فقیہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اٹلی صورت
 کو دیکھا کہ بسبب کثرت عبادت کے نہایت مصغّل ہو گئی ہے اوہنوں نے تعجب
 کیا عمر بن عبدالعزیز نے کہا یا حضرت آپ کیا اس صورت سے تعجب کرتے
 ہیں جب آدمی مرتا ہو اسکی صورت البتہ قابل تعجب ہوتی ہے جب میں قبر میں
 جاؤں گا ہر طرح کی تکلیف اٹھائوں گا اگر تم اسوقت میری صورت دیکھو گے
 یہ آنیہ وحشت کرو گے نقل کیا ہوا اسکو امام غزالی نے باب زیارۃ القبور میں
 حکایت مہلب بن ابی سرفہار قاندر حجاج کا گزر ہوا سرفہار

ابن عبد اللہ کو سامنے دیکھا مطرف نے کہ مطلب عمدہ لباس پہن ہوئے تکبر کرتے
 ہوئے چلتے ہیں پس مطرف نے کہا اے عبد اللہ یہ چال تکبر کی اللہ تعالیٰ کو نزدیک
 پسند نہیں ہے مطلب نے بطور غرور کے کہا اے مطرف کیا تم نصیحت کرنے ہو مجھ کو
 کیا نہیں جانتے ہو کہ میں کون ہوں میں سالار قافلہ ہوں مطرف نے کہا ہاں
 میں تجھ کو خوب جانتا ہوں کہ اول میں تو لطفہ پہچان تھا اور سوقت نہ یہ چال
 حتیٰ نہ اس تکبر کا گمان تھا اور آخر تو جب قبر میں جائیگا بدن تیرا بدبودار
 ہو جائیگا پھر یہ تکبر کچھ کام نہ آئیگا نظامی سے جو کار کا لبد گیر و تباہی
 نہ درویشی بکار آید نہ شاہی بد اور مابین اول اور آخر کی حالت زندگی میں
 غایظ کو تیرے بطن میں بہا رہی باطن تیرا سڑا ہی پس جبکہ تیرا مبداء اور منتہا اور
 وسط تینوں خراب ہوئے تجھ کو تکبر لائق نہیں ہو اور کپڑے کی عمدگی پر یا صورت
 کی خوبصورتی پر کبر کرنا بہتر نہیں ہے جب یہ قول مطلب نے سنا اس چال
 کبر کو چوڑ دیا اسی کی طرف متنوی میں اشارہ ہے حد خود شناسی و در
 بالا میر پڑتا نیستی و در شیب شور و شر اور مجوں الوراق لمطوف کو نصائح کو منظوم کر کے کہا ہے

عجبت من معجب بصورته	وکان بالامس نطفة ملذرة
وفي عند بعد حسن هيئته	يصير في اللحد جيفة تذرة
وهو على تبهه ونحوه	ما بين نوبه يحمل العذرة

نقل کیا ہے اسکو امام ابو اللیث نے باب الکبر میں ارشاد حسن بصری
 اوپر کے مطلب کو موافق فرماتے ہیں العجب من ابن آدم یفعل الشئ
 بیده کل یوم مرۃ او مرتین ثم یعارض جبار السموات یعنی تعجب ہے
 آدمی سے کہ تکبر کرتا ہے باوجودیکہ دن میں دو ایک مرتبہ اپنی ہاتھ سے پائخانہ
 دھوتا ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب م الکبر میں قیصری صورت

مگر کرنا حرکات و سکنات میں عقل و تمیز میں یعنی اپنے افعال کو اچھا بھنا اور
دوسروں کے افعال کی غیبت کرنا کہ فلاں شخص اور فلاں کی طرح چلتا ہے
مجنونوں کے طور پر رہتا ہے فلاں شخص سخت بیوقوف ہے نہایت بد و قوف ہی
فلاں شخص از حد بد تمیز ہے علاج اس بات کو جائز اچھا ہے کہ عاقبت کا حال معلوم
نہیں شاید وہ شخص جسکو مجنون سمجھتے ہیں خدا کے نزدیک اچھا ہو وی اور سید یا
جنت میں جاوے کیونکہ مدار فلاح کا عبادت پر بلکہ عنایت باری پر ہی اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ ظاہر میں دیوانے ہوتے ہیں حقیقت میں وحی و نبی
کے سزاوار ہوتے ہیں اور جو لوگ ظاہر میں بہت ممتاز ہوتے ہیں خدا کے
علم میں بدترین خلائق ہوتے ہیں اگرچہ ظاہر میں یہ لوگ اچھو معلوم ہوتے ہیں
اور وہ لوگ برے معلوم ہوتے ہیں پس غیبت کرنا کیسی افعال و اعمال میں
اور غر کرنا اپنے تمیز و عقل میں موجب عاقبت ہے کیونکہ ظاہر کی برائی کا اعتبار
نہیں اس واسطے کہ دنیا کو زوال ہی اصل برائی عاقبت کی ہے اور وہ یقیناً معلوم
نہیں کہ اوس شخص میں موجود ہے کیونکہ اکثر معاملہ قضا و قدر کا اولٹ جاتا ہے
حلال بخت ظاہری کا سعید ہو جاتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے اور تجرؤ میں بھی
آیا ہے کہ اولیاء اللہ ظاہر میں بد معلوم ہوتے ہیں اور خاصان خدا ظاہر میں
علی و قدر معلوم ہوتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک بڑی اونکی عزت ہوتی ہے
دعا اور کئی قبول ہو جا یا کرتی ہے حکایت ایک سال مدینہ منورہ میں تھا اللہ
العود الیہا میں قحط ہوا لوگوں کو از حد غم ہوا ایک روز اہل مدینہ نماز استسقا
کے واسطے نکلے اور ابن المبارک بھی نکلے سب لوگ دعا مانگنے لگے آہ وزاری
کرتے لگے کسی کی دعا قبولیت میں نہیں پونجی تھی کہ ایک شخص جیشی سیوڑ
آیا اور وہ فقط ایک انگلی پہنے تھا اور ایک چادر منڈ ہے پر ڈلے ہوئے تھا

اور وہ کہنے لگا اے ہم لوگ گنہگار ہیں اور تو نے پانی روک لیا ہے میں لوگوں کی
ادب دینے کے واسطے یا اللہ اس وقت پانی برسنا اور پانی سے بہکونہ تر صاحب
اوس شخص نے یہ دعا کی فی الفور رحمت خدا نازل ہوئی سارا آسمان بدلے سے
چھپ گیا پانی بھی خوب برس گیا نقل کیا ہوا سکوا مام غزالی نے ابن المبارک
سے باب آداب الدعا میں اور اس زمانے میں جب ایسے شخص کو اہل زمانہ
دیکھتے ہیں دیوانہ اور کو سمجھتے ہیں لہجہ و سلی بد صورتی کی اوس سے بہا گئے ہیں
کبھی اور کو ذلیل کرتے ہیں کبھی اوس سے ہتھرا کر تے ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں کہ
شاید یہی شخص کلیں سے ہو و ہو مرتبہ اسکا علیین میں ہو وے جیسا کہ ابھی کر ہوا
ارسطو پونس سے فقہ ابو اللیث نے باب الضحک میں نقل کیا ہے کہ میں نے
حسن بصری کو نہیں دیکھا مگر ہمیشہ غمگین و حزن میں نے اوندکو ہنستا نہ دیکھا
کبھی اوندکو خوش نہ دیکھا فقط اور اس زمانے والے اگر کسی شخص کو ایسا دیکھتے ہیں
کہ وہ لوگوں سے باتیں نہیں کرتا ہو اور کو دیوانہ سمجھتے ہیں اور کو مشکہر جانتے
ہیں لغو و بابت منہ حکایت اویس قرنی جب وعظ سنتے تھے اگر اوسمیں
ذکر جنت کا آتا خوش ہوتے اگر کبھی واعظ جہنم کا ذکر کرتا بہت خوف کرتے
حتی کہ اویس ہیچ نار کے بہا گئے اور تاب سننے کی نہ لاتے اس فعل پر اوندکو
لوگ دیوانہ کہتے اور سب اوندکو مجنون بناتے نقل کیا ہوا سکوا حیار العلوم کے
باب احوال الخلق میں الحاصل مدار حسن انجام اور خیر مرام کا ناظر حرکت
پر نہیں ہے بلکہ اوسکا مداریت اور اعمال ہی پس کسی کی غیبت کرنا حرکت و
سکنا میں یا اعمال میں نہ چاہیے واللہ اعلم تفسیر اسباب عجب ہے
انہی نیکیوں پر فخر کرنا اور بسبب کثرت عبادت کے اپنے نفس کو ابراہیم و خضر
سے جانتا اور جو لوگ عبادت نہیں کرتے ہیں یا اپنی عبادت سے کم کرتے ہیں

او کو اہل دوزخ سے سمجھا اور ان کے اس باب میں غیبت کرنا کہ فلاں شخص
 عبادت نہیں کرتا ہو بہت برا کرتا ہو فلاں شخص بہت بد ہو سبب اسکے کہ
 اوس میں حسد از حد ہو فلاں شخص بڑا فاجر ہو کیونکہ نہایت شکریہ فلاں شخص
 دوزخ کا سزاوار ہو کیونکہ وہ بڑا کنگار ہو فلاں شخص اگرچہ حاکم ہو لیکن بڑا ظالم
 ہو اور سبب ان سبب غیبتوں کا یہی ہوتا ہو کہ آدمی اپنی ذات کو عیبوں سے
 مبرا سمجھتا ہو دوسروں کے عیبوں کی طرف دیکھتا ہو اپنی کثرت عبادت سے
 اپنے کو اہل جنت سے گنہگار ہو دوسروں کو بسبب ان کے عبادت کم ہونے کے
 ذلیل سمجھتا ہو علاج پہلا اس کا یہ ہو کہ عبادت کی زیادتی سے پاکے نفس کے
 خوب دریافت نہین ہوتی ہو اگرچہ ظاہر میں انسان میں عمدگی ہو جاتی ہو
 لیکن باطن کی بہتری نمایاں نہین ہوتی ہو شاید مقلد القلوب دل کو سپرد
 آخر میں عبادت سے موثر ہوڑے اور عبادت کی کمی سے برائی اوس
 شخص کی یقینی نہین ہو کیونکہ شاید وہی شخص نجات پائے سیدہ جنت میں
 جائے اس واسطے کہ بہت لوگ تمام عمر عبادت کیا کرتے ہیں وقت مرگ ایمان نہ
 پہنچ جاتے ہیں اور بہت لوگ تمام عمر فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں وقت
 انتقال ہدایت ازلی جو پیش کرتی ہو وہ لوگ توبہ کرتے ہیں خدا کے سامنے
 پاک جاتے ہیں حکایت ایک شخص مفسد مر گیا کوئی شخص بسبب اوس کی
 تکلیف و فساد کے اوس کے جنازے کے واسطے نہین آیا اوس کی بی بی رو آویس کو
 کرایہ دیکے عید گاہ میں اوس کا جنازہ لیگی کسی شخص نے اوس پر ناز نہ پڑ ہی پس
 وہ عورت دفن کے واسطے جنگل میں لیگی اوس مقام کے قریب ایک پہاڑ
 تھا کہ اوس پہاڑ زباہر رہتا تھا وہ زباہر پہاڑ سے اترتا اور ارادہ نماز کا اوس
 مفسد کے جنازے پر کیا جب یہ خبر شہر میں شہر ہوئی ساری خلقت

نماز کے واسطے جمع ہوئی جب نماز ہو چکی لوگوں نے زائد کی نماز سے تعجب
 کیا کہ باوجودیکہ یہ شخص ایسا مفسد تھا زائد نے اسکی جنازے پر نماز ادا کی پس
 زائد نے کہا مجھ کو الہام ہوا کہ ایک جنازہ آتا ہوا اسکو جہنم مغفور کیا ہوا سو اسے
 میں نماز ادا کی یہ سب لوگوں کو زائد تعجب ہوا کہ یہ شخص مفسد کیونکر بخشا گیا پس
 اوس زائد نے اوس مفسد کی بی بی سے پوچھا کہ اسکا کیا حال تھا اوس نے کہا
 یہ شخص ہمیشہ شراب پیتا تھا ہر طرح کا گنہ کرتا تھا لیکن تین باتیں خیر کی ہمیں تھیں
 ایک یہ کہ جب صبح کو بہوشی جاتے غسل کرتا وضو کر کے صبح کی نماز جماعت میں پڑھتا
 دوسرے یہ کہ ہمیشہ دو ایک یتیم کو اپنے گھر میں رکھتا اور ہمیشہ احسان کرتا تیسرے
 یہ کہ جب شراب کے نشے سے اوسکو اتفاقہ ہوتا خدا تعالیٰ سے ڈرتا اور کہتا یا باک
 معلوم نہیں کس کو نے جہنم کے کونوں میں سے مجھ کو ڈالیا جب عابد نے
 یہ بیان سنا کہا کہ وجہ اوسکے بخشش کی یہی تین چیزیں ہوئیں نقل کیا ہوا اسکو
 امام غزالی نے باب کلام المحتقرین میں حکایت ایک صالح جوان مرو
 نے خواب میں ایک عابد کو دیکھا کہ وہ جہنم میں داخل ہوا اور ایک بادشاہ کو
 دیکھا کہ جنت میں داخل ہوا اس جوان نے خواب میں لوگوں سے اسکا
 سبب پوچھا لوگوں نے کہا اگرچہ عابد نہایت عبادت کرتا تھا لیکن ایک
 عیب رکھتا تھا وہ یہ کہ بادشاہوں سے ملاقات بہت کرتا تھا کچھ میل دنیا کی
 طرف ہی کرتا تھا سو اسے وہ جہنم میں گیا اور بادشاہ اگرچہ ظالم تھا لیکن
 عقیدہ اوسکا بہت اچھا تھا کہ درویشوں سے نہایت خلوص رکھتا تھا فقیر
 اوسکا اللہ تعالیٰ کو پسند آیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اوسکو مغفور کیا
 نقل کیا ہوا اسکو سعدی نے گلستان میں خلاصہ کلام یہ ہو کہ مدارِ نجات کا
 عبادات ظاہر پر نہیں کیونکہ کبھی حال برعکس ہو جاتا ہو معاملہ بد ہو جاتا ہو

اگر کوئی شخص تہ میں ہمیشہ تسبیح رکھتا ہو جائے پوند لگا ہوا پہنتا ہو اور سکا جنتی ہو یا
 معلوم نہیں ہاں اگر جمیع اعمال بد سے بچتا ہو ہر صغیرہ سے حتیٰ الوسع پرہیز
 کرتا ہو البتہ اور میں اسحقاق جنت کا ہوتا ہو سعدی دلت سے کار آمد و تسبیح مرتفع
 خود راز عملہا سے نگوں سیدہ بری وارہ اسطرح جو شخص ہمیشہ گنہ کیا کرتا ہے
 اور سکا بد ہونا یقینی نہیں کیونکہ شاید خدا تعالیٰ اسکی کسی اور فی عبادت کو پسند
 کرے اور اسکے گناہوں سے درگزر کرے پس اپنے عبادت کے سبب سے اپنی
 ذات بہتر سمجھنا اور دوسروں کو بد سمجھنے اور انکی نسبت کرنا از بد ہی علاج و دوسرا
 اگر کوئی شخص عبادت کرتا ہو لازم ہو اسکو کہ اپنے عبادات پر فخر نہ کرے
 اور خوش نہ ہووے اور دوسروں کو جہنمی سمجھنے کے غیبت نہ کرے اور نکور ہوا
 نہ کرے اور سمجھے کہ ہر شخص گنہ سے خالی نہیں کیونکہ کوئی معصوم نہیں پس
 ہر گاہ خود بھی کہی کہی گنہ کر لیتا ہو دوسروں کو کیا ملامت کرتا ہو اور
 دوسروں کو کیوں بد سمجھتا ہو حکایت عمر بن ذر کا ایک ہمسایہ کہ بڑا فاسق
 تھا مگر کیا اکثر لوگوں نے اسکو ذلیل سمجھا اور بسبب کثرت اسکی گناہوں
 کے اسکے نماز جنازہ سے کنارہ کیا لیکن عمر بن ذر نے نماز ادا کی اور تجہیز
 و تکفین بھی کی جب دفن سے فارغ ہوئے اسکی قبر پر کھڑے ہو کے کہنے لگے
 اے شخص میں جانتا ہوں کہ تو نے تمام عمر اسلام میں گزاری اور تو نے نماز بھی
 ادا کی پس یہی نیکی پس یہ اگرچہ لوگ سچا کہتے ہیں کہ فلان شخص بڑا گنہگار تھا
 لیکن میں کہتا ہوں کہ کون شخص گنہگار نہیں ہو کفیل کیا ہو اسکو احیاء العلوم
 کے باب کلام المحتضین چوتھا سبب اپوزیشنوں کی موافقت کرنا اور بے لوث
 دوستوں کے کرنا کیونکہ جب آدمی دیکھتا ہو کہ دو چار دوست ہم عمر ہم مجلس میں ہوئے
 ذکر دینا کر رہے ہیں لوگوں کی غیبتیں کر کے طبیعت کو خوش کر رہے ہیں اسکی بھی

طبیعت چاہتی ہے کہ ہم بھی اس مجلس میں جاویں دو چار قصے کہ سنائیں
جو آدمی محض تابع شیطان ہوتا ہے بجز اس خیال کے شیطان اور سکواؤں
مجلس میں لیجاتا ہے غیبتیں اس سے کرتا ہے اور جو آدمی ذرا مستشرق
ناقص ہوتا ہے شیطان اس کے نفس سے لڑائی کرتا ہے اس طرح ہر کہ جب
شیطان اور سکویہ وسوسہ دلاتا ہے فرشتہ اور سکوکہ سناتا ہے کہ گوشے میں
لوگوں سے کنارہ کشی کر کے رہنا بہتر ہے شیطان اس کے کان میں یہ بکھاتا ہے
کہ کیوں اس طرح کی اپنے جانیر تکلیف لیتا ہے تیرے مسمنون میں کوئی ایسا
نہیں کرتا ہے فرشتہ اور سکو جواب سکھاتا ہے کہ لوگوں کی صحبت کر لے سے
ہمشینوں کی مجالس میں جانے سے سراسر غرور ہے ہر طرح سی آخرت میں
شر ہے اگر تو ایک ساعت اپنے نفس کو روکیگا اپنی ذات کو جہنم میں چھوڑیگا
غیبت کی مجلس میں سچائی کا العتبہ آخرت میں نہایت مزہ پایگا اور اگر تو اس
گہری میں نفس کی متابعت کریگا دوستوں کی موافقت کرے گا قیامت میں
نہایت سزا پایگا پس اگر وہ مرد ہوشیار ہے عابد کردگار ہے فرشتے کے قول کو
شیطان کے قول پر ترجیح دیتا ہے مجلس غیبت میں نہیں جاتا ہے اور اگر وہ شخص
گناہوں میں بہت مبتلا رہتا ہے شیطان کی اطاعت کرتا ہے اور اس کا نفس شیطان
کے بات کو مانتا ہے اچھی بات کو بد جانتا ہے کیونکہ شیطان مثل کتے کے ہے
اگر کسی مقام میں کہنا نا وغیرہ نہ اور کتا آوے فقط ایک مرتبہ ہکا فی سے
بھاگ جاتا ہے اور اگر کہیں سنے کتے کو روٹی رکھی ہو وہاں سے کتا ایک مرتبہ
کے ہکا نے سے دفع نہیں ہوتا ہے بلکہ روٹی کی طرف دیکھتا ہے البتہ جب چند
مرتبہ ہکا یا جاوے تب جاتا ہے اس طرح جو نفس گناہوں سے پاک ہوتا ہے
فرشتے کے دو ایک جواب سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اگر نفس گنہگار ہے

شیطان غالب آجاتا ہے انسان کو نہایت ستاتا ہے اور اگر پہاگتا ہے نہایت
کوشش کی حاجت ہوتی ہے سخت محنت ہوتی ہے علان جب آدمی
دیکھے کہ ہفتین مجلس گرم کر رہی ہیں لوگوں کی غیبتیں کر رہے ہیں اور دن میں
آدمی کہ ہم بھی اوس مجلس میں چلین اپنا دل بھلا دیں اس وقت لازم ہے آدمی کو یہ
سمجھ لینا کہ دوستوں کی موافقت سے کچھ فائدہ نہیں ہو بلکہ آخرت میں ضرر ہے نظامی
زن و فرزند و مال و دولت فخر ♣ ہمہ استند با تو تائب گو
روزن این بہر بان غناک با تو ♣ نیا بدیچا پس در خاک با تو
اگر دل میں یہ خیال آوے کہ اگر ہم ملحدہ رہیں عبادات میں مشغول ہونگے
کوئی دوست ہمکو متکبر کہیگا کوئی ہم عمر ہمکو دیوانہ سمجھیگا کوئی شخص ہمکو احمق
بنا دیکھا کوئی ہمکو بے عقل کہے سنا دیکھا پس بہتر ہے کہ ہم بھی شریک محفل ہون
تا ان باتوں سے بچیں اوسکو یوں دفع کرے کہ یہ لذت ایک ساعت کی ہے سعدی
تفرج کنان در ہوا و ہوس ♣ گذشتند بر خاک بسیار کس
اسکے بدل میں تکلیف مدت دراز کی قیامت میں ہو لایق ہے کہ ہم ایک ساعت اپنی
نفس کو روکیں تا محشر میں ثواب پاویں کیونکہ ایک گھڑی کی لذت
ایکے مدت مدید کی محنت اور ٹھانا سخت بیوقوفی ہے سعدی فرماتے ہیں
بناز و طرب نفس پروردہ گیر ♣ با یام دشمن توے کرن گیر
کے بچے اگر گمے پرورید ♣ چو پروردہ شد خواجہ بر ہم درید
دیکھو اگر طبیب بیمار سے کہتا ہے کہ اگر تم تین روز تک کھانا نہ کھاؤ گے
اس بیماری سے صحت پاؤ گے ورنہ سخت بیمار ہو گے پہر بچتا ہو گے بھر داس
قول کے وہ مر لیں تین روز کی تکلیف پسند کرتا ہے تا اوس بیماری سے صحت
جلد ہو جاوے اور بیماری زیادہ نہو جاوے باوجودیکہ اوس طبیب کے قول کا

سچ ہو جانا اور موافق ہو سکے کہے کے واقع ہو جانا یقینی نہیں ہو شاید ایسا ہو
 کو باوجود کہانا جو پڑنے کے وہ مریض صحت نہ پاوے جب کہ طبیب و نبوی کا
 یہ حال ہو پس ہم گنہگاروں کے طبیب صادق رحم فرمائے گنہگار ان کرم
 فرمائے بیکسان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا
 کیونکر نہ اعتبار ہو جب وہ خود فرما گئے ہیں کہ جو شخص لوگوں کے عیبوں کی
 زبان کو روکیگا اللہ تعالیٰ روز قیامت میں اس کے عیبوں کو بھی پوشیدہ
 کر دیگا مجمع عام میں اس کو ذلیل نہ کریگا پس ایک گھرے کے موافقت و تہون
 کے کرنا اور اس کے معاوضے میں تکلیف آخرت کو لینا شان عقلانہ نہیں ہے
 اس واسطے انبیاء اور صلحاء ہم نشینوں کے بات کو نہیں مانتے تھے
حکایت حضرت یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب آٹھ برس کر چکے
 بیت المقدس میں تشریف لائے وہاں کے عابدوں کو دیکھا کہ نہایت عبادت
 کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگ نفس کشی کے واسطے اپنے گور سیون سے
 باز ہوتے ہیں یہ حال دیکھ کے انکو بھی جوش ہوا اپنے وطن گور و انہ ہوئے
 راہ میں انکے ہمسن چند لڑکے لہو و لعب میں مشغول تھے انکو بھی اونہوں نے
 بلایا بھیجی نے کمال فطانت سے ہمسنوں کے موافقت سے کنارہ کر کے کہا
 اسے لڑکوں کو محکو خدا تعالیٰ نے عبادت کے واسطے پیدا کیا نہ لہو و لعب کی واسطے
 بعدہ حضرت یحییٰ اپنے والدین سے اجازت طلب کر کے بیت المقدس میں مقیم
 ہوئے نقل کیا ہو اسکو امام غزالی نے باب احوال الانبیاء الخافین میں
 نسأل اللہ العظیم ان یجعل قلوبنا مشغولین بہ لا بغیرہ آہن چڑھا سبب
 جو علما غیبت میں مصروف رہتے ہیں انکی موافقت کرنا کیونکہ جب لوگ
 دیکھتے ہیں کہ علما لوگوں کی غیبتوں سے پاک نہیں کرتے ہیں یہ خوف ہو کر

شکایتیں کرتے ہیں خود بھی شریک محفل غیبت ہوتے ہیں اگر اونٹنے کوئی کہتا
 ہو کہ غیبت نہ کرو جواب دیتے ہیں فلان عالم فلان بزرگ ایسے لوگوں کے
 ذکر سے خوف نہیں کرتے ہیں پس ہم کیوں خون کریں کیونکہ اگر یہ امر منع ہوتا
 علماء اسکو کیوں کرتے علماء ج پہلا جو لوگ غیبت کرتے ہیں شکایت سے تو یہ
 نہیں کرتے ہیں سمجھنا چاہیے کہ فی الواقع وہ عالم نہیں ہیں کیونکہ فقط کتابوں
 کے پڑھنے سے علم نہیں آتا ہر ماں جب موافق علم کی عمل ہوا البتہ عالم بزرگ
 ہوتا ہر چنانچہ سعدی فرماتے ہیں علم چند انکہ بیشتر خوانی پڑچون عمل در تو
 نیست نادانی پڑ نہ محقق بود نہ دانشمند پڑ چار پائے بروگمانے چند
 ارشاد سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں من عمل بما یعلم فهو اعلم الناس
 ومن ترک العلم بما یعلم فهو اجهل یعنی جو شخص موافق علم کے عمل کرے سمجھو
 کہ بڑا عالم ہو اور جو موافق علم کے عمل نہ کرے سمجھو کہ وہ جاہل ہو نقل کیا ہے اسکو
 فقیہ ابواللیث نے باب العلم میں پس لازم ہے انسان کو کہ جب کسی عالم کو
 غیبت کرتے ہوئے دیکھے خود اسکو جاہل سمجھے کہ اسکی تابعداری نہ کرے کیونکہ
 ایسا عالم تکلیف دہندہ سونہیں مثل کبھی بے شہد کے ہو بلکہ اس سے یہ شعر
 سعدی کا کہہ دیوے اور اسکو نصیحت اس قول کے ساتھ کر دیوے مصرع
 باری چو غسل بنید ہی نیش مزین پڑ علماء ج و و سمر ا جو عالم موافق علم کے
 عمل نہ کرتا ہو مثلاً ہمیشہ لوگوں کی غیبتیں کیا کرتا ہو وہ مغضوب الہی ہو قیامت
 کے روز اللہ تعالیٰ کا وہ معاتب ہوگا اور اوپر نہایت زجر ہوگا چنانچہ احادیث
 اور آیات میں اقوال و آثار میں عالم بے عمل کے کیسے کیسے مذمتیں وارد ہوئی ہیں
 اثر حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں ویل لمن لا یعلم مہ تہ و ویل لمن یعلم ولا
 یعمل سبب ہمارے یعنی لعنت اس شخص پر جو ایک مرتبہ جو علم نہیں رکھتا ہی

اور جو شخص عالم ہو کے عمل نہیں کرتا ہو اور سہر سات مرتبہ لعنت چہر نقل کیا ہے
 اسکو امام غزالی نے باب آفات العلم میں حکایت کسی شخص نے حسن بصرہ
 سے ایک مسئلے کو کہا کہ اس زمانہ کے فقہاء ایسا فتویٰ دیتے ہیں پس حسن بصرہ
 خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ اس زمانہ میں کوئی فقیہ نہیں کیونکہ اصل فقیہ وہ
 شخص ہو جو دنیا سے کنارہ کشی کرے آخرت کی طرف خواہش کرے ہمیشہ عبادت
 رب کی کرے اور اس زمانے میں کوئی ایسا شخص نہیں نقل کیا ہو اسکو ابوالیث
 نے باب العمل بالعلم میں حدیث فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آکہ وسلم اشد الناس عدا ابایوم القيمة عالم لم یفدہ علمہ یعنی قیامت کے روز
 اس شخص کو سخت عذاب ہوگا جسکو علم سے فائدہ نہیں ہوا اور اس نے موافق انجو
 علم کے عمل نہیں کیا نہ وایت کیا ہو اسکو بوقت دیگر وغیرہ نے آور نقل کیا ہو اسکو عبد الوہاب
 شعرائی نے کشف الغمۃ عن احوال الامم میں اصطلاح حضرت عیسیٰ علی نبینا
 وعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں مثل الذی یتعلم العلم ولا یعمل بہ کثل
 امرأۃ زنت فی السر فجلت فظہر حملها فانفتحت یعنی مثل اس عالم کے
 کہ موافق علم کے عمل نہ کرتا ہو مانند اس عورت کے جو پوشیدہ زنا کرے اور جب
 حاملہ ہو جاوے لوگوں کو اسکا عیب آشکارا ہو جاوے پس اس عورت کو سطر
 کی مذمت ہوتی ہے جبکہ لوگوں کے سامنے اسکی فضیلت ہوتی ہو اسی طرح جو عالم
 بے عمل ہو ظاہر میں لوگوں کے نزدیک بڑا متقی ہوتا ہو باطن میں عامل نہیں
 ہوتا قیامت کے روز وہ عالم نہایت نادام ہوگا نقل کیا ہو اسکو احیاء العلوم
 کے باب آفات العلم میں حدیث فرماتے ہیں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ
 وسلم مثل الذی یعلم الناس وینسی نفسه مثل الفیلة تضحی علی
 الناس وتحن فی نفسه یعنی مثل عالم بے عمل کے جو لوگوں کو نصیحت کرتا ہو اور

خود اپنے نفس کو ہوتا ہوا مانند شعل کے ہو کہ لوگوں کو اس کے سبب سے روشنی پہنچتی ہو اور خود وہ جلتی ہو اور فنا ہوتی ہو روایت کیا ہو اسکو بزار نے نقل کیا ہو اسکو ترغیب والترہیب میں متذری نے ارشاد سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں عالم نا پر ہیزگار کو ر مشعلہ دارست ۵ بیفائدہ ہر کہ عمر در باخت ۶ چیزے خسرید وزر بیند اخت ہر گاہ اس طرح کی برائیاں عالم بے عمل کی شان میں آئی ہیں پس لازم ہو انسان کو کہ جب عالم کو کسی گناہ مثلاً غیبت میں مبتلا دیکھے اسکی متابعت نہ کرے ورنہ ایسی ہی سزا پائیگا نہایت پتیارہیگا علاج تیسرا جب کسی عالم کو بے عمل دیکھے اسکے افعال کی طرف خیال نہ کرے بلکہ اسکے نضائح اور اقوال کو دیکھے کیونکہ جب کوئی شخص اس عالم سے پوچھیکا کہ غیبت درست نہیں ہو یا درست ہو لاجرم وہ عالم کہیگا کہ غیبت حرام قطعی ہو اسیسوا سٹے مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اشتر انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال یعنی جب کوئی شخص تجھکو نصیحت کرے پس تو نصیحت کرنے والے کے افعال کو نہ دیکھ بلکہ اسکے اقوال کو تسلیم کر اور اسکے مطابق عمل کر نصیحت اسن ماننے کے بعض علما کا یہ حال کہ اپنے کو عالم کہتے ہیں حقیقت میں ظالم ہوتے ہیں ۷ کار شیطان مے کند نامش ولی ۸ گر ولی این ست لعنت بروے اپنی اوقات کو غیبت و شکایت میں صرف کرتے ہیں لوگوں سے حسد رکھتی ہیں ظاہر میں لوگوں کو پسند و نصیحت کرتے ہیں باطن میں صفائی کیواسطے شقت نہیں کرتے ہیں بلکہ بعض لوگ اس قسم کے ہیں کہ علما میں اونکا شمار ہے عبادات سے کسل کرتے ہیں جمعے کو خطبہ پڑھنے کو شاق جانتے ہیں نماز میں التفات جانب دینا کرتے ہیں الحق جو انبیا اور صلحا علما سوسے ڈراتے تھے

وہی ہیں کہ خدا سے خوف نہیں کرتے ہیں بیباک ہو کر کبار کرتے ہیں اور
 سلاطین دنیا سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ ان کے سامنے خوف سے پیشاب کر دیتے
 ہیں اگر کسی سلطان کا شقہ اپنے نام پر آوے اوکو نہایت آداب سے
 پڑھتی ہیں اس میں اپنی عزت سمجھتے ہیں اور خدا کے کلام کو بے حقیقت سمجھتے ہیں
 تلاوت قرآن کے وقت کچھ ادب نہیں کرتے ہیں پس گویا یہ لوگ اللہ تعالیٰ
 کے کلام کا رتبہ سلطان کے کلام کے رتبے سے کم سمجھتے ہیں فرماتا ہوا اللہ تعالیٰ
 تو ریت میں یا عبدی اما استجی منی یا تیک کتاب من بعض اخوانک
 وانت فی الطریق تمشی فتعدل عن الطریق وتقعدا لاجله وتقرؤہ وتذہب
 حرافہ فاحس لا یفوتک شی منہ وھذا کتابی انظر کما فصلت لک فیہ من
 القول وکما کدرت علیک لتبطل طولہ وعرضہ ثمرانت متعرض عنہ
 افکنت اھون علیک من بعض اخوانک یا عبدی یقعد الیک بعض
 اخوانک فقبل علیہ بکل وجھک وتصغی الیہ بکل قلبک فان تکلمت متکلم
 او شغلک شاغل عن حدیثہ اوت الیہ ان کف وھا انا مقبل علیک
 ومحدث لک وانت معرض لقلبک عنی افععلتہ اھون من بعض اخوانک
 یعنی ای بندے میرے ٹکڑو کیا مجھے حیا نہیں آتی ہے کہ جب تیرے دوست کے
 یہاں سے خط آوے اور تو راہ میں چلتا ہو راہ سے تو الگ ہو کے بیٹھتا ہے
 اور بغور اس خط کو پڑھتا ہے تاکہ کوئی مضمون فوت نہ ہو جاوے اور کوئی مطلب
 رہ نہ جائے اور یہ تو رات میری کتاب ہے دیکھ کیا میں نے اس میں لطف کیا ہے
 اور تو اسکو پڑھتا ہے زبان سے اور دل سے خیال نہیں کرتا ہے کیا میں تیرے
 دوست سے ذلیل ہو گیا امی بندے میرے اگر کوئی دوست تجھے کلام کرے
 اوکسطح سے اوس سے توجہ کرتا ہے بیان تک کہ اگر کوئی آشنا کلام میں بولے تو

اوسکو چپ کرتا ہی اور میں تجھ سے اس کتاب میں خطاب کرتا ہوں لیکن تو
 التفات نہیں کرتا ہی کیا میں تیرے دوست سے بھی بدتر ہو گیا نقل کیا ہی اسکو
 امام غزالی نے باب ذم تلاوة الغافلین میں آور بسبب بڑے عمل ہونے ان علماء کے
 انکی طبیعت میں اثر نہیں ہوا اگرچہ یہ وہ غلط بہت بیان کرتے ہیں لیکن کسیکو انکو
 بیان سے اثر نہیں ہوتا ہی کیونکہ جو عالم خائف ہوتا ہی اور ہر گنہ سے بچتا ہی
 التبتہ اوسکے نصیحت میں تاثیر ہوتی ہی ارشاد مالک بن دینار فرماتے ہیں
 اذ اللہ علی العالم بعلمہ زالت موغلة عن القلوب یعنی جب عالم مطابق علم کے
 عمل نہ کرے اوسکے نصیحت لوگوں کے دلوں میں نہیں جیتی ہی نقل کیا ہی اسکو
 غزالی نے باب آفات العلم میں پس لازم ہی لوگوں کو کہ جب ایسے عالمونکو
 وعظ کہتے ہوئے دیکھیں اونسے کہہ دیں کہ پہلے تم اپنے نفس کو بناؤ بعدہ دوسروںکو
 سکھاؤ نہ یہ کہ خود ہر طرح کے گناہ مثل غیبت وغیرہ کرتے ہیں اور دوسروںکو
 نصیحت کرتے ہیں چنانچہ اسی مضمون کی طرف خواجہ حافظ نے رمز کیا ہی ہے
 واعطانی کان جلوہ در محراب نہری کند ہا چون بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند
 ارشاد و یحیی بن معاذ از می سے تذکرۃ الاولیاء میں نقل کیا ہی کہ تین شخصوں
 سے صحبت کیا کہ ایک صوفی جاہل دوسرے قاری ریا کرتے والا تیسرے
 عالم غافل اور اس زمانے کے عوام کا یہ حال کہ مسجد میں تذکرہ دنیا کرنا سے
 یا لوگوں کے عیوب پر ہنسنے سے جب کوئی منع کرتا ہی کہتے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں
 عالم اس امر کے مرتکب ہیں ہم کیوں نہ کریں اور نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ قول سخت
 بی عقلی ہی کیونکہ اگر کوئی شخص قصداً جہنم کو جاتا ہو کوئی عاقل اوسکے ساتھ
 نہوگا امشد تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیکرے اور ہلکو ابراہیم داخل کرو
 سنا تو ان سبب سے کسی شخص سے رکنا کیونکہ جب انسان لوگوں سے

حسد رکھتا ہی ہر وقت اوسکی غیبت و شکایت میں اوقات بسر کرتا ہے
 علاج اگر دل میں کسی سے حسد پیدا ہو لازم ہو کہ حسد کو دل سے نکال دے
 اور زبان کو روکے اپنی اوقات کو برباد نہ کرے اور سمجھے کہ حسد ایک گناہ کبیرہ
 ہو اس سے دل کو صاف رکھنا چاہیوے گوشتیں دل سے سن کلام اولیا
 کلمے عطار امرو و خدایہ جسد اول تو دل را پاک دارد خوشی با بعد از آن نہیں شمارا
 اگر صاف نہ ہو سکے حتی الوسع زبان کو روکے تا زبان کے گناہ سے بچے کیونکہ ایک گناہ
 اگر کسی شخص سے ہو وہ بہتر ہو اس سے جو دو گناہ کرے آٹھواں سبب
 خدا کے فضل و کرم پر اعتماد کرنا کیونکہ غیبت کرنے والے کہتے ہیں اگر کوئی
 منع کرتا ہو کہ خدا غفور رحیم ہی ہمارے گناہوں سے درگزر کیا ہم پر احسان کریگا
 علاج پہلا سمجھنا چاہیوے کہ اگرچہ خدا غفور ہی لیکن اوسکی صفت تمہاریت ہی ہو
 کیا معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم پر ضرور ہی احسان کریگا شاید ہو کہ اگر ادنیٰ گناہ میں
 پکڑے کوئی حامی ہمارا نہ ہوگا پس غیبت کو کون پوچھتا ہو کہ یہ گناہ کبیرہ ہے
 اور اگر خدا تعالیٰ کی سیطر حکما عذاب نہ کرے فقط محشر میں حساب کرے اور موت
 اپنا کیا حال ہوگا ایسا سٹے ابنیا کس قدر خون کرتے تھے اور ادنیٰ ادنیٰ زلات
 کس قدر روٹے تھے جب ابنیا کا یہ حال تھا باوجودیکہ خون جہنم سے اونکو اطمینان
 تھا پس ہم لوگوں کا کیا حال ہو کہ از سر تا پا گناہوں سے پر ہیں ایک دن حضرت
 داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی لغزش کو یاد کیا اور نہایت انکو
 ویشٹ ہوئی با آہ و زاری جنگلون اور پہاڑ وین چلے گئے نقل کیا ہو
 اسکو غزالی نے باب الانبیاء النافین میں علاج دوسرا سمجھ اس امر کو
 کہ خدا تعالیٰ حق ذات میں غفار ہو لیکن غیبت کہ حق عید ہو مذہب میں مختار
 ہو جب بندہ قیامت میں پہنچا کہ گناہ لا جرم اسکو جناب رمی بنظر عدل کو خوش کریگا

لہذا ان سبب لوگوں سے بغض رکھنا کس واسطے کہ جب آدمی کو کسی سے بغض ہوتا ہے ہر طرح کی اسکی شکایتیں کرتا ہے ہر وقت اسکی غیبت کرتا ہے علاج لازم ہے انسان کو کہ جب کسی سے تکلیف پاوے اس کے ساتھ بغض نہ رکھو اور اسکی شکایت نہ کرے اگرچہ شیطان ایسے مقامات میں نہایت وسوسہ دلاتا ہے ہر طرح کی خرابیاں پیدا کرتا ہے ہر ایت اس زمانے والے دلوں سے بلا فائدہ بغض رکھتے ہیں اور اسکی شکایتیں کرتے ہیں اگرچہ جب ملاقات ہوتی ہے نہایت ملامت کرتے ہیں ظاہر میں لوگوں سے محبت کرتے ہیں باطن میں دشمنی کرتے ہیں سامنے لوگوں کے قسم کھاتے ہیں کہ ہم تمہارے نہایت دوست ہیں اور باطن میں وہ مانند بچھوڑا ٹنک مار رہے ہیں ایسے لوگ قابل دوستی نہ ہیں بلکہ خدا کو ملعونین سے

لاخیر فی وداءہ متعلق	حلوا اللسان وقلوبہ یلہب
یلقا یمحلف اندک واثق	واذا اتوا سری عنک فهو العقب

یعنی نہیں بہتری ہے اس شخص کی دوستی سے کہ جب مجھے ملاقات کرے قسم کھاوے کہ میں تیرا دوست ہوں اور جب مجلس سے جاؤ تو میرے حق میں خصلت نیش زن کی پیدا کرے حدیث فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ کہ وسلم اذا تعلم الناس العلم وتركوا العمل وتباوا بالالسن وتباغضوا بالقلوب وتقاطعوا فی الاسرار حام لعنہم اللہ تعالیٰ فاصہم واعمی ابصارہم یعنی جب لوگ علم سیکھیں اور عمل نہ کریں اور زبان سے محبت کریں لیکن دل سے بغض رکھیں اور قطع قرابت کریں پس یہ ان اعمال کے اللہ تعالیٰ اوپر لعنت کرتا ہے اور انکو اپنی رحمت سے دور کرتا ہے پھر انکو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے اسی سبب سے دل و منکا کسی نصیحت کو قبول نہیں

کرتا ہو نقل کیا ہو اسکو امام غزالی نے باب انکاف المناظر دین ابواب العلم سے
 ہدایت اس زمانے میں جو لوگ بغض رکھنے والے ہیں اون سے اور
 راقم الحروف سے چند تقریریں ہوئی ہیں اور وہ لوگ بعض مسلمانوں سے
 خصوصاً اپنے اہل قرابت سے نہایت بغض کرتے تھے یہاں تک کہ اگر
 وہ شخص بیمار ہووے اوسکی عیادت کے واسطے نہیں جاتے تھے پس
 راقم الحروف اون تقریروں کو درج کتاب کرتا ہے اگرچہ یہ مقام مقام
 بیان بغض کا نہیں لیکن چونکہ بغض سبب غیبت کا ہو اس سبب سے بغض
 کے ذکر کرنے میں اور تقریروں کے لکھنے میں التبتہ فائدہ ہوگا بعض بغض
 رکھنے والوں سے یہ کہنا یا حضرت آپ فلان شخص سے کیوں بغض رکھتے ہیں اور
 اونسے کیوں کلام چوڑتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو اوسکی عیادت کے واسطے
 نہیں جاتے ہیں اونہوں نے جواب دیا کہ ہم کو اوس شخص نے از حد تکلیف
 دی ہو ہماری طبیعت اوس سے نہایت ناراض ہو ہرگز ہمارا دل اون سے
 خوش نہیں ہوتا ہی میں نے کہا آپ نفس کے تابع ہیں یا نفس کے مقبوع ہیں لازم
 ہو آپکو کہ تکلیف کو گوئیں نظر نہ کریں اور اوتکے ساتھ بغض نہ رکھیں حکایت
 بعض زہاد نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہا
 عرض کیا یا رسول اللہ میں لوگوں سے کناہہ کشی اختیار کروں یا کیا کروں جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر یہ ہو کہ تم لوگوں کے ساتھ
 معاشرت رکھو اوتکی تکالیف کو اوتھاؤ نقل کیا ہو اسکو صفور کسی ذوق بہتہ المحاسن
 و منتخب النقاہت کے باب الحکم میں جب وہ لوگ تقریر سے ساکت ہوئے لکھنے لگے
 کہ تم ہمارے دشمن کے طرفدار کی کرتے ہو اور بعض متباغضین سے یہ کہ جب
 مطلب سابق کہا کہنے لگے ہمکو مطلقاً بغض نہیں ہو میں نے کہا پہر کیوں آپ

اور سمجھے کہ بسبب غیبت اوس مسلمان کے اگرچہ سلطان دنیا کے نزدیک اور سبکی
 دولت اور اپنی عزت ہوئی لیکن سلطان السلاطین کے نزدیک معاملہ بالکلیں ہو گیا
 مرتبہ اوسکا فوق الفوق اور مرتبہ اپنا تخت التخت ہو گیا اسی واسطے زبان کار کوٹنا
 اور دوسروں کی شکایت وغیرہ سے بچنا ضرور ہو حدیث فرماتے ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یومن باللہ والیومہ الآخر
 یتشہد انی برسالہ اللہ فلیسعرہ فی بطنہ فیسند علی خطیئۃ ومن کان یومن
 باللہ والیومہ الآخر فلیقل خیر الیغفرہ اولیسکت عن شرفی سلم یعنی جو شخص
 ایمان لایا ہی اللہ پر اور اوسکے رسول پر لایق ہو اوسکو کہ لوگوں سے گناہ پرستی
 کر کے خلوت میں عبادت کیا کرے اور اپنے گناہوں پر پرویا کرے اور جو شخص
 مومن ہو اور یوم قیامت کو حق سمجھتا ہو لایق ہو اوسکو کہ ہمیشہ نیک بات کہہ کرے
 تا فائدہ مند ہو ورنہ اور اپنی زبان کو بدی سے روکا کرے تا عذاب سو نجات
 پائے روایت کیا ہو اسکو طبرانی نے نقل کیا ہو اسکو تندی نے کتاب الترغیب
 والترہیب میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
 من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہا مثله من جھنم ومن کسی شویا
 برجل مسلم فان اللہ یکسولہ مثله من جھنم یعنی جو شخص بسبب غیبت کسی
 مسلمان کے کوئی لقمہ کھاوے یا کوئی کپڑا اپنے اللہ تعالیٰ اوسکو دوزخ کی آگ کا
 کھانا کھلاوے گا اور لباس آگ کا پہناوے گا روایت کیا ہو اسکو ابو داؤد نے
 صحیح حدیث اس زمانے کے لوگوں کی عجب چال ہو کہ جو لوگ حق پرین سلاطین
 ہوتے ہیں دوسروں کو برا کہا کرتے ہیں اگر گنہگار کوئی امیر کسی کی تعریف
 کرے یا اوسکا حال پوچھے دو ایک عیب اوسکے بیان کر دیتے ہیں تا ایلو سکی
 طرف التفات نہ کرے اور نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ امیر غلام ہو جناب باری کا

پس ایسا کام کرنا کہ اوس سے غلام خوش ہووے اور مولیٰ ناراض ہووے
 بی عقلی بر تیر ہو ان سبب مسلمان کی ذلت کی نیت رکھنا تا وہ اپنی
 ہمیشینوں میں ذلیل ہو جاوے لوگوں کے نزدیک اسکی توقیر کم ہو جائے
 دوستوں میں وہ بدنام ہو جاوے علاج سمجھے کہ ذلت دنیا کی عزت آخرت
 کی ہو اور عزت دنیا کی ذلت آخرت کی ہو اگر دنیا میں وہ شخص ذلیل ہوا ہے
 محشر میں وہ شخص معزز ہوگا اور غیبت کرنا اور خراب ہوگا جب اسکی نیکیاں
 اوس شخص کی کتاب میں جائیں گی اور اسکی بدیاں اسکے صحیفے میں آئیں گی
 ارشاد و امام غزالی فرماتے ہیں ما اشد فرحک الیوم بتمضمضک
 باعراض الناس وتناولک اموالهم و ما اشد حسرتک فی ذلک الیوم
 اذا وقفک علی بساط العدل و شرفت بخطاب السیاسته و انت
 مغلس فقیر عاجز مہمل لا تقدرا ان تردحقا و تظہر عذرا عند ذلک
 توخذ حسنا تک الی تعبت فیہا عمرک و تنقل الی خطاک عوضا عن جوق فقیر
 تین دنیا میں تو لوگوں کی عزت ریزی سے اور ذلت دہی سے خوش ہوتا ہو
 روزِ مشر میں کیسی تیری خرابی ہوگی کس طرح کی تجھ کو ندامت ہوگی جب جناب باری
 بچھونا عدل کا پہلا دیگا اور تجھے مشافہہ خطاب کریگا اور تو اسوقت مغلس
 فقیر و ذلیل و حقیر ہوگا نہ کوئی ہمد نہ رفیق ہوگا البتہ اسوقت تیرے خیال میں
 نہ مونس نہ رفیق نہ ہمدے دارم ۛ حدیث دل بکہ گویم عجب غمے دارم
 پس اسوقت تیری نیکیاں جائیں گی اور حق والوں کی بدیاں آویں گے
 چو وہوان سبب صفائی چاہنا اپنی ذات کی اوس عیب سے
 جو کیسے منسوب کیا ہو مثلاً اگر کسی نے ہیکو کسی عیب کے ساتھ یاد کیا اب ہیکو
 منظور ہو کہ ہم اس عیب سے بری ہو جاویں پس اس عیب کو اس شخص کے

طرف اگر او پہنچ ہو منسوب کر دیں اور لوگوں کے سامنے اس شخص کو معیوب
 کر دیں تا لوگ سمجھیں کہ یہ شخص عیوب سے مبرا ہے علاج سمجھنا چاہیو کہ اگر لوگ
 شخص نے ہماری طرف خلاف واقع عیب بیان کیا ہو پس یہ بہتان ہو اللہ تعالیٰ
 او کو سزا دیگا اور یوم الجزا میں اسکی جزا دیگا اور اگر او نے سچ سچ نقل
 کیا ہو پس برا مانا گیا ہو بلکہ لایق ہو کہ اس عیب کو اپنی ذات میں نکال دالین
 تا لوگ معیوب نہ کریں پندرہ ہوا ان سبب نفس کی خوشی اور
 لوگوں کے ہنسنے کے واسطے اور عورتوں کی دلگی کیواسطے غیبت کرنا طبیعت
 خود پرست ہو گیا اور اک عالم نفس کو اپنے جانتا ہے صنم
 کیونکہ جب مجلس نشینوں کی گرم ہوتی ہے البتہ طبیعت ہنسنے کو چاہتی ہو
 دنیا کے تھے نکلتے ہیں لوگوں کے عیوب بیان کر کر کے لوگ ہنستے ہیں کہ
 دیکھو فلان شخص عجب دیوانہ ہے عجب مستانہ ہے فلان شخص داہی ہے یا جی ہے
 فلان شخص بد صورت ہے خراب سیرت ہے اسطرح ہر ہر شخص کے عیوب
 بیان کر کر کے لوگ ہنستے ہیں رحمت خدا کو مجلس سے معدوم کرتے ہیں والیسی
 مجلس میں طبیعت خواہ مخواہ چاہتی ہے عبادت سے گہرائی جو اور اگر کہیں
 طبیعت پر جبر کیا اور اس مجلس میں نہ کیا اہل مجلس و سیر طعن کرتے ہیں
 کہ فلان شخص نہایت عبادت میں مشغول ہے سیدہ اجنت میں جائیگا
 اسی طرح کلمات کہہ کہہ کے قہقہہ مارتے ہیں علاج سمجھنا چاہیو کہ لوگوں کو
 خوشی اولی امور میں جن میں اپنا ضرر ہوتا ہو حاکم ہو مثلاً اگر لوگ کیسی
 کنوین میں گرنے سے خوش ہوتے ہوں وہ شخص کہی کنوین میں نہیں
 کرتا ہی خوشی کے واسطے یہ حرکت نہیں کرتا ہی اسطرح اگر وہ پوچھ سخت
 ہو و آفتاب تیز ہو دے اور لوگ اسی گرمی میں کھڑے ہو دیں اور

ایک شخص کے واسطے ایک مقام سیاہ وار ملتا ہو پس وہ شخص یا اپنی راحت کو پسند کرتا ہو یا لوگوں کی موافقت کو پسند کرتا ہو پس سمجھے آدمی اس بات کو غیبت کرنے میں سراسر پنا ضرر ہو اور لوگوں کی موافقت میں ہر طرح نقصان ہی پس اسی متابعت سے اور ایسی خوشی اور سنسنے سے باز رہنا چاہیے سو اسوان سبب دفع کرنا اپنی عیوب کا دوسرے کو معیوب کر کے اس طرح سے کہ جب سمجھے کہ فلان شخص ہماری غیبت کر چکا سلطان کو سامنے ہماری شکایت کر چکا پہلے اس شخص کا عیب بیان کر دے کہ وہ مجھے دقت دیتی رہتا ہی بہت چوڑا بولتا ہی تا سلطان اس شخص کے عیب بیان کرنے کو نہ مانے اور اس شخص کو برا بنائے علاج لازم ہو اس مر کو بھٹانا کہ اس کے عیب بیان کرنے سے پہلو کچھ ضرر نہیں ہو نہ دین میں نہ دنیا میں پس اسکی غیبت کیا ضرورت ہو کیونکہ جب غیبت ہماری کر چکا اپنا نام لکھ ل سیاہ کر چکا ہلو اپنی نیکیاں عنایت کر چکا اور دنیا میں اگر خدا ہمارا نام و مددگار ہو تو بڑا پام ہو جس طرح وہ ہمارے عیب کو کو لیکھا اور ہماری غیبت کر چکا اللہ تعالیٰ اس کے بھی عیوب کو آشکارا کر دیگا لوگوں کے سامنے اسکو ذلیل کر او لگا اسواسطے کہ جب آدمی کسی کے عیب کو ظاہر کرتا ہے خدا بھی اس کے عیب کو کھولتا ہی تمہیں اسباب غیبت کے اگرچہ بہت ہیں لیکن اس مقام میں جو اسباب اس زمانے میں زیادہ پائے جاتے تھے وہ لکھو گئے اور باقی جو کہ زیادہ مفید نہ تھے چھوڑ دیے گئے اور عین العلم اور احیا العلوم وغیرہ میں توڑی اسباب بیان ہوئے اس کتاب میں مینو بہت اسباب جمع کئے آٹھویں فرع غیبت کے کفارے میں انسان کو لازم ہو زبان کو روکنا اور حتی الوسع غیبت سے بچنا تا ایسا نہ ہو کہ غیبت صادر ہو جاوے اور خرابی

اور آخرت کے ہو جاوے لیکن اگر شیطان غالب ہوا کسی سے کوئی گناہ صادر
ہوا اگر وہ فقط حق اللہ کا ہے جیسے نماز وغیرہ جو بڑا علاج اوسکا یہ ہے کہ
جناب باری کی خدمت میں توبہ کرے سعدی محسب امر گنہ گرد و غفیرہ
بہذر گنہ آب چشمے بریزے لیکن توبہ میں ضرور ہو کہ دل میں گناہ سے
تلاش ہووے زبان سے استغفار ہووے اور ارادہ اس بات کا ہووے
کہ پھر کبھی ایسا گناہ نہ ہو ورنہ جب بندہ توبہ شرعی کرے گا اللہ تعالیٰ اپنی عنایت کرے گا

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ	گر کافر و گہر و بت پرستی باز آ
این در گہ مادر گہ نمیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اور اگر اوس گناہ میں حق بندگی کا ہی فقط توبہ سے اوسکا دفع نہیں ہو سکتا
ہو کیونکہ قیامت میں وہ شخص پکڑا سکتا ہو بلکہ اوس میں ضرور ہو کہ جس بندے کا
حق اپنے اوپر ہو اسی سے بھی معاف کر اوسے اور چونکہ غیبت بھی
حق بندگی کا ہی اسکا رفع بھی محض توبہ سے ممکن نہیں ہو بلکہ جس شخص کے
غیبت کی ہو اوسکی بھی خوشنودی ضرور ہو اسی واسطے بیان کرنا کفارہ
غیبت کا بھی ضرور ہو کہ جاننا چاہیو کہ غیبت میں دو حق ہیں ایک حق اللہ کا
کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو غیبت نہ کرو اور رسول بھی کہتا ہو کہ آدمی کا گوشت
نہ کھاؤ اور غیبت کرنا اللہ اور رسول کی مخالفت کرتا ہو اور شیطان کی
تاہمداری کرتا ہو کفارہ اسکا یہ ہو کہ غیبت کی سزا کو یاد کرے اور آگاہ ہو
آئندہ اوسے اور زبان سے استغفار کرے سعدی کنوٹ کہ چشم ست
اشکے بیارہ زبان و روان ست عذرے بیارہ اور دل سے مذمت کرے
اور ارادہ اسے مکرار کئے کہ پھر کبھی غیبت نہ کرونگا اگر یہ جلا یا جایا ونگا جب
بندہ اسطرح کے توبہ کرتا ہو دریاے رحمت خدا کا جوش کرتا ہے غنیسم

برق مضطر کی طرح ہوں بیقرار
دیکھئے کیا حال ہوئے کردگار
وین کریں ہے واسطہ اشکبار
حرف تو یہ ہے زبان پر بار بار

اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من ذکر حلیۃ فوجہ
منہا قلبہ شیت عنہ فی ام الکتاب کہتے جو شخص گناہ کو یاد کر کے
اللہ تعالیٰ سے دل میں خوف کرے گناہ اس کا نامہ اعمال سے
سٹ جاتا ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے ابواب التوبہ میں سے

بیا اے دیدہ تا یکدم بکریم
وے برجان پر حسرت بنا لم
تخم چون خوشدل و غورم بکریم
زمانے بدول پر خشم بکریم

دوسرا حق بندے کا جسکی غیبت کی ہو اور اس حق کا کفارہ مختلف ہے
ہو کئی فرقہ اور گروہ اس باب میں مختلف ہو گئے ہیں ایک فرقہ اس طرف
کہا ہے کہ غیبت کا گناہ فقط توبہ سے معاف ہو جاتا ہے جسکی غیبت کی ہو
اوس سے معاف کرانے کی ضرورت نہیں ہے اور دوسرا فرقہ حسن پیری فرماتا
ہے کہ یکنیہ الاستغفار دون الاستحلال کہتے غیبت کرنے والے کو توبہ
توبہ کرنا کافی ہے استحلال کے لئے جسکی غیبت کی ہو اور اس سے معاف کرنا
حاجت نہیں ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب کفارہ التبت میں
اور اسی مذہب پر بعض احادیث اور آثار بھی دلالت کرتے ہیں اور شہداء
عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں اذا اختاب رجل من اجلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیستغفر اللہ یعنی جب کوئی شخص کسی کی غیبت کرے پس اسکو خیر اپنے
غیبت کرنے کی نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیے نقل کیا ہے اسکو
سیوطی نے تفسیر در مشور میں دوسرا فرقہ کہتا ہے کہ سوا توبہ کے
غیبت میں ضرور ہے کہ جس شخص کی غیبت کی ہو اسکی تعریف کر دینا اور

جناب باری میں اس کے واسطے مغفرت چاہنا اور اس کے واسطے دعا و خیر
 کرنا جب غیبت کرنے والا ان سب امور کو کر لیا غیبت کے گناہ سے نکل
 جائیگا چنانچہ بعض احادیث اور آثار سے بھی یہی مطلب معلوم ہوتا ہے
ارشاد و مجاہد فرماتے ہیں کفارۃ اکلاک لکھراخیا ان تثنی علیہ
 بخیر و تدعولہ یعنی کفارہ بہائی کے گوشت کھانا یا کسی کی غیبت کرنا
 یہ ہو کہ تو اس کی تعریف کر دے اور اس کے واسطے دعا و خیر کر دے نقل کیا ہے
 اسکو امام غزالی نے باب کفارۃ الغیبت میں حدیث فرماتے ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کفارۃ الغیبت ان تستغفر لمن اغتبتہ
 یعنی غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ طلب مغفرت کی کرے تو اس شخص کے واسطے
 جسکی تو نے غیبت کی ہو نقل کیا ہے اسکو درمنثور میں بھی ہے تیسرا فرقہ
 کہتا ہے کہ غیبت کے معنی ہونے کے واسطے سوا تو یہ کہ اس شخص سے
 جسکی غیبت کی ہو معاف بھی کرنا ضرور ہو خواہ اس شخص کو غیبت کی خبر پہنچی
 یا نہ پہنچی ہو تہا فرقہ کہتا ہے کہ اگر اس شخص کو غیبت کی خبر پہنچی ہو ضرور
 ہے کہ اس سے معاف کرادے ورنہ فقط استغفار پر اکتفا کافی ہے تحقیق
 راقم الحروف کہتا ہے کہ کوئی مذہب عمدہ نہیں ہے بلکہ اس میں تفصیل ہے وہ یہ کہ
 جسکی غیبت کی ہو وہ زندہ ہو اور نزدیک ہو یا مر گیا ہو یا دور ہو اول صورت
 میں اسکو غیبت کی خبر پہنچی ہو کہ فلان شخص نے ہماری غیبت کی ہے
 یا نہیں پہنچی ہو اگر اسکو پہنچ گئی ہو پس باید کہ اسکو تفصیل معلوم ہے
 کہ فلان نے ہماری غیبت فلان فلان عیوب میں کی ہے یا تفصیل معلوم
 نہیں ہے اور ہر صورت کا حکم علیحدہ علیحدہ ہو پس اگر اس شخص کو جسکی
 غیبت کی ہو خبر ہماری غیبت کی یا تفصیل معلوم ہو گئی ہو ضرور ہے کہ اس سے

قصور معاف کراوے اگر اوس سے ملاقات ہو سکتی ہو اس طرح کہ صدق دل سے
 اوسکے پاس جاوے اور اوس سے کہے یا حضرت مجھے فلان فلان امور میں
 آپکی غیبت کی ہو جیسا کہ آپکو معلوم ہو اب ہم اوس سے تا دم ہوئے امیدوار
 ہیں کہ آپ ہمارے تصور کو معاف کیجئے آئندہ کہی ہم آپکی غیبت نہ کریں گے اور
 کسی کے سامنے آپکی شکایت نہ کریں گے لیکن شرط اس معاف کرانے میں
 یہ ہو کہ صدق دل سے ہووے کیونکہ اگر ظالمین اوس سے معاف کرا لیا
 اور دل میں تا دم نہیں ہوا کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ شمار ایسے شخص کا منافقین
 میں ہوگا اور اگر اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہو خبر غیبت کی بالاجمال معلوم
 ہو اور تفصیل غیبت سے وہ شخص واقف نہیں ہو پس اوس سے تفصیل غیبت
 کی کہہ منے تمہارے فلان فلان عیوب بیان کیے ہیں بیان نہ کرے تا اوس
 شخص کی طبیعت ملول نہ ہو جاوے بلکہ فقط اس قدر اوس سے کہے کہ مجھے
 آپکی غیبت کی آپ اوس سے درگزر کیجئے اور تصور معاف کیجئے اور اگر اوس شخص کو
 جسکی غیبت کی ہو خبر غیبت کی معلوم ہوئی ہو لیکن وہ شخص مر گیا ہو یا کسی دور
 شہر میں گیا ہو کہ اوس سے ملاقات ہونا اور معاف کرانا نہیں ہو سکتا پس
 لازم ہو کہ اوس شخص کے واسطے استغفار کرے اور لوگوں کے سامنے اوسکی
 تعریف کرے کہ شاید اللہ تعالیٰ اوسکی تعریف کے بدلے ہمارے پکڑے اور وہ شخص
 سے نہ جھگڑے اور اسی صورت کے واسطے مجاہد بنے کہا ہو کہ کفارہ گوشت
 کمانے کا دھار خیر ہو چنانچہ قول اللہ کا احیاء العلوم سے منقول ہو چکا اور یہی
 مطلب ہو حدیث کا جو در منثور سے منقول ہوئے اور اگر اوس شخص کو جسکی
 غیبت کی ہو خبر غیبت کی نہ ہو نہی تو فقط استغفار جناب باری کے حضور میں
 کافی ہو اور ارادہ اس بات کا نہ کرنا کہ پھر کہی ہم اوسکی غیبت نہ کریں گے وافی ہو

کیونکہ اوس شخص کو غیبت کی خبر کرنا موجب عداوت کا ہوگا اور بعض پیدا ہوگا
 اور یہی مطلب ہو عبد اللہ بن مبارک کے قول کا جو درمنثور سے مرقوم ہوا اور
 اسی واسطے ابن سیرین نے جب ایک شخص کی غیبت کی اور اوسکو بدن کی
 سیاہی عیان کی کہ وہ شخص کا لاپرواہی فقط تو بہر کفایت کی چنانچہ یہ حکایت بھی
 سابقا عین العلم کے شرح ملا علی قاری سے نقل ہو چکی الحاصل غیبت کے
 محبوبوں کے واسطے دو امر ضرور ہیں ایک خدا سے توبہ کرنا چنانچہ سلیمان
 جل حاشیہ جل میں فرماتے ہیں کہ اس امر میں کسی کا خلاف نہیں ہو دوسرا
 امر معتاب سے بچے جسکی غیبت کی ہر قصہ معاف گراتا اگر ممکن ہو ورنہ
 کیونکہ اگر غیبت کرنے والا اوس شخص سے تصور معاف نہ کر اویگا لاجرم وہ
 شخص روز محشر میں دانگیر ہوگا کیونکہ اوس روز اونی اونی ظلم پر لوگ
 جگمگائیں گے اور خدا تعالیٰ کے سامنے فریاد کریں گے حدیث فرماتے ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتص للخلق بعضہم من بعض حتی
 للجلجاء من القرانی وحی للذرات من الذرات یعنی قیامت کے روز ایک
 مخلوق سے دوسرے مخلوق کی واسطے بدلایا جائیگا یہاں تک کہ جس بکری سینک
 والی دنیا میں بوسینک کی بکری کو مارا ہوگا اللہ تعالیٰ روز محشر میں
 بے سینک کی بکری کو سینک عطا کریگا اور حکم اوسکو مارنے کا کریگا
 ہو گا آپس میں بندوں کا قصاص | اس میں انسان کو نہیں ہے قصاص
 گر کوئی حیوان حیوان پرستم | کر گیا دنیا میں اوس پرست ہے غم
 بلکہ ایک ذرے کو دوسرے ذرے سے حساب ہوگا پس انسان کو کون پوچھتا ہے
 روایت کیا ہو اسکو احمد نے نقل کیا ہو اسکو منذری و ترمذی ترمذی میں
 حکایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو کہا کہ وہ دراز

زبان پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عایشہ
 تجھے اسکی غیبت کی لازم ہو گا کہ اس سے عفو قصور کر اور نقل کیا ہو اسکو
 غزالی نے کہیا اے سعادت میں حدیث فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الغیبة اشد من الزنا یعنی غیبت کا گناہ زنا کو گناہ
 سے زائد ہے صحابہ نے معروض کیا یا رسول اللہ کس سبب سے آپ نے جواب دیا
 ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبة لا یغفر
 حتی یغفر حالہ صاحبہ یعنی کوئی آدمی جب زنا کر کے خدا کو حضور میں تبرکاتا ہو
 اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کرتا ہو اور غیبت کرنے والے کا ذمہ پال نہیں
 ہوتا ہے جب تک کہ صاحب غیبت معاف نہ کرے روایت کیا ہو اسکو اپنی روایت
 نے نقل کیا ہو اسکو درمنثور میں حدیث فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من کانت له مظلمة لآخره من عرفة او شقی
 فلیتحللہ منه الیوم قبل ان لا یكون دینا سوا ولا درہمان کان
 له عمل صالح اخذ من مظلمته وان لم تکن له حسنات اخذ
 من سیئات صاحبہ فحل علیہ یعنی جس شخص نے کسی پر کبیرہ کا
 ظلم کیا ہو خواہ عزت ریزی کی ہو یا مال میں چوری کی ہو چاہیے
 اسکو معاف کرالے قبل اسکے کہ دن قیامت کا آوے
 کہ اگر اس شخص کی نیکیاں ہوں گی اسکے اعمال کو گون گولینے جب لوگ فریاد
 کریں گے اور اگر اسکے پاس نیکیاں ہوں گی بدیان لوگوں کی اسکو ملینگی
 اور اسدن کسی کے پاس نہ دراہم ہونگے نہ دنایر ہونگے سب لوگ مفلس
 و محتاج ہونگے روایت کیا ہو اسکو بخاری نے ابوالقصاص میں سعدی
 بعد از اوری خواہش امروز کن ہے کہ فردا مستند محال سخن
 لطیف چونکہ غیبت میں دو حق ہیں ابو عاصم کہتے ہیں جب سے بیٹے سنا ہے

کہ غیبت حرام ہو تب سے سینے کسی کی غیبت نہیں کی نقل کیا ہوا اسکو میری
 نے حیوۃ الحیوان میں ذکر قبل کے ذیل میں لطیفہ چونکہ زبان سو نہایت
 گناہ ہوتے ہیں اسبواسطے قطا کہ ایک پرندہ ہی جب بولتا ہی کہتا ہے
 من سکت سلم یعنی جو شخص مضرات اور گناہوں سے سکوت کرے وہی
 سلامتی پائیگا نقل کیا ہوا اسکو صفوری نے نزہۃ المجالس اور منتخب النقائق میں
 باب زکوۃ الاعصاب میں مصلحت اہل زمانہ اپنی زبان کو نہیں روکتو
 ہیں سلامت کو چھوڑتے ہیں سعدی فرماتے ہیں سے
 کمال ست در نفس انسان سخن ۛ تو خود را بگفتار ناقص مکن
 لوگون کی غیبت کرتے ہیں پھر جنکی غیبت کرتے ہیں اولسے معاف بھی
 نہیں کراتے ہیں بلکہ معاف کراے کو مار جانتے ہیں قیامت کی دہشتوں
 کو غور نہیں کرتے ہیں اپنے نفس پر جو رکرتے ہیں احوال موت سے
 غم نہیں کرتے ہیں اپنی ذات پر رستم کرتے ہیں اور زباں زمانہ سابق کے
 حساب قیامت سے اور عذاب مات سے اسقدر ڈرتے تھے کہ ابدان و فکر
 لرزاتے تو حکامیت حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے
 سینے پر ایک روز چٹھی چل رہی تھی حضرت سلیمان نے زمین پر اسکو پھیلکدیا
 چٹھی نے کہا اے سلیمان کسواسطے اسقدر سلطنت کرتے ہو کیا مالک ذرہوت
 کے حضور میں قیامت کے روز کھڑے نہو گے جب یہ قول سلیمان نے سنا ہوش
 ہو گئے پھر جب ہوش میں آئے کہنے لگے اے چٹھی میرے حضور کو معاف کر
 اوسنے کہا میں شرطوں سے حضور تمہارا معاف کرونگی پہلی شرط یہ کہ سائل کو
 جواب نہ دینا دوسرے یہ کہ فخر کی راہ سے نہ ہنسنا تیسرے یہ کہ فریادی کی
 فریاد دوسری کرنا اور بنظر اپنے مرتبے کے فریاد دوسری میں فتور نہ کرنا جب حضرت

سلیمان نے یہ تینوں شرطیں قبول کیں جیٹی نے تصور معاف کیا نقل کیا ہی
اسکو صفوری نے باب اجتنب الظلم میں اپنی کتاب نزہۃ المجالس
میں منتخباً نفائس میں پس لازم ہی اہل زمانہ کو کہ اپنی افعال سے توبہ
کرین اور لوگوں کی غیبتوں سے باز آئیں اور اگر کسی کے
غیبت کرین اولئے معاف کر اوین تا محشر میں عذاب سے بچیں

مجھے اوسکی معنی میں اب دون بتا
گناہوں سے پہراپو ایسا ڈرے
رہے عمر بہراپنے وہ روبراہ

ہو صلح جو قرآن میں قول خدا
وہ صلح ہی جو کوئی توبہ کرے
نہو اوسکو اس خوف سے بہر گناہ

توین فصیح غیبت کے معاف کرنے کے بیان میں معلوم کرنا چاہیے کہ
جس شخص کی کسی نے غیبت کی اوسکا حق غیبت کرنے والے پر ہو گیا اور
اسکا دعوی شکایت کرنے والے پر لگ گیا لیکن اگر غیبت کرنے والا اپنے
فعل پر نادم ہو کے تصور معاف کر اوسے لایق ہو اس شخص کو کہ اوسکے
قصور سے درگزر کرے اگرچہ معاف کرنا ضرور نہیں ہی کیونکہ اپنا حق چھوڑنا
کسی پر واجب نہیں ہی اسہوا سطلے سعید بن المسیب فرماتے ہیں ارشاد
لا حلال من ظلمنی یعنی جو شخص مجھ پر ظلم کرے اوسکے فعل کو میں کہی اوسکے
واسطے حلال نہ کرونگا اور اوسکا تصور معاف نہ کرونگا کیونکہ حق باقی رہی
میں میرا فائدہ ہو نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم میں لیکن حسین بن مرتضیٰ
کی شان یہ ہے کہ لوگوں کے قصور دن سے درگذرین اور قیامت میں
اوسکا حساب نہ کرین اور اس معاف کرنے میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی
ہوتی ہی کیونکہ شان جناب باری کی یہی ہے کہ جب کوئی اوسکو سناوکی عجز می
کرنا ہو اللہ تعالیٰ اوسکو پاک صاف گناہوں سے کر دیتا ہی اسہوا سطلے منقول ہے

حکایت حضرت زین العابدین بن الحسین رضی اللہ عنہما جب صبح کو کھانا
 سے نکلنے تھے کہتے تھے اللہم انی اتصدق الیوم لمن یتعابنی یعنی آج
 جو میری غیبت کرے او سکونہ و اپنی عزت کو دید یا اور تصدق کر دیا او کو غیبت
 سے میں ناراض نہ ہو گا اور او سپرد عوی نہ کر دینا نقل کیا ہو اسکو دیر ہی نہ
 حیوة الحیوان میں خیر کے احوال کے بیان میں حدیث فرماتے ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ایجز احدکم ان یکون کابی فمضمض
 کان اذ اخرج من بیتہ قال اللہم انی قد تصدقت بعراض علی الناس
 یعنی کیا عاجز ہی کوئی شخص اس امر سے کہ ہو وے مثل ابو فمضمض کر لینے لایق ہے
 ہر شخص کو کہ مانند ابو فمضمض کی ہو جاوے او کا حال یہ تھا کہ جب اپنے گھر سے
 نکلتا تھا کہتا تھا یا اللہ آج میں نے اپنی عزت کو لوگوں پر تصدق کیا اگر کوئی
 میری غیبت کرے گا میں اس سے دامن نہ توں گا کیونکہ میں نے او کو غیبت کرنا
 حلال کر دیا نقل کیا ہو اسکو امام غزالی نے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان للجنة بابا لا یدخلها الا من عفا عن ظلمہ یعنی
 جنت میں ایک دروازہ عظیم الشان ہو کوئی شخص اس دروازہ سے نہ جا سکے گا
 مگر وہ شخص کہ اپنے ظالم سے عفو کرے گا نقل کیا ہو اسکو صفوری نے نہایت الحباس
 و منتخب النفاہ کے باب الاحسان الی الیتیم میں حدیث فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ثلاث من کن فیہ حاسبہ اللہ حسابا یا سیدنا
 و اذخلہ الجنة برحمۃ قالوا ما ہی یا رسول اللہ یا بی انت و امی قال
 تعطی من حرامک و تصل من قطعک و تعفو عن ظلمک یعنی تین خصلتیں
 ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا اللہ تعالیٰ اسے حساب میں سختی نہ کرے گا اور جنت
 میں لے جاوے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول وہ کون خصلتیں ہیں فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے عطا کرو تم اوس شخص کو جو تم کو محروم رکھے
اور وصل کرو اون اقا رب سے جو تم سے قطع کریں اور عفو کرو اہل کے قصور کو
جو تم پر ظلم کرے روایت کیا ہو اسکو طبرانی نے نقل کیا ہو اسکو کتابا لغریب
والترغیب میں منذری نے اور نیزہ المجالس میں صفوری نو ووسری
اصل غیبت کو سننے کے بیان میں سمجھنا چاہی کہ جس طرح غیبت کا کرنا حرام ہے
اسی طرح سنا بھی حرام ہے اور جب کوئی غیبت کوے اوسکی غیبت کو سن لیا اور
اوسکو منع نہ کرنا اور مسلمان کی عزت ریزی پر خوش ہونا بڑا گناہ ہے
اثر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نفی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم عن الغیبة وعن استماع الغیبة یعنی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے منع کیا ہو غیبت کرنے سے اور غیبت کے
سننے سے نقل کیا ہو اسکو ائمہ نے سیر احمدیہ کے آفات الاذن میں بلکہ
جب غیبت سنی چار افعال اور سب ضرور ہیں پہلا فعل یہ کہ جب غیبت سنی
اوس شخص کے ساتھ جسکی غیبت ہوئی ہو بدگمانی نہ کرے اور جو اوصاف بد
اوسکے مذکور ہوئے ہیں اوسکو سچ نہ سمجھے اور اوسکی برائی و سہرون کے
سامنے نقل نہ کرے اور سمجھے کہ جس شخص نے غیبت کی ہو اوسنے ایک گناہ
کبیرہ کیا ہو اوسکے قول کا اعتبار نہیں ہو شاید اوس سے اور عتاب سے
عداوت ہوگی اس سبب سے بد احوال و سکے نقل کرتا ہو پس سچا ہونا مائل
کا یقین نہیں ہو و و شرا فعل یہ کہ جب کسی کی غیبت سننے لازم ہے
کہ خود غیبت میں شریک نہ ہوے اور مسلمان بہائی کے زائد عیوب نہ کہوے
بلکہ سمجھے کہ غیبت کرنے والا خدا کا معاتب ہو اسکے موافقت سے ہمیشہ بخدا تبتالی
خفا ہو جائیگا اور روز محشر میں عذاب کریگا حکایت ایک روز حضرت

عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مددگاروں سے پوچھا اگر کوئی
 شخص سوتا ہوا اور اوسکا تھوڑا ستر کھلا ہو لیکن یا تم اوس ستر کو چھپا دو گے
 یا باتنی ستر ہی کہول دو گے لوگوں نے کہا ہم مسلمان کے ستر کو جب کھینچا ہوا
 دیکھینگے اوسکو چھپا دینگے پس حضرت عیسیٰ نے کہا جب تمہارے سامنے کوئی شخص
 کسی مسلمان کے عیوب کو آشکارا کرتا ہو تم لوگ کیوں اوسکے شریک ہو جاتی ہو
 اور باتنی عیوب کو بھی کہول دیتے ہو لازم ہو کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کی
 غیبت کرے اوسکے عیوب کو ڈھاپ دو اور باتنی عیوب کو نہ کہول یعنی غیبت
 والے کے شریک ہو کے تم بھی غیبت نہ کرو نقل کیا ہوا اسکو فقیر ابواللیث نے
 باب الغیبت میں حکایت خالد ربیع کے سامنے لوگوں نے کیسکی غیبت
 کی انہوں نے اونکو منع کیا بار و دیگر جب انہوں نے پھر غیبت شروع کی
 خالد بھی شریک غیبت ہوئی پس خواب میں انگو کسی نے سور کا گوشت کھلایا
 چنانچہ یہ حکایت سابق میں گذر چکی تھی اسفعل یہ کہ جب کسی بھائی مسلمان کی
 غیبت سنی لازم ہو کہ اوس مسلمان کے تعریف کرنا شروع کرے اور اوسکی مدد
 کرے تا غیبت کر نیوالا غیبت سے باز آئی اور اوس مسلمان کی ذلت نہ کرے
 وگرنہ قیامت کے روز اسکی ذلت ہوگی نہایت افسوس و حسرت ہوگی
 حکایت عبداللہ بن المبارک کی مجلس میں ایک شخص نے امام ابوحنیفہ
 کی غیبت کی ابن المبارک نے کہا اے شخص تو امام کی کیوں عیوب بیان
 کرتا ہو اونکے شان یہ تھی کہ ایک وضو سے پانچون وقت کی نماز پڑھتی
 تھی اور یہی حال اوجھاپنتالیس سال رہا ہو نقل کیا ہوا اسکو رد المحتار
 حاشیہ درمختار میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 من ذب عن عرض اخیه رد اللہ عنہ عذاب النار یوم القیمۃ

یعنی جو شخص دفع کرے کسی مسلمان کی عزت ریزی سے اللہ تعالیٰ اس دفع کے بدلے میں اپنا عذاب اوس سے دفع کریگا اور اپنی رحمت سے اوسکو جنت میں لیجاویگا روایت کیا ہوا اسکو ابو اشج نے نقل کیا ہوا اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من نصر اخاه المسلم بالغیب نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی جو شخص مدد کرے مسلمان بہائی کی اوسکی غیبت میں اللہ تعالیٰ اوسکی مدد دینا اور آخرت میں کریگا روایت کیا ہوا اسکو ابن ابی الدنیاء نے نقل کیا ہوا اسکو انذری نے سیرۃ احمدیہ میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من ذب عن عرض اخیه بالغیبۃ کان حقاً علی اللہ ان یعقده من النار یعنی جو شخص مسلمان کے عزت ریزی سے لوگوں کو روکیگا اوسکا گویا حق خدا تعالیٰ پر ہوگا اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ اوسکو دوزخ سے آزاد کریگا روایت کیا ہوا اسکو احمد بن حنبل نے نقل کیا ہوا اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں حدیث فرمایا حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے من اخل عندہ مؤمن وهو یقدر علی ان ینصرہ فلم ینصرہ اذہ اللہ علی راسہ لا شہادۃ یوم القیۃ یعنی جس شخص کے سامنے کسی مسلمان کی ذلت ہوئی اور کسی کی غیبت ہوئی اور اوسنے اوس مسلمان کی باوجود قدرت کے کچھ مدد نہ کی خدا تعالیٰ قیامت کے روز تمام غلامی کے روبرو اوسکو ذلیل کریگا اور اوسکے پیوں کو کھولے گا روایت کیا ہے اسکو ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے اسکو جلال الدین سیوطی نے جامع صغیر فی حدیث البشیر والنذیر میں فائز

شرح جامع صغیر علامہ عزیزی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتا ہے کہ اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ مدو نہ کرنا کسی مسلمان کے حرام بلکہ گناہ کبیرہ ہے حدیث
 ما من امرء یخذل امرء مسلماً فی موضع تنبت فیہ حرمتہ و ینتقص
 فیہ من عرضہ الاخذلہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرۃ و ما من امرء
 ینصر مسلماً فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ و ینتھک فیہ من حرمتہ
 الا نصرہ اللہ فی موطن یحب نصرۃ یعنی نہیں کوئی شخص ذلیل کرتا ہے
 کسی مسلمان کو اس مقام میں کہ لوگ اس کی عزت لے رہے ہیں ہر طرح کی
 اس کی شکایتیں کر رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا ایسے مقام میں
 کہ اس کو اپنی عزت محبوب ہوگی یعنی مقام محشر میں اور نہیں کوئی شخص
 مدد کرتا ہے مسلم کے اس مقام میں جہاں اس کی عزت ریزی ہوتی ہو مگر
 اللہ تعالیٰ اس کو مجمع غلایق میں معزز کرے گا روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد
 نے ابواب البر والصلیہ میں حدیث فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ و علی آلہ وسلم من حمی عرض اخیه فی الدین بعث اللہ عنہ وجلاً
 ملکاً یجیہ عن النار یعنی جو شخص دنیا میں اپنے مسلم بھائی کی عزت کو
 بچاویگا خدا تعالیٰ روز قیامت میں ایک فرشتہ اس کے ساتھ کرے گا کہ
 وہ فرشتہ اس شخص کو نار و دوزخ سے بچاویگا روایت کیا ہے اس کو
 ابن ابی الدنیاء نے نقل کیا ہے اس کو منذری نے کتاب التخریب و الترمیم
 حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے من مرء عن
 عرض اخیه مرء اللہ عن وجہ النار یعنی جو شخص ایک مومن بھائی کی
 عزت ریزی کو رو کرے گا جناب باری قیامت میں اس کے منہ سے
 آتش و دوزخ کو ہٹا دیگا اور اس شخص کو جنت میں داخل کر دیگا

روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے ابواب البر والصلة میں حدیث
 فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتلب عنده اخوه
 المسلم فلم ينصره وهو يستطعم نصره اذ راكبه القمار في الدنيا والاخرة
 یعنی جس شخص کے سامنے کسی مسلم کے غیبت ہوئی اور اسکی طرف سے مدد ہو
 اللہ تعالیٰ اس گناہ کی سزا داریں میں دیکھا روایت کیا ہے ابوالشیخ نے
 نقل کیا ہے اسکو افندی نے سیرت احمدیہ میں حکایت ایک شخص نے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ وسلم کے حضور میں کسی کی غیبت کی
 دوسرے شخص نے اسکی طرف سے غیبت رو کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے من راح عن عراض اخيه كان له حجاب من الناس
 یعنی جو شخص کسی کی غیبت کو رد کر گیا یہ فعل اسکا دوزخ کے جانے سے
 پردہ ہو جائیگا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب حقوق المسلم میں
 حدیث المؤمن من امراته المؤمن والمؤمن اخو المؤمن يكف عنه ضيقه
 ويخوفه من ورائه یعنی ہر مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے کہ جس طرح
 آئینہ میں صورت معلوم ہوتی ہے اسی طرح ہر شخص کا عیب دوسروں کو
 معلوم ہوتا ہے کیونکہ اپنا عیب اپنی نظر میں نہر ہوتا ہے اور ہر مسلم دوسرے
 مسلم کا بہائی ہے ہر شخص کو چاہیے کہ دوسرے کی جان و مال ہلاکت سے
 بچاوے اور اسکی حفاظت کرے تاکہ کوئی کسی قسم کی شکایت نہ کرے
 کسی نوع کی غیبت نہ کرے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ
 اکمل پیش و یواریت کسے ۴ بودگر پسین گوش وارو کسے
 حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ وسلم نے من ذب
 عن اخيه بالمغبية كان حقا على الله ان يعقده من النار یعنی

جو شخص دفع کرے کسی شخص کو مسلمان کے گوشت کھانے سے اللہ تعالیٰ کو
 آتش و دوزخ سے آزاد کرے گا روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے نقل کیا ہے اسکو
 ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں چوتھا
 فعل یہ کو غیبت کرنیوالے کو امر بالمعروف کرے زبان سے اسکو غیبت کرنے سے
 منع کر دیا آنکہ اسکی طرف اشارہ کر دے یا ہاتھ سے کہدے کہ غیبت نہ کر مسلمان کی شکایت نہ کر
 اگر بنیم کہ نابینا و چاہہ است ۵ اگر خاموش بنیم گناہ است
 اگر منع کرنا نہ ہو سکے کسی سلطان وغیرہ کا ڈر ہو وے اس مجلس سے اوٹھ کے
 چلا جاوے اگر یہ بھی نہ ہو سکے دل سے اسکی غیبت کو برا جانے اور راضی
 ہو کے چپ نہ بیٹھے ارشاد امام غزالی فرماتے ہیں الساکت شریک
 المخطاب یعنی جو شخص چپ بیٹھیکا گناہ اسکو مثل گناہ غیبت کرنے والے
 کے ہو گا حکایت جب ماعز رضی اللہ عنہ بسبب زنا کے سنگسار ہوئے
 ایک شخص نے دوسرے سے کہا اللہ تعالیٰ نے اسکے زنا کو چھپایا تھا لیکن
 خود اسنے اپنے عیب کو کھولا اور مثل کہنے کے مارا گیا جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس قول کو سناراه میں ان دونوں سے کہا
 تم اس گدھے مردار کو کھاؤ اوہوں نے کہا کون اسکو کھائیگا آپ نے
 فرمایا تھنے ابھی جو غیبت ماعز کی کی وہ اس سے بدتر ہو تو روایت کیا ہے اسکو
 ابن حبان نے نقل کیا ہے اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب
 میں پس حضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دونوں شخصوں کو غیبت
 کرنے والا بنا یا حال آنکہ ایک غیبت کا فاعل تھا اور ایک سنے چپ ہو رہا تھا
 پس معلوم ہوا کہ سننے والا بھی شریک غیبت کرنے والے کے ہو گیس لازم
 ہے کہ حتیٰ الوسع غیبت کرنے والے کو منع کرے اور مجلس غیبت میں

چپ ہو کے نہ بیٹھتے سعدی کہتے ہیں ۵ گزر گا قرآن و بندست گوش
 بہتان و باطل شنیدن گوش ۶ آسیوا سٹے علما اور صلی مجلس غیبت میں
 نہیں بیٹھتے تھے اور غیبت کرنے والے کو منع کرتے تھے اگرچہ مجلس سلطان
 کی ہو اور مسلمان بہائی کی مدد کر دیتے تھے دو ایک تعریف اور سلی بیان
 کر دیتے تھے حکایت ایک روز مجلس دعوت میں کہ وہاں ابراہیم
 ابن ادہم بھی تھے لوگوں نے دسترخوان پر کسی شخص کی غیبت کی فی الفیہ
 ابراہیم اوٹھ کے چلے گئے چنانچہ یہ حکایت سابقا گزر چکی اور اس قسم کی
 حکایتیں سابقا چند گزر چکی ہیں کلام سعدی سوا شمار میں بطور ہوئی ہیں
 حکایت ابن عایشہ سے منقول ہے کہ ایک روز حجاج نے بصری اور
 کوثر کے فقہا کو بلوایا ہم لوگ وہاں حاضر ہوئے اور حسن بصری بھی آئی
 حجاج نے حسن بصری کے نہایت تعظیم کی اور اپنے پہلو میں انگوڑا سٹے
 کرسی بچوائی پھر حجاج نے تذکرے لوگوں کے شروع کیے یہاں تک کہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا حجاج نے حضرت علی کی شکایت شروع
 کی اور ہم لوگوں نے بھی سبب موافقت حجاج کے نسبت شروع کے
 لیکن حسن بصری چپ بیٹھے رہے اور اپنی انگوٹھے کو دانت کے نیچے دبائے
 رہے حجاج نے کہا یا حسن تم کیوں چپ بیٹھے ہو علی کی شان میں تم کیا کہو
 حسن نے کہا علی وہ شخص ہیں کہ انکے ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور آپ نہایت اونکے ساتھ
 محبت کرتے تھے اور علی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 چچا کے بیٹے تھے جب حجاج نے یہ سنا ہنسا خفا ہوا اور چہرہ اوسکا سرخ
 ہو گیا آخر اوٹھ کے گھر میں چلا گیا اور ہلوگ چلے آئے جب مجلس نہایت

ہو گئی شعبی نے حسن سے کہا امی حسن تم نے امیر کو خفا کیا حسن نے کہا امی
 شعبی تم میرے پاس سے چلے جاؤ لوگ کہتے ہیں کہ عامر شعبی بڑا عالم ہے
 اور حال یہ ہے کہ تم ایک شیطان کی کہ نام اس کا سلطان ہے پاس آئے اور اس کو
 موافق خواہش اور مرضی کے کلمہ و کلام کرنے لگے نغوذ بائند امی شعبی تم کو کیا
 ضرور تھا حضرت علی کی شکایت کرنا اگر تم چپ رہتے سلامت پاتے بان اگر
 تم سے حجاج احوال علی کا پوچھتا تم سچ بیچ بیان کرتے جیسا میں نے کیا شعبی
 نے کہا یا حسن میں حضرت علی کے اوصاف کو جانتا ہوں حسن نے کہا یہ طرفہ ماجرا
 ہوا کہ باوجود تمہارے جاننے کے یہ غیبت علی کی تھنے کی اور اون کی منقصت
 بیان کی نقل کیا ہو اس کو امام غزالی نے باب امر الامر بالمعروف میں
 حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من راہی منکر
 فلیغیر بیدہ فان لم یستطع فلیسأ نہ فان لم یستطع فلیقلبہ وذلک
 اضعف الایمان یعنی جو شخص کوئی کام خلاف شرع دیکھے لازم ہے اس کو کہ
 ہاتھ سے اس امر کو محو کر دے اگر ہاتھ سے منع کرنے کے قابل ہو ورنہ اگر
 ہاتھ سے امر بالمعروف نہ ہو سکے زبان سے منع کرے اگر یہ بھی نہ ہو سکے
 فقط دل سے اس کو برا جانے لیکن یہ تیسری قسم بہت ضعیف ہے روایت کیا ہے
 اس کو مسلم نے حکایت ایک روز مقدم بن معدیکرب اور عمر بن الاسود
 اور ایک شخص قبیلہ بنی اسد کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں آئے حضرت معاویہ نے کہا امی مقدم میں نے سنا ہے کہ حسن بن علی
 کا انتقال ہوا مقدم نے جب یہ خبر سنی انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا
 ایک شخص نے مقدم سے کہا کیا تم حسن کی موت کو مصیبت سمجھتے ہو
 مقدم نے کہا کیوں مصیبت نہ سمجھوں حال آنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وعلی آلہ وسلم نے حسن کو اپنی گود میں لیا اور کہا کہ حسین علی کا دل بند ہے
 اور حسن میرا فرزند ہی پس اس شخص نے کہا حسن مثل آگ کے تھا اچھا ہوا
 کہ آگ کا چنگارا بجھ گیا مقدم سمجھ کر شاید اس شخص نے حضرت
 معاویہ کے خوشی کے واسطے حسن کو برا کہا ہے پس کہا کہ چونکہ تو نے
 حسن کی منقصدت بیان کی میں تیرے دل کو جلاؤنگا اور اسے معاویہ جو
 میں حدیث بیان کروں اگر سچ کہوں تم مجھ کو سچا کہنا اور اگر جھوٹ کہوں تم
 مجھ کو جھوٹا سمجھنا پس مقدم کہنے لگے ای معاویہ آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے سونے کے استعمال سے منع کیا ہی یا نہیں حضرت
 معاویہ نے کہا ہاں پر مقدم نے کہا ای معاویہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وعلی آلہ وسلم نے ریشمی کپڑے کے پہننے سے منع کیا یا نہیں معاویہ نے کہا
 ہاں منع کیا ہی پر کہا ای معاویہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
 نے زردون کے چمڑے پر بیٹھنے سے منع کیا ہی یا نہیں معاویہ نے کہا ہاں
 منع کیا ہی پس مقدم نے کہا ای معاویہ بیٹے تیرے گھر میں سونے کا اور ریشمی
 کپڑے کا اور زردون کے چمڑوں کا استعمال دیکھا ہر گاہ تمہارے گھر میں
 حرام چیزوں کا استعمال ہوتا ہی تمہارے ہم نشین کس طرح سے منقصدت جناب
 عالیشان کی بیان کرتے ہیں روایت کیا ہی اس کو ابو داؤد نے باب
 جلود النورین و قیقہ اس حدیث سے حضرت معاویہ کا راضی ہونا غیبت
 حسن پر معلوم ہوتا ہی اور ایک مفسدہ عظیم پیدا ہوتا ہی مگر یہ جواب ممکن ہے
 کہ اس شخص نے بسبب عناد کے نہ بسبب رضا حضرت معاویہ کے غیبت اکرم
 شروع کی تھی اور حضرت معاویہ اس پر راضی نہ تھے بلکہ منع کرنے والے تھے
 کہ مقدم او منع کو بیٹھتے پس ان کے منع کی ضرورت نہ ہی واللہ اعلم الحاصل

لازم ہو انسان کو کہ جب کسی کی غیبت سنی چار امور کرے جیسا کہ مفصل مذکور
 ہوئی اور خدا سے اپنی حسن عاقبت کی اور غیبت سے بچنے کی
 دعا مانگی اختتام خدا کے فضل سے یہ کتاب ختم ہوئی اور اس کتاب
 میں راقم الحروف نے بہت محنت کی اور از حد مشقت کی دو تین مہینوں
 کے عرصے میں باوجود قلت فرصت کے ختم کی اور ہر مطلب کے واسطوں احادیث
 و حکایات کتب احادیث اور کتب قصص و سلوک سے لکھی اور آثار و اقوال
 تحریر کیے اور اس کتاب میں چند التزامات کیے کہ جہاں جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کا قول منقول کیا وہاں لفظ حدیث سے اشارہ
 کیا اور جس مقام میں کوئی قصہ لکھنے کی حاجت ہوئی خواہ وہ قصہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے زمانے میں ہوا ہو یا بعد اوسکے
 واقع ہوا ہو وہاں لفظ حکایت کی لکھی اور جب کسی صحابی کا قول نقل کیا لفظ
 اثر اوسکے قبل لکھا اور جہاں کسی تابعی کا یا کسی زائد کا قول نقل کیا اوسکو
 بلفظ ارشاد تعبیر کیا اور انبیاء کے اقوال کو بلفظ اصلاح اطلاق کیا اور
 جب قرآن مجید کی تحریر کی ضرورت پڑی لفظ آیت اوسکے قبل لکھی اور
 اگر اس زمانے کے لوگوں کا حال بیان کرنا منظور ہوا نصیحت کو وہاں
 دخل دیا اور اگر کوئی عمدہ قصہ ہوا اوسکو لطیفہ کہلے لکھا اور اگر کوئی
 دلیل اپنی یا کسی کی رو یا کسی پر اعتراض یا کوئی مضمون عمدہ یا کوئی مسئلہ
 وغیرہ منظور ہوا دقیقہ اوسکو کہا اور جو مضمون کسی حدیث سے یا قول صحابی
 سے یا آیت سے نکلا اوسکو بلفظ ہدایت لکھا اور متفرقات کو کبھی لفظ تنبیہ
 لکھا اور کبھی فائدہ لکھا یا اور وقت تالیف اس کتاب کے جو جو کتابیں
 میرے مطالعہ میں تھیں اوسکی تفصیل یہ ہے احیاء العلوم امام ابو حامد غزالی کی

تنبیہ الغافلین تصنیف شیخ سمرقندی کی کتاب الآثار تصنیف امام محمدی
 مشہد امام اعظم تصنیف محمد خوارزمی کے نزہۃ المجالس منتخب النفاس
 عبد الرحمن صفوری کی کشف الغیب عن احوال الامۃ تصنیف شیخ
 عبد الوہاب شعرانی کی حیوۃ الحیوان تصنیف شیخ کمال الدین میری کی
 عین العلم تصنیف محمد بن عثمان بن عمر بلخی کی شرح عین العلم کی تصنیف
 ملا علی قاری کی کاشفان اور بوستان سعدی کی سنن ابو داؤد
 جامع ترمذی صحیح مسلم صحیح بخاری سنن ابن ماجہ موطا امام مالک کی جامع صغیر
 فی حدیث البشیر النذیر تصنیف جلال الدین سیوطی کی شرح جامع صغیر تصنیف
 شیخ علی بن شیخ احمد بن شیخ نور الدین بن محمد بن ابراہیم سندری کی
 مشکوٰۃ المصابیح تصنیف شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب تبریزی کی
 کتاب الترمذیہ والترغیب تصنیف عبد العظیم مندری کے خزائن الروایات
 تنویر الابصار ودر مختار ودر مختار حاشیہ ودر مختار تصنیف ابن حامد بن شامی
 مطالعۃ المؤمنین شرح صحیح مسلم تصنیف امام نووی کی تفسیر ودر مختار تصنیف
 سیوطی کی تفسیر کبیر تصنیف امام رازی کی تفسیر جلالین تصنیف میلی اور
 سیوطی کی حاشیہ جلالین تصنیف سلیمان جبل کا تفسیر معالم التنزیل تصنیف
 محی السنۃ بغوی کی تفسیر مظہری تصنیف قاضی ثناء اللہ یانی تہی کی بزازیر
 آثار خانیہ حاشیہ طحاوی بردر مختار شفعۃ الکلمات شرح مشکوٰۃ مرقاۃ شرح
 مشکوٰۃ تاریخ ابن خلکان جہ اشہر التفسیر تصنیف صاحب تفسیر حسینی کی مدارج النبوة
 شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے نفحات الانس مولانا جامی کی تذکرۃ الاولیاء
 کیمیائے سعادت امام غزالی کی روحۃ الاعظمین ملا معین مسکین دوی صاحب
 مدارج النبوة کے اور مینے اس امر کا التزام کیا کہ ہر حدیث اور حکایت

اور اثر اور ارشاد اور لطیف کا نشان کتاب سے لکھا اور باب کا تہیجی
 ورج کیا لیکن جو حدیث وغیرہ کتاب الغیبت میں ہو اسکی تحریر باب کی
 ضرورت نہیں تھی اور تحفہ میں محمد بن کے واسطے اشعار فارسی اور ہندی
 اور عربی مع ترجمہ لکھے گئے اور اس کتاب کی تصنیف سے فقط لوگوں
 کی نصیحت منظور ہو اسواسطے کہ ابھی تک کوئی رسالہ غیبت میں عام فہم
 اس تفصیل سے کسی نے نہیں لکھا اگرچہ مفتی چوہدری احمدمرحوم نے
 ایک رسالہ اس باب میں لکھا ہے لیکن تالین زبان وہ رسالہ میری نظر سے
 نہیں گذرا اور نہ اگر مجھ کو اظہار علم منظور ہو تو کوئی کتاب عربی میں لکھتا تا
 فضل میرا ظاہر ہوتا آب امیدار باب غلت نیک خصلت سے یہ ہے کہ
 اس کتاب کو من اولہ الی آخرہ ملاحظہ فرماوین نصیحتوں کو خود کر کے
 اپنی نفوس کو پاک فرماوین ۛ فلقد نصحتک ان قبلت نصیحتی ۛ بفالنہم اعلیٰ
 ما یبایع ویوہب ۛ ہمارا کام سمجھانا ہو یا روئے اب آگے جا ہو مانویا نہ مانو
 انشائے اللہ تعالیٰ اس کتاب سے جہلا بہت فائدہ مند ہونگے اور علما نہایت
 خوش ہونگے اللہ تعالیٰ اس کتاب سے لوگوں کو فائدہ مند کرے اور
 مجھ کو اسکا ثواب دے اہل احسان اور ارباب امتنان کے حضور میں عرض
 ہو کہ جب اس کتاب کو دیکھیں اگر یہ بندہ گنہگار زندہ ہو میرے واسطے
 دعا حسن عاقبت کریں اور اگر یہ بندہ جناب باری کی خدمت میں حاضر ہوا
 ہمیشہ استغفار سیر و واسطے کیا کریں وراں کتاب کا اتمام چارشنبہ کے روز تاریخ
 تیسری شہر جمادی الاولیٰ کی ستلکہ ہجری میں ہوا اور چونکہ اسلحاہ میں قصد
 سفر کا حیر آباد و کہن سے اصل وطن لکھنؤ کی طرف ہوا یہ رسالہ بہت جلد
 تمام کیا گیا اور مختصر کیا گیا لیکن بفضل خدا با انیمہ نہایت مبسوط ہوا

اللهم اغفر لي ولوالدي ولا قاسري ولا ساتقي ولشيوخ ولا حبابي
 ولقبائلي ولمن له حق علي ولمن اغتبتني ولمن اغتابني ولمن آذني
 ولمن كتب هذه الرسالة ولمن طبع هذه الرسالة وشهرها ولمن نظر
 في هذه الرسالة واستفاد من هذه العجالة وامتنى وامت والداي
 بنحو امر النبي المختار صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وازواجه وبناته
 وذرياته وعترته ومن تبعه اللهم اني قد الفت هذه الرسالة لا
 لله نيابيل للذين فاجعلها لوجهك يا صبيح واجعلها نافعة لمن نظرها
 وفكر فيها واغفر لمن نقلت عنه في هذه الرسالة حديثا او اثرا و
 اسأله او غير ذلك اللهم انما عبادك المحجسون ان تطردنا ممن
 يرحمنا ويحسن في وجل من ذنوبنا انت العواد بالمغفرة وتوخي العواد
 بالذنوب ارحمنا يا يوم لا يرحم الا انت وامت الالهياء
 صامع حسن العاقبة والعافية ونجنا من عذاب بيت المسكنة بدم
 الوحشة وجنينا من ظلمات بيت الغربة ومن عقارب بيت الحبيبة
 ومن احوال المحشر يوم الصراخ الاكبر واجعلنا من رفقاء النبي
 صلى الله عليه وعلى آله وسلم فاني احب كما تحب وترضى ولا تافئنا في
 المحساب ارحمنا فتركتنا ونهيئنا عن الغيبة وغيرها من صنوف
 الذنوب فار تكبنا وحسبنا رجاونا وخشيتنا اللهم يا من هو ارحم
 من كل ارحم ادخلنا الجنة بغير حساب وسهل علينا الجوارز
 على الصراط يوم العذاب ووقفنا للصالحات وجننا عن السيئات
 اللهم انك قلت واذا سألتك عبادي عنى فاني قريب فيما من هو اقرب
 من جبل الوريد يا مجيد تب علينا واجعلنا من الناجين لا يورس

یوم القيمة ومن الضاحکین الاخیار یوم المدامۃ اللہم تقبل
 منی دعاءنا بخیر منہ من ہو مولانا بہ تغفر ذنوبنا وتستغفر عنا
 بہ محط او نرا اسنا اللہم انا جعلنا حبیبک صلی اللہ علیہ وسلم علی
 آلہ وسلم وسیلتنا فلا تظردنا امین امین امین یا رب العالمین
 و صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبتہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

الحمد صد کہ یہ متبرک رسالہ تمام ہوا اور عنقریب ہماری مولانا کا دوسرا دور و کار مال
 عمدۃ النصح بھی چھپر شائع ہوتا ہی۔ ہماری جناب ولانا رحمۃ اللہ علیہ
 اپنی حیات میں حاجی محمد تیج بہادر مالک مطبع انوار محمدی کو ایک ہدایت نامہ
 (جو مطبع کو کتب خانہ میں تبرکاً محفوظ رکھا گیا ہو) مع رسالہ ہذا سر فراز فرما کر اسکے
 چھاپنے کی ترغیب دلائی تھی اور اسی سفتے میں روح مقدس بشوق لقا و محشر حق
 تبارک و تعالیٰ میں ہوئی حاجی صاحب فی اس حکم کی تعمیل کو اپنا شرف اور سرمایہ نجات
 تصور کر کے چھپوانیکا اہتمام کیا۔ ہماری مولانا فی یہ رسالہ صرف عام ہدایت کو لیے
 اپنی کم سنی میں تصنیف فرمایا ہو لیکن سمجھنے والے سمجھ لینگے کہ صرف ایک مسئلہ غیبت کو
 پندرہ جز میں اس وسعت اور صحت اور تحقیق سے لکھنا اور جملہ روایات حدیث
 و کتب اخلاق کا احاطہ کرنا اور اکثر اون مسائل کا حل فرمانا جو اس وقت تک حل نہ ہو
 تھے کیسے عالم متبرک مؤید من اللہ کا کام ہو ہماری بیان کو امر اعتقاد ہی کہ دنیا
 آسان ہو لیکن کتاب کی عبارت اور اسکے مضامین عالی سے انکار محال
 یہ خاکسار محمد عبدالغفار اسکو شرف تصحیح و تمامہ شرف ربی اللہ تعالیٰ دے اور تمام مسلمانوں کو
 غیبت سے بچنے کی توفیق دے اور ہمارے جناب مولانا کی روح مقدس کو اس کا ثواب عنایت کرے
 اللہم اغفر مغفرۃ تامۃ واجلۃ من اولیائك المقربین امین یا ارحم الراحمین

مشیہ حالات عبرت آیات متضمنہ تارینا ت فایات علامہ مقول و منقول
 قد کان واسماً للدين الرسول عالم شریعت پناہ آئین آیات اللہ
 و آیت سلاطین علی عبادہ الدین اصطفیٰ بر صدق تاریخ و فائش گواہ
 جامع کمالات قدسی صفات ابو احسانات مولانا محمد علی صاحب
 رحمہ اللہ الواہب منظلومہ ناظم گرامی قنل نامی لانا مولوی محمد عبد الحلیم
 مدیر انسٹی ٹیوٹ خاصہ سی صحیح مطبع نظامی سلمہ اللہ

بدتر از موت ہویہاں کی حیات جس شمار ہی ہو اس جہان پر اَمَّا الْعَيْشُ عَيْشَةُ الْجَنَاتِ حرص و آرزو ہواہیں سب شہوت ہین وہ خرچ کس کے نیرنگات بَلْ خُذُوا جُلُ مَابِ خَيْرَاتِ ہین سب اکیا حقیقہ کلمات ہوا سکی ہمیشہ باقی ذات اَمْ نَفْسٍ مِّمَّا نَهَا لَكِرِيَاتِ اکیدن آئینگی او سے سکران ایسے جینے پر مرتے ہین بہات بُحْفَاتِ النَّفْسِ وَالشَّمَاتِ	ہاے دنیا نہیں ہویہاں ثبات اوس جہانین ہوی لطف عیش و کو اَمْ عَيْشٌ هُنَا وَ عَيْشٌ آئِشِ نفس کی شہوتوں سے باز آؤ جو ہین دنیا کی سر زمین پر شر فَاتْرُكُوا كُلَّ مَابِ رَسَدِ جوہی دنیا میں جو وہ ہیت ہی مگر اللہ جو ہے اور قیوم اَمْ حَيِّ حَيَاتُ اَبَدِ اکیدن ہاں کیل بدن سے روح ایسے مرنے پر جیتے ہین بانسوس نَبْهَوُ النَّفْسَ آيَهَا الْمُحْلَانِ
---	--

علیہ السلام
 بالذات الموحدة
 کی صورت کا
 ابن جبریل
 من اللغات
 المعروفة
 مع ابن جبریل
 معنی اللغات
 علیہ السلام
 علیہ السلام
 ذکر الایمان
 الصلوة و ذکر
 الصلوة و ذکر
 و ذکر الموت
 صفة و ذکر
 القبر و ذکر
 من الجنة
 واه الصلوة
 في سنة
 المعونة

جو پہلی انجام بہن و دورانیہ
 پس انھیں کے لیے بنی لے کہا
 وَ هُوَ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْثُوقًا
 کیا ہی بہتر ہی پند میں یہ حدیث
 فاعلموا انکم من الموتی
 موت جانو قیامت صفری
 و دم میں جو دم ہو وہ نیست ہی
 اِنَّ اَنْفُسَكُمْ مُصَبَّرَةٌ
 غفلت اکدم کی بھی نہیں اچھی
 اس سے بازی نہ پاسکو گے تم
 آيَتُهَا الْعَاصِيُونَ فَكَلِمَتُكُمْ
 سمجھو ہر دم کو واپسین ہر دم
 دیکھو دم بھر میں چل بے کیسے
 وَ اشْبُوسَ الْاَشْرَافِ اسْفَاةَ
 یسویں تھی ربیع الاول کی
 ماہ آخر محاسب بھی آخر تھی
 لَمْ يُوْحِدْهُ مَوْتُهُ اَجَلًا
 آہ افسوس صد ہزار افسوس
 غم کی ظلمت سے رات تھوڑی
 يَوْمُهُ كَانَ لَيْلَةً لَيْسَ

موت کو یاد کرتے ہیں بن رات
 او نہ نازل ہوا فضل الصلوات
 اَلْثَوَاذِ كَرَاهَا ذِمَّ اللَّدَاثِ
 بہترین موعظ و خطبات
 دیکھو ہر دم زبان یہ ذکر مات
 نَفْسُكُمْ قَدْ لَيْسَتْ بِاَلْبَثَاتِ
 قبر کو سمجھو جس سے ترصات
 دم کو اکدم کا بھی نہیں ہر ثبات
 اِسْهَاءِ الْعِدَادِ مَعْدُودَاتِ
 موت ہر دم نگار ہی ہر کمات
 بلکہ دیکھی یہ موت اکدن مات
 اَيُّظَنُّوا نَفْسُكُمْ مِنَ الْعَفَاثِ
 کیا بھروسہ ہو دم کا او حضرات
 حضرت مولوی ابو الحسنات
 اَوْ قَالَ لَا نَأْسُ وَ اَلْجَنَاحَاتِ
 اور دو شنبے کے وکی پھلی رات
 ہوئی آخر کو آخر او کی حیات
 لَمْ يَزِدْ سَاعَةً مِّنَ السَّاعَاتِ
 نہیں ممکن اعادہ مافات
 اور قیامت کے دن کی تھی
 لَيْسَ كَذَلِكَ كَانَ ظُلُمَةُ الْحَمَرَاتِ

نہیں معلوم کیا تھی بیماری
 کہتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 سَبَّحْتَ نَفْسَهُ بِسْمِ اللَّهِ
 جبکہ شرت سے ہو چکے دورے
 اسی حالت میں ساتھ اللہ کے
 الَّذِي حَبَّاءُ مَوْتُهُ فُجْبَاءُ
 چہرہ تو مشہور ہو گئی یہ خبر
 ہو گیا دو پہر تک ایسا ہجوم
 كَرُمِينَ ابْتِغَىٰ فِي الْحَيَاةِ
 تھی نماز جنازہ میں ان کے
 تھا جنازہ ہجوم میں غائب
 كَرُمِينَ الْفَلِ كَجِلْمٍ حَلَوًا
 آہ کرتے تھے سب بڑے چھوٹے
 کوئی کہتا تھا یا می عبدالحی
 لَهْفَ النَّاسِ كُلُّهُمْ لَهْفًا
 ان کے مرنے سے مر گئے طلبا
 کون ایسا ہی اوستا و ضعیفی
 آئی مَرَّتْ مِثْلُهُ فَمَا عَطَاهُمْ
 کس جگہ میں سبق طبع دونوں
 کون ہی ایسا اب خبر گیران
 فَتِلْكَ اَكَانَ لَدَيْهِ يَاتِي

صرع تھی یا بلا تھی کیا تھی بات
 اللہ اللہ تھا وروقت وفات
 هَيْهَلَتْ عِنْدَ شِدَّةِ الْقُدْرَاتِ
 حرکات اون کے ہو گئے سکنت
 دفعہ دم کھل گیا بیہات
 فَبَدَأَتْ شَيْئًا مِمَّا
 شہر کیا قصبہات کیا دیہات
 جس طرح حج میں مجمع عرفات
 كَانَ يَوْمَ الْمَسَامَاتِ كَقَوْمٍ اُثْ
 نئے عہد کے شمار مخلوقات
 ہوئی حاصل کیلکب یہ بات
 مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ كَمَا اُثْ
 روتے تھے سب زکوریستورات
 کوئی کہتا تھا وای ابو الحسنات
 وَجَرَّتْ مِنْ عِيُونِهِ عَشْرَاتُ
 کیا کچھ ان کے دلوں میں صدیات
 کون ایسا ہی مرجع حاجات
 كُلُّ دَنِيَّةٍ مِنَ الضَّرَرَاتِ
 ہیں کہاں طالبوں کو سطریات
 مع صرف لباس واکولات
 كُلُّ مَنْ فِي الْبَلَدِ وَالْفَرَائِثِ

اہل علم کہ نہ اک بلا میں ہیں
آہ دنیا میں خوش نہیں علما
إِنَّ لِلْحَيَاةِ سِلْبَيْنِ شَاظِلَةً
طلبوں کو پڑھائیگا کون اب
کون لیگا ہزاروں استفتے
ایک مہینے کا نہ تختہ الفتویٰ
کون عالم میں سیاحانہ ہے
کہو کہے ہیں اس قدر شاگرد
آئین من فی العلوم مجتہد
کہے دنیا میں ہیں فیوض ایسے
کسکا شہرہ ہو شرق سے تا غرب
آئی شخص کچھ مسئلہ سچی
جس نے جو پوچھا کہہ دیا فوراً
نظری او کو سب بدیہی تھے
ایک مہینے کا نہ مسئلہ علما
تھے وہ حلال عقد لایمحل
فن اگر قفل تھا تو وہ مفتاح
آئین علامتہ یعلیٰ منہا
کون ہے ایسی جامعیت کا
ایسا خوش خلق ہو کہا ان کا
آئی من حباء مسئلہ یا خیر

پیش آتے ہیں انکو محذورات
یہی اکثر ہیں مور و آفات
إِنَّ أَهْلَ الْعُلُومِ فِي الْعَاهَاتِ
کون اب حل کریگا مشکل بات
کون دیگا جواب سوالات
آئی من کان یدفع الشبكات
کسکے ایسے بلند ہیں درجات
کہو کہے ہیں اتنے تصنیفات
آئی من فی الفنون ذوالملکات
کسکے ایسے ہیں دین میں برکات
کسکی ایسی ہوئی حیات و موات
آئی سچی کچھ مسئلہ قدما
کیا ہی حاصل تھے او کو معلومات
او کو معلوم سب تھے مجولات
صاحب البتیات و الایات
تھے وہ کثبان سترہ ماضیات
علم اگر سقف تھا تو وہ مرقات
بین اجواب السوال فی التحککات
عالم و عامل و کریم الذات
سرسبز ہیں جمع السیوف و الصفات
کان یجلی بحفیة صدقات

حَسَنُ بَهْرَتِ مِیْنِ أَحْسَنِ الْمَنْظَرِ
 کیا کھینچا دیکھے ہم تما سب کو
 سَاحِرِ مَسَدُ اتِّخَاذِ مِیْنِ نِیَّتِہِ
 تھے وہ شیریں کلام و خند و کن
 ہر کسی سے بخندہ پیشانی
 مُکَرَّمِ مِیْنِ مَکَارِمِ الْأَخْلَاقِ
 کاشفِ معنی فروع و اصول
 تھے وہ علامہ جمیع علوم
 أُوتِیَ الْفَضْلَ وَالْثَقْلَ طُورًا
 آوجِ چرخِ معانی والفاظ
 نکتہ دانِ صنائر و اعلام
 عَلِمُوا فُحْوَ الْأَغَايَةِ التَّحْقِيقِ
 صدرِ ایوانِ منصبِ تدریس
 بدرِ رُخْشانِ آسمانِ علوم
 نَا هَتَدَى الْخَلْقُ مِنْ هِدَايَتِهِ
 عالمِ قدس کے موارِد سے
 تھے کمالِ جمال کے مضباح
 حَسَدُ سُلَا تَنْسُخُ مَا نِیْنِ عَلِمِ الدِّیْنِ
 مستفیض او سننے ہوتے تھے ہر روز
 اونکے ہر وقت فیض تھے جاری
 كَانَ بِالْعِلْمِ شَغْلُهُ أَبَدًا

مَسْنِ سِرَتِ مِیْنِ احسانِ اہانت
 کیا کہیں چھوٹا منہ بڑی ہویات
 لَا تَرَى بَدْرًا اِجَالِ فِی الْوُجْهَاتِ
 بات تھی اونکی مثلِ قند و نبات
 سُکْرًا کر وہ کرتے تھے ہر بات
 حُسْنُ مِیْنِ مَحَاسِنِ الْكَلِمَاتِ
 واقفِ کلیات و جزئیات
 تھے وہ نہا مہ جمیع نکات
 ذَاكَ فَضْلُ الْإِلَهِ مِنْ نِعَمَاتِ
 موجِ بحرِ لغات و مصطلحات
 رُفْرُفِ مِیْنِ مَعَارِفِ وَ نِکَرَاتِ
 فَهْمُ مَعْنَا الْأَغَايَةِ الْغَايَاتِ
 شاہِ ذیشانِ ملکِ معقولات
 مہرِ تابانِ اوجِ منقولات
 وَاسْتَنَاسَاتِ بِنُورِ الْخُلَاطِ
 ہوتے تھے وار و اونیہات
 تھے جمالِ کمال کے مشکات
 فِیهِ صَدَائِعُ اشْجَعَةِ الْمَمَعَاتِ
 طلبا اور مشائخ اور سادات
 گرمی ہو خواہ جاڑا یا برسات
 لَمْ یُخَمَّ وَقْتُہِ مِنْ الْأَوْفَاتِ

علیہ السلام
 علیہ السلام
 علیہ السلام

از براون کو تھے جمہ مروتات
 بناتے تھے بھونکی کیفیات
 يَعْلَمُوهُمُ الرِّحَالُ وَالطَّبَقَاتُ
 علما پرین کیسے اسانات
 تھے وہ مکر فیو من والغات
 هُوَ مِنْ مُنْكَرِي الْبَدِيَهَاتُ
 اونکو از بر تھے سب آہیات
 اور بھی حفظ تھے ریاضیات
 وَاسْتَوَى طَبَعَهُ طَبِيعَاتُ
 اور حدیث اونکی تھی حدیث ثقات
 تھی قراءت نزارت آیات
 هَذِهِ جُمْلَةٌ مِنْ الْجُمْلَاتُ
 دور تھے اولسے جملہ کثہیات
 ہوئی اسین ہی آفر اونکی نجات
 فِي اِقَامِ الْاَجْوَسَا وَالْحَسَنَاتُ
 بامتابت تھے اور بے ہفوات
 بین بین اونکے تھے بھی حالات
 حَمْدُهُ الْكَامِلَيْنِ فِي الطَّاعَاتُ
 معرفت کے بھی اونکو تھے جذبات
 جیسے مرآت میں ہون مرئیات
 قَلْبُهُ بِالْصَّفَاءِ كَامِلٌ آتُ

یاد تھے اونکو راویوں کے نام
 کیسا حاصل تھا اونکو علم سیر
 آتِي مَنْ قَسَلُ ذَلِكِ الْعِلْمُ
 اونکی تصنیف اور تحشیہ
 تھا خدا واد علم وفضل اونکا
 مَنْ آتِي بِالْمُحْمُودِ نِعَمَهُ
 فن حکمت میں شیخ وقت تھو وہ
 تھی اشارات اور شفا بھی یاد
 فَهَوَاتَانِي الْمَعْلَمِ لَا وَلُ
 فقہ تھی اون کی فقہ مجتہدین
 اور تفسیر اونکی تھی تفسیر
 كَيْفَ اَوْصَافُ عَلَيْهِ مُحْكَمُ
 تھے وہ نزدیک سب و امر سے
 حق کی مرضی میں اونکی مرضی تھی
 لَحْمٌ قَرَأَ الْعَيْنُ شَهْمَهُ عَيْنًا
 بے تعصب تھے اور بالصفات
 نہ تھی افراط اون میں و تفریط
 سُبْدُهُ الْعَامِلِينَ بِالْمُسْتَهْ
 عمل اونکا تھا سب شریعت پر
 ظاہر و باطنی و نکا اکیسان تھا
 طَبَعُهُ بِالْمَجْلَاءِ كَالْيَعْنَا

بلندی آفتاب

تھے ولایت کا اولین سبب احوال
 علما کو جو پیا حسین باقرین
 اِنَّهُ يَغْفِرُكَ مِنَ التَّعْمَا
 وعظمین درس میں کتابوں میں
 امر حق کو وہ کرتے تھے ثابت
 مَسَا سَأَيْكَا كَمِثْلِهِ أَحَدًا
 حاجی وحید فقط کلام اللہ
 صاحب درس مفتی احکام
 ناصح الشَّعْخُ مُقَدِّمِي الْإِسْلَامِ
 ہیں کمالات بشمار اونکے
 اونکے اوصاف سبھی ناطقہ لال
 خَرَسَتْ عَنْ بَيَانِهِ لُغَتُ
 الغرض جبے بان دل کو کیا
 پوچھا روح القدس اسی نے
 سَمِعَنِي اللَّهُ عَنِّي أَيْحَنَانَا
 شد جو تارخیش اُردو و عربی
 گفتش کو چہ گو نہ بود بخلق
 سَأَبْ آذْخِلُهُ جَنَّةَ الْمَوَدَى
 سال اول ربیع سال چار
 شد مصداق ثلثہ فی الدین
 مَوْتُهُ كَانَ ثَلَاثَةً فِي الدِّينِ

اور کراست کو اولین سبب مفتی
 سببے اولین فضائل و برکات
 اِنَّهُ اَيْدِيهِ مِنَ الْاَلْيَاتِ
 دفع کرتے تھے سببے شہادت
 بہر اہلین و حل اشکالات
 دَفَعُ الشَّكَّ بِالْيَقِينَاتِ
 واعظ خوش بیان و مینات
 دافع شرک قاصد بدعات
 نَاصِحُ الدِّينِ جَامِعُ الْاَسْتِثَاتِ
 حد سے زائد ہیں اونکے تعریفیات
 بہتر اس جاہی نطق سے اسکات
 عَجَزَتْ عَنْ مَدِيحِهِ آتِيَاتِ
 ذکر تارخ و فکر سال وفات
 کہا قدسی صفات ابو الحسنات
 قَالَ اَيْضًا لَهُ مِنَ الدَّعَوَاتِ
 خواستم ہم پارسى کلمات
 گفت با خلق بود ابو الحسنات
 خَالِدًا فِي الْقُصُورِ وَالْعُرَفَاتِ
 صورتی و معنوی ست این سنوات
 کہ حدیث آمد این سنین مات
 اِنَّهُ قَالَ شَافِعٌ لِعَصَاةٍ

فہرست کتب مطبوعہ علی قاسم صاحب دہلی مطبعہ ہند اسی محل سکتی ہیں قیمت محمول ڈاک ورج ہائی
 الخیرین علیہ السلام مولانا ابوالحسن محمد عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ لجنہ حوشتی وال رسائل

نام کتاب	قیمت محمول	نام کتاب	قیمت محمول	نام کتاب	قیمت محمول
التعلیق المجد علی سوانح امام	۱۰	مجموعہ آکام النقاش فی اولاد الازاد	۱۰	نہ ہلال خیر المشہور و تحفہ القبلا	۱۰
القول الجازم فی سقوط النکاح المہرم	۱۰	بلسان الفارسی شرح ترویج الجنان	۱۰	جماعۃ النساء والاحزاب و فاضلہ	۱۰
تدویر الفکر فی الجوانب المہرج الملک	۱۰	فی حکم شریکدان بدع الاخرین	۱۰	الاسالیہ العشرۃ الکاملۃ والکلام	۱۰
الفکر المشحون بالافان بالمہون	۱۰	عن مجذبات آخر جمعہ مصنان	۱۰	اکلیل فیما تعلیٰ بالمندیل ثروت	۱۰
تحفہ الطالبین فی مسیح ارقبہ	۱۰	و زیج بحث القضاء المعرفی زبر النسا	۱۰	المعتدین بفتح المقنن والافان	۱۰
فوزیہ الفکر فی سببہ الذکر	۱۰	علی انکار حدیث ابن ابی الاثنا	۱۰	من شہادۃ المرأة فی الاصلع	۱۹
الرفع و التکلیف فی الحج و تعدیل	۱۰	فی حکم الامکان مع شہدۃ الاستعا	۱۰	زجر الشبان والشبہ	۱۰
ہدایہ کامل تجریشی متاویع عبدی جسی	۱۰	للملوک عبد القفور سلمہ	۱۹	عن ارتکاب النیبہ	۱۰
مع رسالہ نقیہ الفکر والاسا	۱۰	مجموعہ النافع الکثیر من بطان	۱۰	کتب زبر طبع	۱۰
بجمع متفرقات المسائل	۱۰	الجامع الصغیر و طریبات المائل	۱۰	عمدۃ النضال	۱۰
عمدۃ الیاسیہ شرح کاظمین اولین	۱۰	تراجم الافاضل و المستنیر	۱۰	حسن الولایہ عاشیہ	۱۰
مجموعہ تذکرۃ الرشید و ابرار انی	۱۵	منقزل الوضوء بالحققہ و غیر الخیر	۱۰	سوم شرح وقایہ	۱۰
نوائد البہیہ فی تراجم اصفیہ	۱۲	فی اذان خیر البشر و سببہ الفکر	۱۰	مجموعہ فتاویٰ مولانا مفتول	۱۰
مجموعہ مخطب تمام سال	۱۹	فی الجہر بالذکر و رفع السیرین	۱۰	عاشیہ امور عامہ	۱۰
مجموعہ امام الکلام غیث النہام	۱۰	کیفیۃ ادخال البیت فی القبر	۱۰	سناۃ شیخ شیخ الوقایہ	۱۰
الافانہ السمر فوعتہ فی	۱۰	مجموعہ الفکر الممدود و رنہ روتہ	۱۰	حق تصنیف اس سالہ کا	۱۰
الاحادیث الموضوعہ	۱۰	الہلال بالنہار والاقول المشہور	۱۰	مطبع ہد امین محفوظ ہی	۱۰

